DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188845
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. س - ن / ۹۲۲۵۹ Accession No. ۱۸۰۰۰

Author نعمانی، عبدالجلیل

Title سلطان التواریخ ۱۹۳۲

This book should be returned on or before the date last marked below.

تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض

سلسلۃ النبوت حصہ اول

۱۳۱۱

مؤلفہ مولوی محمد عبد الجلیل نعمانی

در مطبع فیض الکریم حیدر آباد دکن بحلیۂ طبع محلّی و مزین گردید

سلسلۃ النبوت

Checked 1978

حصہ اوّل

سلطان التواریخ

مؤلفہ

جناب مولنا مولوی محمد عبد الجلیل نعمانی مدظلہ

در مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن

۱۸۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کائنات نے اپنی جملہ مخلوقات و مصنوعات سے انسان کو قطع نظر حسن وضع
اور طرز و قطع خط و خال حسن و جمال غایت وسط و اعتدال و نہایت تکمیل و اکمال
ایک ایسا جوہر علم و ادراک کا عطا فرمایا جسکے بے بہا دوربین سے روی زمین کا
ہر خشک و تر مشاہدہ مین آتا ہے اور نشان اعطائے کرامات گوناگون و ابداے
کمالات بوقلمون کا اور سبب اس جلالت و اعزاز و شرافت و امتیاز کا بجز اسکے
نہین کہ اوس استاد ازل اوس صانع لم یزل کو اس خاص ممیز و معزز سانچہ ڈھالنے
مین اپنے صفات کمالیہ کے پرتو انوار ڈالنی مد نظر تہی جسمین معرفت اپنی ذات
اور پہچان اپنے بے انتہا کمالات کی مستتر اور مضمر پس افراد عباد سے جس کسی نے
مادہ قابل سے کام لیا در اصل اسی نے کیا جو کیا۔ جو انسان قوت علمیہ سے مزین
ہے وہ انسان ہمین و عین انسان ہے۔ اگر اس صفت سے متصف نہین بوجہ فقدان
مابہ الامتیاز و وجدان علت مشترکہ حیوانیہ صرف حیوان ہی انسان کہے جاسکتے ہیں

انسان نہین ہوتا سعدی ہر که بونا شد ہنرم است بلکہ اپنے درجہ مین حیوان سے بدتر شمار ہوگا جیسے آنکھہ پیدا ہی نہین اوس سے دیکھنے کی تکلیف مالایطاق علی الاطلاق منقطع و مرتفع ہے۔ ہان جو کوئی عبد فیاض سے یہہ آلہ بدیع بینائی پا کے پھر دیکھنے کا کام اوس سے نہ نکالے۔ اوسپر اطلاق انسان کیونکر ہو سکتا ہے۔ صورت مصورہ جسمانی یا پیکر انسانی کو انسان کہنا بجز حماقت و نادانی اور کیا ہے قرب عہد نبوت اعتماد حافظہ و نیز دیگر اسباب قویہ علمیہ و عملیہ و انتظام ضروریہ دینیہ نے ہمارے پیغمبر آخر الزمان فرد کامل افراد انسان باعث ایجاد زمین و آسمان افتخار آدم بنی آدم سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اصحاب کو اسطرف ملتفت نکیا جس سے نقشۂ باطن صفحۂ قرطاس پر انعکاس پاتا یعنی ذخیرۂ معلومات (جسکا سلسلہ سینہ بسینہ اب تک متسلسل ہے) حیز تحریر مین آتا یہین حاشیہ نشینان بساط تقرب متبعین راسخین ملت مبین ناقلین ناقدین فن ماہرین رمز سخن نے بہ تقاضائے مصلحت وقت و عدم ضرورت اس مرحلہ کو ایسے طرز و عنوان سے طے کیا جس سے زیادہ باوجود نفس امکان امکان سے خارج ہے وہ کون تابعین عظام ناظمین نظام انام و علمائے کرام۔ عقاید اعمال طریق استدلال علوم وسایط صرف و نحو و لغت بلاغت معانی بیان علم القرآن تفسیر حدیث اسماء الرجال علم فقہ علم اصول علم الاخلاق حکمت طبعی وغیرہ مین کیسے عمدہ مفصل مطول کتابین تحریر کین ہر دریا نے جسطرف پھر گیا ایک موج دکہا دی مخلوق کو باہمی برتاؤ اور خالق کے ساتھہ طرز معاملہ کی روش جو چاہئے وہ سکہا اور بتا دی اس مسافرخانہ مین کرنے کی ضروری اور پہلی بات جو مسافر آخرت کو سمجھا دینا پر ضرور تھی بخوبی سمجھا اور سمجھا دی۔ مشرق سے مغرب جنوب سے شمال تک تا حد عمرانات کوئی جگہہ ایسی نہو گی جہان آفتاب جہانتاب اسلام

کی روشنی نہ پہونچی ہو ہر ملک نے اپنی اپنی زبان مین **قانون الٰہی** کو بواسطہ
خاص لیا اور عام کو پہونچا دیا اصول سے فروع ذاتیات سے عرضیات مقاصد
سے وسائط و متعلقات تک در باب معاد و معاش جد و جہد کی اور جو کچھ ہے
بیان کیا یہہ مظاہر مین ظاہر ہے۔ اکابر باطن نے باطن سے جو آثار باطن اور
ظاہر پر پہیلائے ہین اوس سے ہم اس کتاب مین اصلا تعرض نہین کرتے کہ
موقع نہین ہمارے ملک ہندوستان مین جو زبان عطر مجموعہ **اردو** کے
نام سے نامزد ہے اسکی سنتہ الولادۃ مین بمقابلہ دیگر السنہ بہت سے کم سالگرہ
دکہلای دیتے ہین مگر وہ محبوب شیرین و دلچسپ و نمکین ہے کہ جا بجا سکنا کے
بلا دوقت سے اطراف و اکناف کے منہہ چڑہی نکلی جس سے یوماً فیوماً آغوش
قبول مین جگہہ پاتی ہے اور روز بروز ترقی کرتی چلی آتی ہے اس لباس
فاخرہ مین وہ انواع کمالات عقلی و نقلی کا شاہد دل آرا و جان نواز کس حسن و تجمل
ناز و انداز سے جلوہ فرا ہی کہ محتاج بیان نہین پہر اوس پسندیدہ طبع تدبیر طبع
نے وہ سہولت بہم پہنچائے کہ ظہور و فور اشاعت کا بدیہی باعث ہر ایک سمجہہ
سکتا ہے خاص کر تعلیم طلبا مدارس کی خاطر متواتر مفید عام کتابین لکہی گئین
اور لکہی جاتی ہین مذہبی افادات سے علاوہ **یادگار اکابر اسلام** مین بہی
ماہرین نے کمال عرقریزی کی۔ اور داد تالیف دی۔ عربی فارسی ضخیم مجلدات
سے التقاط مفید و پسندیدہ کا ذمہ لیا اور تاریخی طور پر سانحات کو بیان
کیا انبیائے مرسلین خلفائے راشدین صحابہ مہتدئین تابعین علمائے ماہرین اولیائے
کاملین امرا خلفا سلاطین ہر ایک کے مستقل حالات دلپسند علیحدہ علیحدہ
مفصل و مکمل و متعدد زبانون قلمبند کئے ہین۔ مگر راقم الحروف خاکسار فنائی
ابو الجمیل محمد عبد الجلیل **نعمانی** مدت سے ایک ایسے مجموعہ نو ایجاد کا

نسخے تو انداز اردو تصنیف کیا - ۱۲ منہ

جسمین بالاستیعاب مذکورۂ اصحاب کا تحقیقی احوال مگر اہمال اجمال سے معرا اور ملال تطویل سے مبرا حیز تحریر مین آئے ہرچند کہ فرصت کم اور اشتغال زیادہ مگر تحریک احباب نے مجھے اسپر آمادہ کیا۔ میرا لکھنا سوائے اسکے اور کیا ہی کہ متقدمین کے خرمن وسیع و رفیع سے خوشہ چینی کر کے جداگانہ فراہم آوردہ کو اپنے طور سے لاکر ہدیۂ ناظرین کرون۔ لہذا بعد از تمہید اصل مدعا کیطرف رجوع کرتا ہون۔ معتصماً بحبل الملک الوہاب وہو المیسر فی کل باب جانلو کہ اس کتاب مین ہم اول حسب ترتیب بعض سلاطین ظاہر و باطن یعنی انبیائے مرسلین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کا نہایت مختصر بیان کرنیکے بعد خلفائے راشدین و دیگر خلفائے عہد و عامہ سلاطین بلاد و بعض روسائے ہندوستان کی ولادت و وفات و بعض حالات مین ضروری امور پر اکتفا کرینگے۔

(۱) اہل اسلام کے جلیل القدر مقتدا زیب وجود مین تمام انسانون سے

مقدم حضرت ابوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تخلیق عالم سے پیدایش حضرت آدم تک جو زمانہ ہونے سے پہلے گذرا اوسکی مقدار مین متعدد اقوال ہین جسکو محاسب حقیقی کے دفتر پر سپرد کرتے ہین پہر نوع بعد آفرنش زمین وآسمان وملایک وبنی الجان خالق کون ومکان نے بواسطہ عزرائیل فرشتہ کے قطعات زمین کی ہر قسم کی مٹی فراہم کی پہر بعد تخمیر چالیس روز تک اوسپر بارش فرمائی پہر خشک کیا اور فرشتون کو حکم دیا کہ وادی نعمان مین رکہہ آو وہان چالیس سال تک بذات خود صنعت گری سے کام لیا جب صورت انسانی بنکر تیار ہوئی روح کو حکم دیا کہ مقام خلو کو بہر دے اور اس

صورت کو انسان کامل کر دے روح دماغ مین پہونچکر دو سو برس تک سرگردان
رہی حتی کہ آنکھون مین اوترکر بینائی اور کانون مین شنوائی پیدا کی علی ہذا لقیاس
جس جزو بدن مین پہونچی اوسے لحمی کر دیا اور قوت و حس و حرکت عطا کی تمام
بدن مین سرایت کرنے کے بعد لیاقت خطاب کی پائی حکم ہوا کہ اٹھو فرشتون سے
سلام علیک کرو جواب سنو پہر اسی جگہہ تمام ذریات کو و نیز چونکہ خلیفہ مطلق کرنا
مدنظر تہا لہذا عالم کی ہر شے کو معائنہ کرایا ایک ایک کا نام بتایا علم کلی خواص و
آثار کا عطا فرمایا غرض کمال کا ایک مجموعہ بنایا ملائکہ حسب الحکم سجدہ تعظیم بجا لائے
عزازیل عدم امتثال امر سے ملعون بارگاہ ہوا بعد ازین روز جمعہ بصد عظمت و شان
ملائکہ نے تخت شاہی پر بٹہا کر بہشت پہونچایا لطف بہار گلزار نے جلیس و انیس
بہم پہونچنے کا تقاضا کیا حکیم ازل نے درمیان حالت خواب و بیداری حضرت
حوا کو پہلوئے چپ سے واسطے صحبت و انس کے پیدا کیا و نیز عقد نکاح سے مربوط الغرض
ایک مدت تک وہان قیام رہا لیکن اکل شجرہ ممنوعہ پر نقل مکانی کا حکم شرف نفاذ
پایا دست مصلحت نے حوا کو لب دریائے جدہ انکو جبل سراندیپ پر لاکر پہونچایا
انکی معیت مین تیس قسم کے میوے اور دو آلات آہنی اور حجر اسود و چند طلاو نقرہ
و عصائے موسی تہی مقدار قیام جنت چالیس سال تہی تا حال انکی بول چال عربی
تہی گر وقت ہبوط سے تاقبول توبہ سریانی رہی یہان آتے ہی معدہ نے اپنی
دوا طلب کی جبریل دو دانہ گندم وزنی ایک ہزار سات سو چہتر درم و گیاہ سرخ و
سیاہ مع اخگر و بعض آلات حوائج لائے گیہون کو بویا اوسیوقت بارور ہوا اون کے
آٹے سے چند روٹیان پکا کر کہلائین بروقت تشنگی زمین سے پانی نکالکر پلایا
گریہ دو صد سالہ مین اونکے طفل اشک سے لونگ و سیاہ مرچ جوز و جوتری قطرات
اشک حوا سے زمین پر اشیائے سرخ رنگ دریا مین جوہر و در رجبال مین یاقوت

دفیروزہ طلا ونقرہ پیدا ہوے - جس حال مین حضرت آدم بوجہ فراق ظاہری نالان تہے
ملائک نے وسط زمین مین جہان اب کعبۂ معظمہ ہے ایک بہشتی مکان بیت المعمور
نامی یاقوت سرخ کا لاکر رکہا جسکے شرقی غربی دو دروازے تہے اندر تین قنادیل آویزان
اوپر ایک خیمہ زبرجد ریشمی طنابونکا نصب تہا حضرت آدمؑ ہندسی براہ بری اہبر تی
ملائک سے وہان پہونچکر عبادت و استغفار مین شاغل رہے ایکدن جبل عرفات
جاتے ہوے راستے مین حضرت حوا (جو جدہ سے انکے متلاشی آرہی تہین) ملین باہمی
ملاقات کی جگہہ کو مزدلفہ اسیواسطے کہتے ہین بوجہ بعد مفارقت کہ عرصہ سو برس کا گذرا
ایک دوسرے مین کوئی تعارف نہوا کچہہ آگے بڑہکر ہر ایک نے پہچانا اس جگہہ کو عرفات
بولتے ہین وہانسے بیت المعمور واپس آتے وقت ایک جگہہ ملایک نے انکی تمنا
دریافت کی فرمایا مغفرت محل استفسار تمنا کو منا سے تعبیر کرتے ہین جب حسب ہدایت
رحمان بوسطہ نام مبارک پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم دعا قبول ہوئی آپ مع
حوا سراندیپ واپس آئے اور زراعت شروع کی جس سے کہانیکا سامان بہم پہونچایا
آسمانی پانی جو زمین پر موجود تہا پینے مین آیا دو جوڑ بکری اور گائے بہینس کے
ملائک نے لادئے اونکو پالا بالون سے لباس بنایا اتبک برہنہ تہے لباس پہنکر
باہم جمع ہوے اسیدن کا نام جمعہ رکہا گیا ہے ادیم ارض سے خلقت ہے اسلئے
آدم نام پایا تمام بشر انہین سے وجود مین آئے لہذا ابو البشر ٹہرے اب روز اولاد
ہوتی ہے ایک لڑکا ایک لڑکی ایک دن کے لڑکے کو دوسرے دن کی لڑکی سے
بموجب حکم الٰہی نکاح کر دیتے تہے پہر درجۂ نبوت ملا اکیس صحیفہ آسمانی نازل ہوے
جو حکمت طبعیہ علم حساب ہندسہ تسخیر اجنہ معرفت خواص ادویہ پر متضمن تہے اب
سلسلۂ تناسل بڑہا لیکن اولاد مین باہمی فساد کی بنیاد یون قایم ہوئی کہ یکبطنی
پسر و دختر قابیل و اقلیمیہ ایکدن اور ہابیل اور یہودہ دوسرے دن متولد ہوے

حسب ضابطہ شریعت اقلیمیہ جو خوبصورت تہی ہابیل کو اور یہودہ جو بدصورت تہی قابیل کو پہونچتی تہی قابیل نے بوجہ بدصورتی یہودہ کو اپنے نکاح مین پسند نہ کیا بلکہ اقلیمیہ کو جو شرعًا ہابیل کی زوجہ ہوتی چاہا اتباع نفسانی خلاف شریعت پر زور دیا اس نے باغواے شیطان و مقتضائے سرکشی وطغیان ہابیل کو ایک پتہر سے ہلاک کیا کہ جسکی عمر بیس سال کی تہی حضرت آدم نے مقتولی فرزند نوجوان ہابیل کی خبر سنکر اوسکے قاتل قابیل سے قصاص لینے کا ارادہ کیا یہہ بخوف قتل اقلیمیہ کو لیکر یمن بہاگا وہین بود و باش اختیار کی اور جس طرح اپنے بہائی کا قاتل ہوا تہا اپنے ہی فرزند ماشیل کے ہاتہہ سے جو آتش پرستی کا بانی ہے ہلاک ہوا روبروے حضرت آدم چالیس ہزار آدمی متولد ہو چکے تہے صلبی بیواسطہ اولاد اکتالیس آدمی تہے اکیس مرد بیس عورتین باقی بالواسطہ جب ہدایت کے امور سے فراغت پائے گیارہ روز علیل رہ کر بحساب قیام دنیا نوسو ساٹہہ سال قمری کے عمر مین رحلت فرمائے قیام جنت کے چالیس سال ملاکر ایکہزار ہوتے ہین تجہیز و تکفین مین ملائک شریک تہے ڈیڑہ سو آدمیون نے جنازہ اٹہایا نماز جنازہ فرزند رشید حضرت شیث نے ادا کی بقول بعض بیت المقدس مین مدفون ہوے تیسرے دن حضرت حوا جنکا مدفن جدہ مشہور ہے بقول بعض پیدایش عالمسے ۴۵ کرور ۲۳ لاکہہ ۶۷ ہزار ۷ سو سال کے بعد پیدایش آدم واقع ہوئی آدم بعد پیدایش ۴۰ سال جنت مین قیام فرما رہے اور بحساب تقویم ہشتم ماہ نیسان مطابق دہم محرم بروز جمعہ اس عالم مین رونق افزا ہوکر ۹ سو ساٹہہ برس قمری مین دار فانی سے ملک جاودانی کو منتقل ہوے۔

(۲) ## حضرت شیث ابن آدم علیہ السلام

یہہ نام سریانی بمعنی بخشش خدا اور بقول بعض عجمی ہے بدلا و عوض کے معنی مین

ہر گاہ عمر حضرت آدم دو سوتیس سال کو پہونچی یہہ فرزند پیدا ہوے بچند وجوہ
اپنے بہائیون سے ممتاز تہے خلاف عادت معہود تنہا متولد ہوے۔ اپنے
بہائیون سے زیادہ خوبصورت تہے والد سے زیادہ صورت مین مشابہ تہے
قبل ولادت دندان مبارک چمکتے تہے بفور ولادت ملایک نے چالیس دن
تک علیحدہ رکہکر تمام زبانین تعلیم کین۔ آپنے والد کے وصی قرار پائے عہدۂ نبوت
سے مشرف ہوے پچاس صحیفہ آسمانی حق تعالی سے پائے عبرانی زبان مین
پہلے پہل انہی نے تکلم کیا ان سے پہلے کوئی آدمی زیب لحیہ سے ممتاز نہوا کلاہ
ونعلین کی ایجاد انہین کے وقت سے ہوئی طین وحجر سے بقول بعض بنائے
کعبہ اولاً انہین کے ہاتہہ سے ہوئی بدعا واستدعاے سیدنا آدم حور جنت مخوانیلہ
۱۶ نامی سے انکا نکاح ہوا منجملہ آپکے پند وپسند کے یہہ جملہ ہین مومنین مین سولہ
خصلتین ضرور ہین۔ معرفت حق۔ سعی طاعت حق۔ معرفت حسن وقبح اشیا
اطاعت سلطان۔ حسن خدمت والدین۔ خلق اللہ سے خلق۔ دلجوئی مساکین
ومحتاجین۔ خاطرداری مسافرین۔ پرہیز وقبایح مصائب آفات پر صبر۔ سچ
بولنا۔ انصاف کرنا۔ بردباری۔ ودوامی شکر نعمت باری۔ عادت قناعت
شکر نعمت مین نظر ربانی مسکن انکا ملک شام تہا علم موسیقی وریاضی وکہی
صنائع مشکلہ انہین کے صحایف سے مستخرج ہین درباب مخالفین دین پیرو
اولاد قابیل ومہام امور ہدایت انجام دیکر ۹ سو تیرہ برس کی عمر مین وفات
پائی بقول بعض قریہ سرعین متعلقات بعلبک مین مدفون ہین ۔

انوش بن شیث ع

جب حضرت شیث ایک سو پانچ سال کے ہوے ان کے ایک فرزند انوش

جو بزبان عرب صادق کے معنی مین ہے یہہ بہی مثل والد والد کے ولیعہد ہوے علم کتابت علم حساب حساب ماہ و سال قوانین فرمان روائی و مملکت انہین سے جاری ہوسے بقول معتبر مفسرین حنفیہ عمر انکی چہہ سو برس کی ہوئی قریب مرقد آدم مدفون ہین۔

قینان بن انوش

جب انوش نوّے (۹۰) سال کے ہوسے اوسوقت یہہ فرزند بحیات جد بزرگوار قینان نامی پیدا ہوسے جسکے معنی غالب کے ہین یہہ بڑے صالح پرہیزگار تہے انہون نے اپنے بہائیون کو فراہم کرکے اشرار جن سے مقاومت کی فتح یاب ہوکر اپنی جماعت مین امن قایم رکہی شہر سوس اور شہر بابل انہین کا آباد کیا ہوا ہے عمر انکی سات سو سال کی تہی۔

مہلائیل بن قینان

جب قینان ستر (۷۰) سال کے تہے کہ مہلائیل پیدا ہوسے جو نہایت شکیل وجمیل با صدق وصفا صاحب اخلاق و وفا عابد وزاہد تہے انہون نے وصایائے آدم پر عمل کیا جبل مقدس پر بعض اولاد آدم ع جسوقت مشغول لہو ولعب ہوے دختران قابیل سے ازدواج کرکے خرابی مچائی شرارت وفتنہ پردازی سے آفت اٹہائی جس سے تمام اولاد آدم متفرق ہوکر اطراف عالم مین چلے آئے اوس امتحان کے وقت مین خاندان شیث ہی ممتاز رہا عمر انکی (۹۵۰) سال کی تہی۔

بیارد بن مہلائیل

جب ہبوط آدم سے ایکہزار تین سو چالیس سال گذرے مہلائیل کو فرزند بیارد پیدا ہوئے یہہ بہت بڑے دلاور و شجاع تھے اولاد قابیل سے (جسمین باپ کیوقت سے نافرمانی چلی آتی تہی اور اب زیادہ تر سرکشی و طغیانی کی نوبت پہونچ گئی تہی) انہین نے جہاد کیا اکثر کو گرفتار کرکے تعذیر دی اپنا لونڈی غلام بنایا تا لاب و ندیان ان کے عہد مین ظاہر ہوئین عمارات و باغات کا سلسلہ چل نکلا عمران کی (۹۶۷) سال کی تہی ۔

حضرت اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام (۴)

بیارد کی جوزوجہ برورہ نامی تہین ان سے حضرت ادریس دریائے مصر پر متولد ہوئے سریانی زبان مین اخنوخ کہلاتے ہین صحائف ابراہیمی مین مشغول رہنے سے ادریس مشہور ہوگئے صاحب النبوت ہین تیس صحیفۂ آسمانی انپر نازل ہوئے چار مرتبہ جبرئیل انکے پاس بہت کم سخن متاہل حیادار تقوی شعار جہاد سیفی و سنانی انہی کے عہد سے شروع ہوا اولاد قابیل کو نصائح تفت وصایائے آدم ع و شیث ع سے بہت کچہہ تنبیہہ کی سمجہایا مگر کوئی راہ راست پر نہ آیا آخر کار نوبت بجنگ وجدال پہونچی انکی ہدایت سے مجموعہ یکہزار آدمی ایمان لائے قلم سے لکہنا اور کپڑے کی بناوٹ اور نیا کپڑا پہنا اور اشیاء مین ناپ تول انہی کے عہد سے مروج ہی بعض علم اسرار فلک و سیاست مدن کے یہی موجد ہین بقول بعض رسم آبادی قریات و قصبات انہی سے ہی چنانچہ ایک سو اسی شہر آپ کے عہد مین آباد ہوئے جن مین کا ایک شہر مدینتہ الزہاد تہا ہلاکو خان کے وقت مین ویران ہوگیا منجملہ حکمت عملیہ سے آپکی ایک گنبد ہرمان اطراف مصر مین مشہور رہے جس مین اقسام صنعات مشکلہ و عجیبہ و کمالات

نادرہ وغریبہ اوران کے آلات کی تصویرین کہنچوا دین تاکہ کارپردازان وقت وصناعان ملک عند الذہول اوسمین دیکہہ لین (۶۵) سال مسماۃ بروخام سے عقد کیا جنسے آپکے فرزند متوشلخ پیدا ہوے انکو اپنا ولیعہد کیا دنیا مین سب سے پہلے گہوڑے پر متوشلخ سوار ہوے ہین متوشلخ نے بعمر (۱۷۰) سال مسماۃ عنا سے نکاح کیا جنسے لامک ان کے فرزند پیدا ہوے لامک کے (۱۸۷) برس کی عمر مین بطن سخا بنت انوش سے حضرت نوح ع پیدا ہوے متوشلخ نے (۹۶۲) سال کی عمر پائے لامک نے (۸۰۰) سال کی جب حضرت ادریس ع اس عالم سے بعد ذائقہ موت بامر آلہی عالم علوی کو تشریف لے گئے انکی عمر بقول بعض (۳۶۵) سال کی تہی -

ہاروت ماروت

انکا قصہ آپ ہی کے عہد مین واقع ہوا عالم ملکوت مین انکا نام عزا اور عزایا تہا انسانون کے باہمی قتل وفساد پر معترض ہوکر بعد استدعا قوت شہوانیہ پاکر بادعائے اتقا امتحاناً اس عالم مین بصورت انسان آکر مقیم رہے تہوڑی ہی مدت مین آلودہ خواہشات نفسانی ہوکر آثم بنے نبی وقت حضرت ادریس کو حضرت آلہی سے حکم پہونچا کہ ان سے کہو عذاب دنیا اختیار کرتے ہین یا عذاب آخرت انہون نے عذاب اول کو اختیار کیا پس قیامت تک چاہ بابل مین آویزان کردئے گئے وہین لوگون کو سحر سکہلاتے ہین اگر کوئی انتک جا پہونچے ابتدا مین انسان ہی انکے پاس جاتے تہے چنانچہ حضرت عایشہ صدیقہ کی حیات مین بعد وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت

اور عہد عبد الملک ابن مروان مین ایک مرد سحر سیکہکر آیا تہا لیکن بعض راوی کہتے ہین کہ سال بسال ایک شیطان انسے سحر سیکہکر آتا ہو اور وہی انسانون مین پہیلاتا ہے آدمیون نے صرف اسکے ہی زمانہ مین سیکہا اور کیا ہی حکمائے بابل نے اسی کے زور سے سلطنت نمرود مین وہ عجیب غریب طلسم بنائے تہے جنکی نظیر جہان مین نہین ملتی -

حضرت نوح ابن لامک علیہ السلام

جب لامک (۱۰۷) سال کی عمر مین تہے کہ حضرت نوحؑ متولد ہوے انکا اصلی نام ساکن تہا بوجہ کثرت گریہ و نوحہ نوح ہو گیا باوجودیکہ عمر آپکی بہت ہوئی مگر بال سفید نہوے نہ دندان مبارک گرے نہ ضعف پیری عارض ہوا آپ کے عہد مین دو قسم کے آدمی تہے ایک اولاد شیث جو جبال پر مسکن گزین تہے دوسرے اولاد قابیل جو بادیہ نشین تہے بنی قابیل مین عورات زیادہ حسین تہین جس سے سلسلہ فتنہ و فساد ترقی یاب ہوا حتی کہ بت پرستی رایج ہوگئی جسکا سبب یہہ ہوا کہ ان کی امت والے حضرت ادریس کے پانچ فرزندون مین جو نہایت عابد و زاہد اور پیاسے وقت تہے بہت اعتقاد رکہتے تہے بعد از وفات معتقدین مبتلائے صدمات ہوئے حسب اغوائے ابلیس اون پانچون کی تصویرین بناکر لباس پہناکر مساجد مین رکہا کہ فی الجملہ انکی صورت دیکہکر جملہ معتقدین کے دلکو تسلی ہوتی رفتہ رفتہ تصاویر مذکورہ کی عظمت و ادب نے بے ادبی شرک تک پہونچا دیا لوگون نے پرستش شروع کردی یہہ پانچون صورتین پتہر کی تراشی ہوئی اونہین پانچ نصابون کے نام سے نامزد تہین یعنی - ود - سواع - یغوث - یعوق - نسر - حضرت نوحؑ

مدت تک امت کو عذاب آلہی سے ڈراتے اور دعوت دین فرماتے رہے جب آہ و زاری ست
پر نہ آئے بجز اسی آدمیون کے اوسوقت عذاب آلہی نے سبکو ہلاک کیا اولاً
چالیس سال تک بارش موقوف رہی پھر جبرئیل ایک شاخ زیتون لائے اوسکو
بویا چالیس سال مین درخت تیار ہوا اوسکی لکڑی سے دو سال مین ستره آدمیون
نے ایک کشتی چھہ سو ساٹھہ (٦٦٠) گز طویل تین سو ساٹھہ گز عریض تیس گز بلند بنا کر تیار
کی جسکے سات درجہ تھے ایک مین آدمی دوسرے مین تابوت آدم تیسرے
مین طیور چوتھے مین درندہ پانچوین مین بہایم چھٹے مین دواب ساتھوین مین
غلہ وغیرہ اسباب ضروری اوپر سے بند روشنی کے واسطے ۔ وزن ونیز وسط
مین ذرہ موتی مصطفٰے ومجلی عطیہ آلہی اویزان تھے تاریخ ١٩ ماہ آذر جمعہ کے دن
یہہ کشتی تیار ہوئی حضرت نوح ع بفور ملاحظہ علامت عذاب (جو تنور شہر عین الوردہ
متصل بعلبک ملک شام کا پانی سے جوش مارتا تھا) اوس کشتی مین کوفہ سے مع
اہل اسلام سوار ہوے جنمین سوا اہل وعیال تعدادی اسّی آدمی تھے ونیز ہر جانور کا
ایک جوڑا ساتھہ لیا سات دن تک یہہ کشتی حرم شریف کے گرداگرد پھرا کی
چالیس دن طوفان شدت پر رہا اب آسمانی پانی شروع ہوکر تمام عالم مین پھیل گیا
قلہ جبال سے بلند ہوکر کفار اور تمام اسباب ومکانات کو ڈبو دیا بجز عوج
ابن عوق کہ اسکو بطور عبرت واخبار کے بچا دیا جسکا قد تین سو پونے چوراسی
گز کا تھا بعضی قایل ہین کہ اسنے بنائے کشتی مین مدد دی بنا برین آب طوفان
سے نجات پائی یہہ طوفان چھہ مہینے تک رہا واقعہ طوفان ٢٢٤٢ سنہ ہبوطی مین
ہوا اسوقت عمر حضرت نوح ع (٦٠٠) برس کی تھی بعد دفع طوفان کشتی قریب
موصل جودی پہاڑ پر ٹھہری آپ ساتھیون کے ساتھہ کشتی سے زمین پر اترے
اہل کشتی نے اوسی جگہہ ایک شہر سوق الثمانین کے نام سے آباد کیا آپ تین سو

پچاس سال واقعہ طوفان سے بعد زندہ رہے بعمر (۹۵۰) سال انتقال فرمایا دامن کوہ لبنان مدینۂ کرک مین مدفون ہوے اہل کشتی مین سے سب کے سب جلد مرگئے سوا تین فرزندان نوح سام حام یافث انہی سے سلسلۂ توالد وتناسل چل نکلا دنیا بہر کے آدمی انہین کے اولاد سے ہین۔

سام بن نوح علیہ السلام

بعد طوفان کے پانسو سال تک زندہ رہے وقت وفات نوح ع چار سو اڑتالیس سال کے تہے تمام انبیا اور اولیا حکما اور سلاطین انہی کی اولاد مین سے ہین انکے ۹ فرزند تہے ارفحشد انبیا انہین کی اولاد مین ہوے۔ کیومرث سلاطین انکی درلاد مین ہین۔ اشود۔ یفن۔ لواح۔ لاد۔ عیلام۔ ارم۔ بور۔ فرزندان مذکورین (۱۹) زبانین رائج تہین عمر سام چہہ سو کی ہوئی۔ شام و عراق و دیار بکر۔ و مدآین نہ فرزندان سام کی اولاد ہین۔

حام بن نوح ع

ساحل بحر محیط پر جنوب کے طرف مقیم ہوے رنگ انکا سیاہ تہا انکے بہی نو فرزند تہے۔ ہند۔ سند۔ زنج۔ نوبہ۔ کنعان۔ کرسی۔ قسط۔ بربر۔ حبش۔ اہل سودان و بلاد حبش وہندوستان انکی اولاد مین ہین فرزندان مذکورین (۱۹) زبانین رائج تہین عمر حام پانسو چہتیس سال کی ہوئی

ہند بن حام بن نوح علیہ السلام

ہند انہون نے آباد کیا اور انہی کے نام سے مشہور ہے انکے چار فرزند ہوئے
پورب۔ بنگ۔ دکن۔ نہروال۔ ان چارون نے جو ملک آباد کیا وہ انہی کے
نام آج تک پکارا جاتا ہے فرزند اول پورب کے بیالیس فرزند ہوئے اسکی نسل
کے بہت کثرت سے لوگ پیدا ہوئے اور باہم سب نے ملکر ایک کو اپنا حاکم
قرار دیا جسکا نام کشن تہا فرزند دوم بنگ کے چند فرزند ہوئے جن سے ملک
بنگال آباد ہوا۔ فرزند سوم دکن کے تین فرزند ہوئے۔ مرہٹ۔ کنہر۔ تلنگ
ان تینون کی اولاد ملک دکن مین بکثرت موجود ہے۔ فرزند چہارم نہروال کے
بہی تین فرزند ہوئے بہروج۔ کنباج۔ مال راج۔ اور انہین نامون کے ملک
اون سے آباد ہوئے فرزندان پورب سے جس فرزند کا نام کشن تہا اس سے وہ کشن
مراد نہین جسکو اہل ہنود اپنا معبود قرار دیتے ہین یہہ ایک بہت بڑا عاقل فہیم
اور ایسا عظیم الجثہ شخص تہا کہ اسپ قوی اسکی سواری کا متحمل نہ تہا لہذا اس نے
اپنی فکر صحیح سے ہاتی کو گرفتار کراکر سواری کیواسطے تجویز کیا اسکا وزیر بہی نہایت
زیرک و دانشمند تہا جسکا نام برہمن تہا اس سے صناعات عالم ظاہر ہوئین
کشن چار سو برس کا ہوکر اس عالم سے رخصت ہوا۔ اس نے (۲۰۷) فرزند
چہوڑے۔ دو ہزار شہر اسکے عہد مین آباد ہوگئے تہے جسمین سے پہلا شہر اودہ
ہے جو اول ہندوستان مین آباد ہوا۔

یافث بن نوح ع

یہہ شمال و مشرق کے طرف جاکر اقامت گزین ہوئے انکے گیارہ فرزند ہوئے

اکبر اولاد ترک جسکی نسل سے تمام ترک مغل اوزبک چغتائی ترکمانان ایران وغیرہ ہین خزر جسنے جانب شمال کنارہ دریا پر شہر آباد کیا پوست و کا لباس بنا کر پہنا اسکے عہد مین نکلا ہے مردہ کا آگ مین جلانا اسی سے رواج دیا۔ شہد اسکے وقت مین ظاہر ہوا صقلاب جسنے بوجہہ کثیر الاولاد ہونے کے روس مین جاکر اپنے بہائی سے کچھہ زمین مانگی اوس بہائی نے نہ دی اس سبب سے اوس اقلیم کے درہ پر اقامت اختیار کی اسی کے بلغا اور برطام دو بیٹے تھے جنہون نے سمور وسنجاب وقاقم کا لباس ایجاد کیا۔ چین فہمید وآدمی تہا کمال اتفاقی وتصویر کشی وجامہ ابریشمی اسی کی ایجاد سے ہے۔ کماری منشج خلج۔ روس سدسان۔ غز۔ یاجوج۔ رح۔ اولاد مذکورین (روس نہ بانین) رائج تہین یہانتک بیان نوح ع مع مختصر احوال اولاد نوح ہم لکھہ چکے جسکو حال بفصل معلوم کرنا منظور ہو کتب مطول مطالعہ کرے۔

(۵) حضرت ہود نبی اللہ علیہ السلام

نام انکا عابر تہا یہہ فرزند تھے شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح ع کے اسکے قوم تیرہ فرقہ پر تہی جسمین عاد تہا بت پرست (جسکی عمر بارہ سو برس کی تہی و پادشاہ تہا۔ اکثر آدمی اس قوم عاد کے طویل القامت تھے پس قصیر القامت (۶۰) گز کا اور لانبا آدمی (۱۰۰) گز کا ہوتا تہا اونٹ بہی اوس زمانے کے متناسب ہی تھے جنپر وہ سوار ہوتے اور وہہ ناشتہ مین ہر ایک ایک اونٹ کہاتا اور ہر نام کو ایک اونٹ صفت بت پرستی مین یہہ لوگ بڑے شائق تھے ہر صورت وحیات کہانے پینے کا دارومدار انہی کو سمجھتے تھے کسیکا نام ساقیہ کسیکا حافظہ کسی کا رازقہ کسی کا

سامنے رکہہ لیا تہا حضرت ہود نے بہت کچہہ ڈرایا اور راہ راست پر بلایا مگر نمانا
آخر ہلاک ہوے تین ٹکرے ابر کے ایک سفید دوسرا سیاہ تیسرا سرخ باہم ملگئے جب سے
سات دن برابر پانی اور آندہی کے زور و شور نے آپس مین ٹکرا کر اٹہوین دن
کل کو ہلاک کیا حضرت ہود ایک قلعہ جبل پر مع اہل اسلام ہمراہی تشریف لاکر محفوظ
رہے چنانچہ وہ ساتون دن برد العجوز سے مشہور ہین ان نامون کے ساتہہ روز
اول (صمن) دوسرا (صنبر) تیسرا (وبر) چوتہا (آمر) پانچوان (مؤتمر) چہٹا (مطفی)
ساتوان (مکفی الظعن) بعد ہلاک قوم حضرت ہود مکہ مین تشریف لائے اور بعمر
(۱۵۰) سال وہین وفات پائے اور بقول سیدنا علی حضر موت مین ذائقہ موت
چکہا چنانچہ روبروی غار آپکا تابوت ایک تخت پر رکہا ہے جسکے پاس ایک لوح
طلائی ہے اور اوسمین یہہ عبارت کندہ ہے بسم اللہ العلی الاعلے انا ہود النبی
رسول رب الارض السماء الی الملا من عاد فدعوتہم الی الایمان وخلع الاصنام
والاوثان فعصونی فاہلکہم الریح العقیم فاصبحوا کالرمیم شدید۔ اور شداد پادشاہ
جس نے قریب عدن مکان جنت نشان بنایا تہا عمر اسکی نو سو برس کی تہی مین
سو برس مین یہہ مکان اس نے طیار کیا تہا یہہ دونون آپ ہی کے عہد مین
گذرے ہین۔

حضرت صالح علیہ السلام (۶)

یہہ فرزند عبید بن آصف بن ماسخ بن ثمود بن عابر بن ارم بن سام
بن نوح ہین قوم ثمود کی ہدایت کو مبعوث ہوے ثمود ایک کنوی کا نام تہا
جو زمین حجر مین تہا قوم ثمود اوسی کے نام سے مشہور رہے یہہ دو شہرون مین
جو شام وحجاز کے درمیان ہے قیام رکہتے تہے اوسمین ایک کا نام حجر تہا جو

اب ویران پڑا ہے دوسرا وادی القریٰ جو حجاز کی سرحد سے ملا ہوا ہے ان
دونون شہرون کے بیچ مین سات سو قصبات آباد تہے ایک روز کفار کا
میلہ تہا جندع بن عمر سردار قوم ثمود نے حضرت سے معجزہ طلب کیا کہ کاثبہ
یعنی پشتہ کوہ سے ایک اونٹنی دس مہینے کی حاملہ سیاہ رنگ نکالئے کہ نکلتے
ہی اپنی صورت کا بچہ بہی جنے آپ نے دعا کی اور یہ معجزہ اوسیوقت ظاہر
ہوا اونٹنی سو گز لانبی چوڑی اور ڈیڑہ سو گز اونچی تہی اور تیس سال تک زندہ رہی
خوش نصیب ایمان لائے اور بدبخت گمراہ رہے بلکہ باوجود ممانعت اوس
اونٹنی کو قدار بن سالف و مصدع بن مہرج کے ساتہہ چند آدمیون نے ملکر
مار ڈالا حضرت صالح نے قوم کو اس نافرمانی پر عذاب الہی آنے سے اطلاع
کی چنانچہ آثار کہلے کہ ایک دن وہ سیاہ رو سب کے سب زرد رو ہوگئے دوسرے
دن سرخ تیسرے دن سیاہ اور وہ سب روسیاہ پہر بجلی کی سخت آواز اور تیز
آندہی سے ہلاک ہوے اور حضرت مع اہل اسلام اوس شہر غضب سے دیار
فلسطین کو بعد چندے مکہ کو چلے آئے اور دو سو اسی برس کی عمر مین وفات
پاکر مقام رملہ ارض فلسطین مین مدفون ہوے - زمان دعوت ۲۰۴ سال
قبل ہلاک قوم اور اٹہارہ سال بعد ہلاک قوم رہا -

۷) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

ابراہیم پدر مہربان کے معنی مین ہے یہہ فرزند تارخ بن ناحور بن شاروخ
بن فالغ بن عابر بن سام بن نوح علیہ السلام مین انکی والدہ کا نام اونثے ابنت
نمر تہا موثیا نام قصبہ کوثی متعلقات بابل سے عہد نمرود مین پیدا ہوے جو تمام

جہان کا بادشاہ تہا بلکہ جاہ دنیوی نے اسکو دعویٰ خدائی تک پہونچا دیا تہا
اہل نجوم کو اسکے دربار نکبت آثار مین بڑی باریابی تہی کتب سابقہ سے معلوم کرکے
بعض منجمین نے اس سے کہدیا کہ اندنون وہ شخص پیدا ہونے والا ہے جو تیری عزت
خدائی کو خاک مین ملائیگا اور آدمیونکو دین اسلام کیطرف بلائیگا نمرود مردود
نے یہہ خبر پاکر اپنے انتظام سے مردون عورتونکو بہ تنبیہہ شدید و تدبیر جدید باہم
ملنے سے قطعی باز رکہا مگر کہین تقدیر مٹی سے ہے اوس ناشدنی کے خیال سے امر شدنی
کب موقوف ہو سکتا آخر حضرت ابراہیم متولد ہوے جب نجومیون سے ولادت
کی خبر پائی تمام شہر مین منادی کروائی کہ ان ایام مین جسقدر لڑکے ولادت
پائین وہ حکماً قتل کرڈالے جائین تیغ ظلم سے اب کسکو پناہ ملے ہزارون ناکردہ گناہ
معصوم مظلوم ہلاک ہوے والدہ نے بخوف قتل بیرون شہر ایک گوشۂ غار مین
اس جگر گوشہ کو جا کر رکہا اپنے شوہر کو خبر نکی گاہ گاہ جاتی دودہ پلا آتی بقول بعض
سات برس تک وہین پرورش پائی اتنے شوہر کو اسنے خبر پہونچائی اوس نے
آکر دیکہا نہایت حسین و فطین پاکیزہ سرشت ہوا اور شہر مین لے آیا بد و شعور سے
آپ نہایت ذکی تہے لکہا ہے کہ جب غار سے باہر تشریف لائے قرب غار
مین کچہہ جانور نظر آئے والدہ سے پوچہا یہہ کیا ہے اوس نے ہر ایک کا نام
بتایا فرمایا انکو کس نے بنایا ہے بولی کوئی مخلوق بغیر خالق نہین ہوتی فرمایا
ہمارا خالق کون بولی مین فرمایا تیرا خالق کون بولی آذر فرمایا آذر کا خالق کون
بولی نمرود فرمایا نمرود کا خالق کون بولی ستارے فرمایا ستارونکا خالق کون
وہ اس تقریر پسندیدہ و سنجیدہ و دندان شکن سے کبیدہ و رنجیدہ خاطر ہو کر ششدر
رہ گئی قریب غروب آفتاب شہر مین پہونچے افق مغرب سے ستارے مشتری
کو طلوع ہوتے ہی شہر والونکو اوسکے سامنے سجدہ کرتے دیکہکر دریافت فرمایا

کیا میرا پروردگار یہہ ہے جب وہ چھپ گیا فرمایا چھپ جانیوالے میرے دلکو
نہین بہاتے پہر چودہوین رات کے چاند کے طرف لوگون کو عبادت مین
مصروف دیکہکر استفسار فرمایا کیا میرا پروردگار یہہ ہے جب اوسے بہی
برقرار نہ دیکہا فرمایا اگر میرا رب مجہے ہدایت نکرے البتہ مین گمراہون مین سے
ہوجاؤن فجر کو چمکتا ہوا آفتاب نکلا فرمایا کیا میرا پروردگار یہہ ہے یہہ بڑا
ہے شام کو وہ بہی چہپ گیا فرمایا اے لوگو جن جن چیزون کو تمنے خدا کی
خدائی مین شریک کیا مین ان سب سے بیزار ہون مین اوسی کے طرف
متوجہ ہون جو زمین وآسمان کا خالق ہے مین خدا کے شریک گردانے
والون مین سے نہین پہر آپ کے والد آپکو نمرود کے دربار مین لے گئے یہہ ایک
کریہ منظر آدمی تہا آپ نے باپ سے پوچہا یہہ کون ہے کہا جو تخت پر بیٹہا ہے
خدا ہے اور جو لوگ گرداگرد مودب کہڑے ہین یہہ سب اسکے بندے ہین فرمایا
خدا نے مخلوق اپنے آپ سے اچہی بنائی واہ رے خدائی چاہیے تہا کہ آپ
مخلوق سے اچہا ہوتا انکے باپ کا قاعدہ تہا کہ بت بناکے بیچا کرتا اور آپکو بہی
بیچنے کو دیتا آپ بتون کے پاؤنمین رسی باندہکر راستے پر گہسیٹتے لے جاتے اور بازار
جاکے آواز دیتے کوئی ہے ایسی چیز کا لینے والا جسمین نفع کچہہ نہین اولٹا ضرر
ہے اس کہنے سے کوئی نہ لیتا پہر آپ اونکو پانی مین لیجاکے غوطا دیتے اور
کہتے لو پانی پیو باپ ان باتون کو سنکے خفا ہوا اوسوقت آپ نے کما حقہ سمجہایا
جب دیکہا کہ راہ راست پر نہ آیا اوس کے ساتہہ رہنے کو گوارا نکیا وطن کو
چہوڑ دیا سات برس کوہستان فارس مین رہ کر بعد انتقال والد بابل مین
واپس آئے آتے ہی وہی مجادلہ ومقابلہ شروع کیا سچے خالق کی بڑائی اور
بتون کی برائی ظاہر فرمائی اوسوقت بتخانہ مین سونے چاندی لوہے رانگے

لکڑی پتہر کے نوے بت رکھے ہوے تہے جنمین ایک بڑا مرصع کار تہا اسکی آنکہونمین
دو یاقوت آبدار جڑے ہوے تہے بت پرستون نے آپ سے پوچہا تم
نمرود کو خدا کہتے ہو یا اورکو فرمایا مین اوسکو خدا کہتا ہون کہ نمرود بہی جسکی
ادنے مخلوقات سے ہے وہی خالق ارض و سماوات سے ہے پہر نصیحت کی اور
فرمایا تم لوگون کو کیا ہوا ہے یہہ کیا شکلین بنا رکہین ہین جنہین دن رات
گہیرے بیٹہے رہتے ہو جواب دیا ہم اپنے آبا واجداد کے پیرو ہین اونکو اسی
طریق پر پایا فرمایا وہ غلطی پر تہے واللہ مین تمہارے الگ ہوتے ہی
ان بتون کی بری گت بناؤنگا ایک دن شہر والے میلے کو نکلے جو سالانہ بیرون
شہر مقرر تہا بتخانہ خالی پاکر یہہ ابن بت تراش غیر خدا کے دشمن بت شکن
بتخانہ کے اندر پہونچے دیکہا بڑا بت تخت پر نحوست افزا ہے اور چہوٹے اوسکے
گرد گہیرے ہین سب کے سامنے کہانا رکہا پایا کوئی بہوکا نہ تہا نہ کہاتا تہا نہ پیتا تہا
جاتے ہی باواز بلند فرمایا یہہ کہانا کیون نہین کہاتے کوئی نہ بولا فرمایا بولتے
کیون نہین پہر بہی لاجوابی جواب پایا بعد ازان سب بتون کو توڑ پہوڑ کے
پارہ پارہ کرڈالا اور تبر بڑے بت کے ہاتہہ مین دیا اور باہر تشریف لائے
جب بت پرست خود پرست نشۂ شرک مین مست میلے سے واپس آئے
بتون کو برباد دیکہکر بگمان حضرت ابراہیمؑ نمرود پاس استغاثہ فریاد کی نمرود
نے آپکو بلا کر پوچہا کیا ہمارے خداؤن کے ساتہہ یہہ کام تمنے کیا ہے فرمایا
یہہ کام ان سب کے بڑے نے کیا ہے ان سے اگر بولتے ہین خود پوچہہ دیکہو
یہہ بات سنکر کفار بولے کہ وہ بولتے ہی نہین پہر اون سے پوچہنے کے لئے
تو کیون کہتا ہے اوس وقت آپ نے بطور الزام ارشاد فرمایا پہر تم سوائے
معبود حقیقی اونکو اپنا معبود کیون قرار دیتے ہو یہہ کچہہ تمہارا برا بہلا تک نہین

کرسکتے مین تم سے اور ان سب سے بیزار ہون کافر یہہ سنکر جل گئے اور تعزیر دینے
کے لئے آپکو آگ مین جلانے کی تجویز ٹھیرائی پھر نمرود نے آپ سے سوال کیا
آخر تو بتا کہ تیرا خدا کون ہے فرمایا میرا وہ خدا ہے کہ مارنا جلانا جسکے اختیار
مین ہے اوس نے جواب دیا مارنا جلانا میرے بھی اختیار مین ہے یہہ کہکر
ایک دایم الحبس قیدی کو خلاص کیا اور دوسرے بیگناہ شخص کو مار ڈالا
ہرچند کہ احیا و اماتت درصل اسکا نام نہین تاہم اس معارضہ سے حضرت نے
اعراض فرماکر نیا غور دوسری حجت قایم کر دی جسکا کچھہ جواب نہ بن سکا یعنی فرمایا
اللہ تعالی روز آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے تو اسے مغرب سے نکالدے
یہہ جواب دندان شکن اس بت شکن کا سنکر نمرود ساکت رہ گیا کچھہ بات
بن نہ پڑی دعوی خدائی مین بیدلیل ہوا بھرے دربار مین اپنے کھوٹے بندون
کے سامنے خوب ذلیل ہوا غرض جلن نکالنے کو بمشورہ ہیرن فارسی آگ مین
جلا دینے کی تدبیر نکالی مقابل جبل بیرون شہر ایک حظیرہ ساٹھہ گز بلند
کوثی مین طیار ہوا مہینا بھر تک برابر اوسمین لکڑیان جمع ہوتی رہین آگ
لگاکر ساتھہ دن تک اوسے تیز کیا سیکڑون من روغن زرد جھوک دیا بالاے
کوہ سے بواسطہ منجنیق اوس بانی بیت العتیق کو ناریون نے آگ مین ڈالا
حق تعالی نے نار کو نور کر دیا فوراً اوس دہکتی ہوئی آگ مین نہایت صاف
و شیرین پانی کا چشمہ جاری ہوگیا اطراف مین گلاب و نرگس وغیرہ جم اوٹھے
سطح نار ایک عجیب گلزار پربہار ہوگیا سات دن وہ گل بوستان نبوت
اوسی جگہہ رہے نمرود نے دیکھا کہ آپ صحیح و سالم ہین بولا تیرا خدا بڑا ہے
تجھے آگ مین جلنے ندیا مین بھی اوسکی نذر کرونگا یہہ کہکر چالیس ہزار گائے قربانی
کی آپ نے فرمایا جب تک تو ایمان نہ لائے یہہ قربانی قبول نہوگی بولا مجھے

ملک و لشکر چھوڑا نہین جاتا اور رغضنفت نمرود یہ واقعہ عجیب و اعجاز عجیب دیکھکر آپ پر ایمان لائی اوس وقت آپ سولہ برس کے تھے بعدہ آپ نے شہر حران کے طرف ہجرت فرمائی اپنے چچا ہاران اکبر کے یہان اقامت کی اوس نے اپنی دختر مسمی سارا کے ساتھہ آپکا عقد کیا وہ بھی داخل اسلام ہوئین آپ مع زوجہ حران سے مصر مین تشریف لائے فرعون مصر اوس وقت مین نعیون بادشاہ تھا اس نے بعد دیکھنے کرامات حضرت سارہ اپنی دختر مسمات ہاجر آپکی خدمت مین دی یہان سے آپ نے مع سارہ و ہاجرہ اور اپنی بھتیجے حضرت لوط کے روانہ ہوکر ارض فلسطین وسط شام مین اقامت اختیار کی ہاجر سے اسمعیل اور سارہ سے اسحاق متولد ہوے یہان آکر تجارت کو ترقی دی اولاد سام ابن نوح جو یہان موجود تھی انکو اپنی شریعت تعلیم فرمائی پہر حکم آلہی سے بجانب نمرود دعوت اسلام کے لئے متوجہ ہوے اوس نے کہا مجھہ تمہارے خدا کی کیا پروا بلکہ مین اوس سے بھی لڑکر مقہور کردونگا اس خیال خام سودائے نا سرانجام مین تمام مشرق و مغرب ترکستان و ہندوستان وغیرہ کی فوج سات برس تک برابر نوسے ہزار فرسخ کے میدان مین جمع کی حضرت خلیل نے رب جلیل سے عرض کیا طغیان و سرکشی اسکی حد اعتدال سے تجاوز کرگئی ای خدا اسکو اسکی خدائی کا مزا چکہا مجبرد دعا ایک پہاڑ سے غیبی فوج ظفر موج مچھرون کی مثل ابر محیط ہوئی اور اسکے تمام فوج کے آدمیونکا خون پیکر ہلاک کرڈالا ایک پشہ یا شکستہ پا کودتا اوچہلتا نمرود کے مکان مین آیا اور اوس حسرت ناک بد دماغ کے دماغ مین ناک کی راہ سے داخل ہوکر دماغ کہانا شروع کیا جسکے صدمہ سے اوسکا ناک مین دم آگیا سر پر سخت مار پڑنے بغیر ایک آن بسر نہوتی تھی چالیس دن تک جوتیان کہاتے کہاتے قید خانہ دنیا سے تنگ آگیا بالآخر وہ ننگ قوم خود بتان

براہ بری پشہ لنگ اپنا پورا علاج نہوا اسیکے سلئے دار جہنم کے طرف سدھارا
حضرت ابراہیم شام مین صبح و شام مصروف ہدایت انام رہتے اس اثنا مین
حکم الٰہی پہونچا کہ مکہ جاؤ اور بمعیت اسمعیل کعبہ بناؤ مخفی نرہے کہ عہد آدم مین
اسجگہ بیت المعمور نامی جنت کا یاقوتی مکان رکہا تہا وقت طوفان نوح
وہ آسمان پر اُٹہا لیا گیا مگر اوس جگہہ سرخ ریت کا ایک ٹیلہ موجود تہا حکم
بنائے کعبہ پر متردد ہوئے ٹیلہ مذکور پر ایک ابر سایہ افگن ہوا جسکے اندازپر
اسپنے تیس گز طویل بیس گز عریض نو گز بلند کعبہ تیار کیا حضرت اسمعیل پتہر
اٹہا کے پہونچاتے اور آپ بناتے جاتے یکم ماہ ذیقعدہ کو بنائے کعبہ شروع
ہوئی ۲۵ کو ختم اسوقت آپ ایک سو سینتیس اور حضرت اسمعیل تیس سال کے
تہے پانچ دیوار مین کوہ حرا کے اور باقی کوہ سینا کوہ زیتا کوہ جودی کوہ لبنان
کے پتہر نصب کئے جب بنا اونچی ہوئی اوسوقت جبرئیل نے دو پتہر جبل
بوقبیس مین سے نکال کے دئے ایک کو متصل دروازہ نصب فرمایا دوسرے
پر کہڑے ہوکر دیوار کعبہ کو بنایا جو حسب ضرورت خود اونچا نیچا ہوجاتا تہا
چنانچہ یہہ دونون حجر ابتک موجود ہین ایک حجر اسود کہلاتا ہے
دوسرا مقام ابراہیم جسمین پائے مبارک حضرت خلیل کا نشان ہی ہے
قصہ تعمیر کعبہ و زمزم و ارکان حج وغیرہ بوجہ تطویل ہم یہان نہین لکہتے
اکثر طریقہ پسندیدہ مثلاً مانگ نکالنا مونچہین کترانا ناخن کٹانا بغل اور
زیر ناف کے بال دور کرنا استعمال خضاب و وسمہ و حنا خطبہ منبر پر پڑہنا
اموال غنیمت کی تقسیم جو مال بغیر جنگ آتا ہے وہ بیت المال مین رکہنا
طریق ضیافت و مہمانداری تلوار سے جہاد کرنا پوشش پائجامہ ایجاد
ترید و شیرمال طریقہ معانقہ آپ ہی سے ہے المختصر بعد بناء کعبہ آپ شام کو

تشریف لائے اور سال بسال طواف کعبہ کو آتے آپکی تین زوجہ تہین ہاجر
و سارہ و قطورہ کنعانیہ تعداد اولاد کل بارہ چار فرزند اسمعیل و اسحاق
و مدین و مداین دو اور چہہ دختر دس صحیفہ آسمانی آپ پر نازل ہوے سنہ ۲۳۲۱
ہبوطی مین چھبیس دن بیمار رہکر بتاریخ ۹ محرم روز پنجشنبہ ۱۷۵ سال کی عمر مین
وفات پائی قدس خلیل مین مدفون ہوے۔

حضرت لوط علیہ السلام (۸)

یہہ فرزند ہاران ابن آذر بن ناخور بن فالح بن عابر بن سام بن نوح علیہ السلام
ہین سودم۔ حرامہ عمودا دوماز۔ غراما۔ پانچون شہر ابادو کہ یہان کی بستی تہی جنہین
موتفکات کہتے ہین ساکنان بلاد مذکورہ بت پرستی قزاقی مساحقہ لواطت
کبوتر اوڑانی بہیڑ لڑانی سیٹی بجانے ڈولی کہیلنے شراب پینے گانے بجانے
ٹہٹہا کرنے گالیان بکنے۔ راستے والون مسخرہ پن کرنے۔ دوسرون کے سامنے
برہنہ ہونے سے اور مہندی لگانے اور مثل اسکے اکثر معاصی و شہوات مین
مبتلا تہے سمجہانا کارگر نہوا آخر عذاب الہی نے آگہیرا نبی وقت پہلی رات
مع دو دختران براسا و ربعدسا مجموعہ ۱۴ آدمیون کے ساتھ بحکم الہی اقامت
گاہ سے نکلکر قریب طلوع آفتاب مقام زغر مین پہونچے جبرئیل نے ان
شہر کو مع طبقہ زمین اوٹہا کر پلٹ دیا اوسکے بعد سفید و سیاہ پتہریان سیاہ و
سفید نکتہ دار برسائین سب ہلاک ہوے شہر سے نکلتے وقت نافرمانی حکم نبی
سے زوجہ نبی بہی ہلاک ہوئین توریت کے ترجمون مین لکہا ہے کہ یہہ قوم
نابکار نمک کا ستون ہوگئی ان عذاب کے شہرون مین اب سمندر

جاری ہے پانی یہانکا ایسا شور ہے کہ مچھلی اسمین پہونچتے ہی تو مر جاتی ہے لہذا اس قطع سمندر کو سمندر مردہ بولتے ہین اس واقعۂ ہلاک سے سات سال کے بعد حضرت لوط بتاریخ دہم ربیع الاول روز چہارشنبہ بعمر ۷۳ سال وفات پاکر اوس قریہ مین جو مسجد خلیل سے تین میل پر ہے مدفون ہوے۔

حضرت اسمعیل ذبیح اللہ بن ابراہیم علیہ السلام

انکا نام اسمعیل اور اسمعین عجمی مطیع اللہ کے معنی مین ہے اور عبرانی زبان مین یشمعیل والدہ انکی ہاجرہ ہوا اطراف شام انکے والدہ بامر الٰہی اوس میدان مین جہان اب مکہ آباد ہے بمقام چاہ زمزم آکر اقامت پذیر ہوئین آپ کے پائے مبارک سے چشمۂ زمزم جاری ہوا قبیلہ جرہم نے جو یمن کا رہنے والا تہا یہ چشمۂ تازہ جب آکر دیکہا وہین ایک قریہ آباد کیا جو اب ایک بڑا شہر ہوگیا ہے ہرگاہ آپ بڑی ہوئی تعمیر کعبہ مین اپنے والد کی امداد کی سب سے پہلے عربی زبان مین آپ ہی نے تکلم کیا بعد وفات حضرت ابراہیم اہل یمن عمالقہ کو دعوت اسلام فرمائی پہر مکہ واپس آئے قوم جرہم مین سیدات علیہ بنت مضاض سے آپ نے نکاح کیا جنسے بارہ فرزند ہوے جو اپنے قوم کے سردار گذرے انمین سے قیدار بہت بڑے نامور دلاور صاحب حالات حمیدہ کمالات پسندیدہ ہوے انہین کی اولاد مین افتخار زمین و آسمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم ہین قیدار بہت بڑے شاہ سوار فن تیر اندازی مین یکہ روزگار تہے تابوت سکینہ امانتاً انہین کو مرحمت ہوا تہا حضرت اسمعیل کو ان کے والد بموجب فرمان الٰہی ذبح کیواسطے لے گئے تہے انکا قصہ مشہور و کتب معتبرہ مین

مسطور ہے اسیواسطے آپ ذبیح اللہ سے ملقب ہوئے آپکے بارہ فرزند تہے بن مرباد قیطور۔ آذر۔ طمنا۔ قیذار۔ شابہت۔ صمع۔ مسیا۔ قیا۔ توتاب الغرض بعد ہدایت دین اسلام بعمر ۱۳۷ سال اس عالم سے انتقال فرمایا مدفن آپکا مکہ معظمہ داخل حرم متصل مرقد والدہ۔

(۱۰) حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام

یہہ حضرت خلیل اللہ کے دوسرے فرزند ہین عبری زبان مین انکا نام ضاحک کے معنی رکہتا ہے مولد انکا فلسطین ہے آپ حسین خوش رو بڑے خندہ پیشانی اپنے بہائی اسمعیل سے ۲۲ برس چہوٹے تہے ربقہ بنت نویل سے ۶۰ برس کی عمر مین نکاح کیا جنسے دو فرزند یعقوب وعیصو توام تولد ہوے باپ کی دعا سے یعقوب کو نبوت اور عیصو کو سلطنت ملی بنی الاصفر انہین کی اولاد سے ہین انہون نے بنت اسمعیل سے عقد کیا جنکے کئی فرزند ہوے اونمین سے ایک روم نامی تہا سلاطین روم اسی کے نسل سے ہین اور انبیا اولاد یعقوب سے ہین حضرت اسحاق نہایت رحم دل سلیم المزاج شخص تہے روز وشب خلق اللہ کی ہدایت مین مصروف رہتے جب آپکے پوتے حضرت یوسف وزیر ملک مقرر ہوسے اوسوقت مین بعمر ۱۸۰ سال وفات پائی اور قدس خلیل مین قریب مرقد خلیل اللہ مدفون ہوسے۔

(۱۱) حضرت یعقوب بن اسحاق علیہ السلام

انکا اصل نام اسرائیل ہے انہین کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہین مولد انکا کنعان ہے

چونکہ انکا ہاتھ بوقت ولادت اپنے توام بہائی عیص کے عقب سے ملا ہوا تہا اسیواسطے یعقوب کے ساتھ مشہور ہوے انکی حسن خدمت پر والدنے انکی نسبت اولاد کی دعا کی تہی جسکا ظہور یہہ ہو کہ بقول اہل تاریخ ستر ہزار آدمی انکے ذریتہ سے مشرف بنبوت ہوے بعد رحلت حضرت اسحاق بموجب ہدایت والدہ کے حضرت یعقوب راتون رات کنعان سے فدان کو تشریف لے گئے اسرلئے لیل کی وجہ سے اسرائیل نام ہو گیا راہ مین رویائے بشارت سے سرفراز ہو کر اپنے ماموں لیان کے یہان گئے اور چندے وہان قیام فرما کر دختر لیان مسماۃ لیا سے نکاح کیا سات سال بعد لیا کی بہن راحیل سے نکاح کیا ان دونوں کے ساتہہ دو کنیزک فلہہ اور زلفہ بہی آئین لیا سے آپکے چہہ فرزند۔ روبیل۔ شمعون۔ یہودا لادی۔ زیالون۔ شخبر اور راحیل سے دو فرزند یوسف دیامین متولد ہوے اور فلہہ کنیزک سے دو فرزند دان اور شعبان اور زلفہ کنیزک سے کاد اور آشیر کلام الہی مین اسباط سے انہین بارہ اولاد کا اشارہ ہے حضرت یعقوب چند سال بعد مع اولاد و اموال کنعان کو چلے آئے اور اپنے بہائی عیص سے ملے جو شکر رنجی باہم پیدا ہو گئی تہی وہ رفع ہوئی ایک مدت مفارقت فرزند مین پریشان رہے اوس زمانہ مین جب حضرت یوسف مصر کے بادشاہ ہوے اوسوقت حضرت یعقوب مع اپنی زوجہ لیا اور دسون فرزند کے کنعان سے مصر تشریف لے گئے اور اپنے نور دیدہ سے ملے سترہ سال وہان اقامت فرما کر بعمر ایکسو سینتالیس سال مسافر آخرت ہوے علمائے وقت نے بعد تجہیز و تکفین جسد مبارک کو صندوق سنگین مین رکہکر مصر سے پانچ فرسخ بمقام ایلیا مدفون کیا ایام دعوت پچاس سال۔

(۱۲) حضرت یوسف صدیق بن یعقوب علیہ السلام

یوسف نام عبرانی ہے لغت عربی مانا جائے تو اسف سے مشتق ہوگا بمعنی حزن یہہ
فرزندان حضرت یعقوب مین کمال وجمال ظاہر و باطن کے جامع تہے علی الخصوص
حسن صورت مین عالم کے اندر کوئی آدمی اونکا ثانی پیدا نہوا حضرت یعقوب
بوجہ اسبات کے کہ انوار سعادت اسکے ناصیہ حال سے پیدا اور حسن و وجاہت
جبین کمال پر ہویدا تہا اسلئے انسے زیادہ محبت رکہتے تہے جو دوسرے فرزندون کے
حسد کا باعث ہوا لہذا سب نے متفق ہوکر اپنے ہاتون اپنے پیارے بہائی کو وہ ایذا
پہونچاکر باپ سے جدا کیا جسکے ظاہر کرنیکو قلم ہمت نہین کرتا مختصر یہہ کہ بہائیون
قلب حاسد نے بدست یاری ظلم بیجا آپکو بیابان کنعان کے چاہ تنہائی مین الدیا
کہتے ہین یہہ کوان سام ابن نوح کا کہدوایا ہوا بارہ سو برس کا جب الاخیار نامی
وادی اردن مین سمت غربی دریاچہ طبریا بین مدین و مصر عین راستہ پر کنعان سے
نو میل فاصلہ رکہتا تہا جو ستر گز عمیق تہا اتفاقا تیسرے دن ایک قافلہ تجار مدین
کا جسمین تین سو گیارہ آدمی تہے مصر جاتا ہوا ادہر انکلا اور قیام کیا سردار قافلہ
کے غلام بشیر و بشری نامی اس کوین پہ پانی کو آئے بشیر نے آبیاری بخت بیدار اپنے
ڈول مین اس گوہر شاہوار بحر نبوت در نایاب دریا فتوت منبع اسرار الہی سرچشمہ فیض
نامتناہی آفتاب فلک جمال آب روی کمال فائز حسن حسینان عالم احسن اولاد
آدم کو پایا عجب نعمت غیر مترقبہ ہات آئی کیسی دولت نفیس پائی اپنے قافلہ سالار
ابو دلامہ مالک بن زعر خزاعی بن نوابت عقان بن مدین بن سیدنا ابراہیم کے
پاس پہونچایا تا ہنوز قافلے کوچ نہ کیا تہا کہ مدعی بہائی بر سر منزل پہونچے اور
اور مالک سے کہا یہہ ہمارا غلام ہے ہم اسکے مالک وہ مطیع و نیوی بندہ ہے دام
و درم پہلے ہی ہوچکا تہا خدمت پر مستعد جان فروشی پر مستعد اس دولت گرانبہا
کے عوض سوداگیون کو ۲۰ درم کہوٹے دام دیکر دام طمع مین پہنسا دیا اور

اپنی جان کو فرض سمجھکر نگہرانی تمام ساتھہ لیا اور اس مقصود جہان کو لیکر مصر کے
طرف چلدیا ان کے حسن و جمال کا شہرہ یوم ولادت باسعادت ہی سے چاردانگ
عالم مین پہیل چکا تہا ہر چند کہ یہان سے مالک اچھی حالت مین نہ لے چلا تہا مگر راستہ
ہی مین آپکے ظہور اعجاز نے ظاہری اعزاز کے لئے اُسکے دلمین جگہہ کردی مالک
مملوک نبا ہوا آپکو سردار قافلہ بناکے عزت و احترام و جاہ و احتشام کے ساتھہ
لے چلا مدینہ نیسان مین جب قافلہ نے منزل کی تمام شہر کے آدمی اس صورت زیبا
پر مبتلا ہوکر سرمست بادہ بیخودی صورت پرست ہوگئے اوس سے آگے منزل
نابلس پر شہر کے بت پرست اس شان الہی کو دیکھکر کردگار رب ہمتا و صانع یکتا
پر ایمان لائے بتون کی کلمہ گوئی سے توبہ کی ہر گاہ کہ قافلہ متصل شہر قدس پہونچا
حاکم شہر خواب مین اسی رات بشارت پاچکا تہا کہ ایک نیک بندہ فجر کو تیرے ملک
مین آتا ہے اوسکا استقبال کر لہذا حسب اشارت غیبی وہ منتظر بجاہ و حشم پہلے ہی سے
بیرون شہر آچکا تہا قافلہ مین آکر رکاب سعادت کو بوسہ دیا اور بصد عجز و نیاز
التماس کیا آپ کون ہین مجھے کچھہ بتایئے اور اپنی کیفیت سے مطلع فرمایئے حضرت
یوسف صدیق نے بزبان درفشان ارشاد فرمایا مین وہی ہون جسکا تو نے خواب
شبینہ مین پتہ پایا ہے جسکے لئے آج کے دن تو استقبال کو آیا ہی مکرر عرض پرداز ہوا
کہ غلام کو کیا ارشاد ہے فرمایا کفر سے منہہ موڑ اور بت پرستی چھوڑ اوس نے کہا
بسر و چشم بشرطیکہ میرا بت آپکو سجدہ کرے ناقابل بندگی آپکی بندگی کا دم بہرے
یہہ باتین کرتا ہوا اپنے ہمراہ شہر مین لے گیا جب بت سامنے لایا گیا فوراً آپکے
روبرو سر بسجود ہوکر پارہ پارہ ہوا یہہ معجزہ دیکھکر اوسیدم حاکم شہر قدس آپ پر
ایمان لایا اور بڑی دہوم سے دعوت کی اور جشن شاہانہ برپا کیا اسکی نیت ہوئی
کہ حضرت کو اپنے شہر مین رکھکر ہمیشہ دولت مشاہدہ جمال باکمال سے مالامال رہے

اور تا دم زیست فرخ مآل وخوشحال مالک کو قرینہ سے معلوم ہو گیا سبلے کہے شباشب وہان سے حضرت کے ساتھہ مع اہل قافلہ بہ جناح استعجال جانب عسقلان چلدیا پہر مدینہ عریس مین ٹہر کر بعد قطع مراحل وطی منازل بنہایت خوش حالی وفارغ البالی حوالی مصر مین پہونچکر برلب دریائے نیل سبب غسل وغش فروکش ہوا حضرت یوسف نے بوجہ کثافت سفر دریائے نیل کو اپنے جسم انور سے سرخرو کیا جس پر فلک نیلگون کو رشک تہا بعد انفراغ غسل مالک نے اس سالک مسالک ریاضت کے سر مبارک سے شاہانہ تاج طلائی مرصع جدید کو زیب دیا و منطقہ نقرئی کمر سے باندہا قبائے زر دوزی پہنائے گلو بند طلائی مرصع بجواہر وزواہر قرب گلوی زیبا سے ہمدوش کیا اور بڑے دہوم دہام اور جلوس مالاکلام وشان شاہانہ سے بطرز انداز محبوبانہ سواری مین بٹہاکے شہر کے اندر لے چلا ایک عمدہ مکان مین فروکش ہو کر اشتہار دیا جسکو اس غلام کا دیکہنا منظور ہو دو درم منہہ دکہائی لائے اور دیکہ جائے اوسدن مشتاقان زیارت بہت سے آئے جسکے مالک نے بارہ لاکہہ دینار کمائے پہر تاریخ دہم محرم روز جمعہ علی الصباح آپکو مقام بیع مین لیجا کر جواہر نگار صندلین کرسی پر بصد آرایش وزیبایش بٹہایا اسوقت دس ہزار جلیل القدر سردار شہر ہمراہ رکاب تہے شہرہ حسن عالمتاب مین مشتاقان دیدار فرحت آثار سے کے وہ کثرت تہی کہ ۲۰ ہزار آدمی اس اژدہام مین نظر اجل ہوے پانچ ہزار نے اس شاہ عالم کے صرف حلاوت بصر مین شربت شہادت نوش کیا ۳۰۰ عورتون کی جان پرواز کر گئی منجملہ خریداران ایک نامدار شہزادی بازغہ بنت طالون ایکہزار موتی دو دو مثقال کے اور ہزار یاقوت آبدار پانچ پانچ مثقال کے ایک طبق جواہر بہا ہزار خچر مسے سونے چاندی کے لدے ہوسے لیکے آئی اور عرض کیا کہ اے محبوب دل آویزی حقیقت سے مطلع کر فرمایا بندگان خدا سے ایک بندہ ہون جسنے مجہے پیدا کیا اوس نے

مجھے اِس کلام معجز نظام نے وہ اثر کیا کہ ایمان لائی متاع دین کو سرمایۂ جان سے خرید لیا اور مال لٹا کر لوٹی اور عبادت آلٰہی مین تاحیات شاغل رہی مگر قطفیر بن جیب مشہور بہ عزیز جسکو بادشاہ مصر ابن ولید عملیق نے اندنون اپنی طرف سے کاروبار سلطنت سپرد کیا تھا اس مجمع مین موجود تھا اسنے زر و جواہر خریدارون سے بڑھا کر حضرت یوسفؑ کو لیا اور ایوان شاہی مین لایا اس کی زوجہ بقول بعض راعیل نام مشہور بہ زلیخا بنت طیموس بادشاہ خواب مین صورت زیبا دیکھکر پہلے ہی آپ کی جان نثار کنیز ہو چکی تھین شاہد تمنا کو آغوش مراد مین پا کر آپ کو بڑی خاطر سے رکھا۔ آپ مصروف عبادت آلٰہی رہتے۔ زلیخا نے اپنی والدہ غطر یقہ ملکہ مین کے پاس سے مہندسون اور کاریگرون اور حکیمون کو بلا کر باجازت عزیز ایک ایسا محل نفیس مربع مرصع بجواہر بنایا جس کی ایک دیوار شیشہ کی دوسری زمردی تیسری فیروزہ کی چوتھی عقیق خالص کی۔ اندر ستون طلائی اُسپر چھت عقیق کی تھی۔ اِس خلوت خانہ کے سات دروازے رکھے۔ وسط محل مین ایک مکان بالکل شیشہ کا طیار کیا جس مین تخت زمردین بچھایا اور وہان آپکو بلایا۔ باوجود طلب عصمت آلٰہی نے حضرت کی نگاہبانی کی۔ ہرگاہ رجحان زلیخا کا آپ کی طرف ملک مصر مین شہرت پذیر ہو کر موجب بدنامی ہوا اُس نے بادشاہ سے مشورہ کر کے مصلحتاً حضرت یوسفؑ کو زندانخانہ مین لیکن بلا مشقت نظر بند رکھا۔ جب بادشاہ نے ایک خواب دیکھا اور دانایان مملکت سے تعبیر چاہی سب عاجز ہوئے آپ نے کہ علم رؤیا مین اقصائے کمال تھا اس خواب کو مع تعبیر بیان فرمایا اسنے اپنے پاس بلایا۔ خود بڑا فصیح و بلیغ تھا۔ ستر زبان جانتا تھا۔ ہر زبان مین

آپ سے بات کی تو جواب پسندیدہ پایا نہایت خوش ہوا اور اِن کمالات
عجیبہ کو دیکھکر معتقد ہوا بجاے عزیز آپ کو انتظام مملکت سپرد کیا
اِس مدت مین زلیخا بعد وفات عزیز گردش زمانہ سے ضعیف و محتاج
ہوگئی بینائی نے جواب دیا۔ اور بحالت فقیرانہ بیرون شہر رہا کرتی تہی
آخر جذب عشق نے اپنا کام کیا۔ بعد شرف اسلام دعاے حضرت سے
جوان وحسین ہوگئی۔ اور بامر الٰہی آپ نے اُس سے عقد کیا بقول بعض
زلیخا سے آپ کی گیارہ اولاد ہوئین۔ موسم خشک سالی مین کنعان سے
آپ کے بہائی غلہ لینے آئے۔ آپ نے اُنکے ساتھہ کمال سلوک کیا اور
بشیر قاصد کے ہاتہہ اپنے والد بزرگوار کو اپنی کل کیفیت سے مع
خط بہیجکر اطلاع دی اور طلب فرمایا۔ جب حضرت یعقوبؑ قریب مصر
پہونچے استقبال کے لئے تین ۳ ہزار سوار آپکے پاس بہیجے۔ اور بیس
ہزار رومی راستہ پر صف بستہ کہڑے کئے۔ مصر سے چار میل فاصلہ
ایک ہزار سپاہی خاص آردلی کے آراستہ بہ لباس تکلف جامے اور
خود تین لاکہہ سوارون کے ساتھہ استقبال پدر کو بیرون شہر تشریف
لائے آگے آگے بارہ ہزار چوبدار تہے اِس شان سے کہ جانب دست
راست ملک ریان بائین جانب وزرا مصر پس پشت امرا اسپ
صبا رفتار پر سوار چتر شاہی سر پر بارہ ہزار نیزہ بردار منتظم۔
الغرض حضرت یعقوبؑ سے ملکر بیہوش ہوگئے۔ بعد افاقہ تخت پر سوار
ہوئے اور والد بزرگوار کو مع بہائیون کے نہایت اعزاز و اکرام کے
ساتھہ شہر مین لاکر دولتسراے سلطانی مین ٹہیرایا۔
حضرت یعقوبؑ مصر مین چندے قیام فرماکر ارض مقدس کو تشریف لیگئے

جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا۔

المختصر حضرت یوسفؑ بعد وصول درجہ نبوت دعوت اسلام میں رہے چنانچہ ریان ابن ولید بھی آپ پر ایمان لایا۔ لکھا ہے کہ عہد موسیٰ علیہ السلام سے چار سو سال بعد آپ متولد ہوئے اور سات سال کی عمر میں درد مفارقت والدین میں مبتلا ہوئے۔ تین دن تحتِ چاہ میں۔ انسی برس تک مصر میں اقامت گزین رہے اور کئی سال پہلے اور بادشاہ کے خواب دیکھنے سے سات سال بعد قید خانہ میں رہے۔ اور وفات حضرت یعقوبؑ سے ۴۲ سال اور وفات زلیخا سے ۲۰ دن کے بعد افرانیم فرزند اکبر کو وصیت تابوت فرما کر بعمر ۱۲۰ سال وفات پائی۔ تابوت سنگ مرمر کے اندر وسط نیل میں جانب مدینہ منیف مدفون ہوئے جہاں اب ایک مسجد ہے۔

(۱۳) حضرت ایوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ فرزند انوص بن زارح بن عادل بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام کے پوتے اور افرانیم بن یوسف علیہ السلام کے داماد ہیں۔ یہ نہایت صالح پرہیزگار مستثنائے روزگار حسن ظاہر و باطن سے آراستہ تنبیہ متعلقات حوالان حوال ودمشق کے نبی ہوئے۔ اموال میں آپ کے سات ہزار بھیڑیں۔ تین ہزار اونٹ پانسو جوڑی بیل تھے۔ اسیقدر اُنکی خدمت میں غلام سلسلہ مسافر نوازی کا آپ کے یہاں تھا ہمیشہ لنگر جاری رہتا۔ آپ کے اصحاب میں سے تین شخص منعم تجربہ کار مشہور تھے الیفز تیمنی بلدد و صوفر آپ نہایت درجہ کے شاکر وصابر تھے حتے کہ امتحان الٰہی میں آپ کامل اُترے

واسباب ہلاک ہوا کل زراعت جل گئی سات فرزند پانچ دختر ایک مکان کے گرجانے سے دفعتاً اجل کو پہونچے خود اُنکے تمام بدن پر چھالے پڑ گئے ہر قسم کا جانی مالی نقصان ہوا لیکن بہزار استقلال کامل صبوری سے کام لیا سات سال تک سوائے زوجہ مساۃ رحمہ اور کوئی مونس و رفیق خدمت گزار نہ تہا۔ جب آپ امتحان مین کامیاب ہوے بموجب رہنمائے الٰہی آپ نے پاؤن مار کے زمین سے ایک چشمہ نکالا اُس مین غسل فرما کے صحت پائی اور اللہ تعالےٰ نے پہلے سے دوچند آپ کو مال و اولاد عطا کی۔ چنانچہ وہ چشمہ اب تک مشہور ہے جو کوئی کسی مرض مین مبتلا اُسمین غسل کرتا ہے فوراً صحت کلی پاتا ہے۔ بعد تبلیغ احکام الٰہی اپنے فرزند رشید حومل کو ولیعہد کیا ۲۲۰ برس کی عمر مین اس عالم سے انتقال فرما کر بیت المقدس مین مدفون ہوے۔

(۱۴) حضرت شعیب خطیب الانبیا علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام

یہ فرزند تویب بن عنقا بن مداین بن ابراہیم علیہ السلام ہین اصحاب مدین اور اصحاب ایکہ اور اصحاب الرس کی ہدایت کو بہیجے گئے۔ اس قوم کے آدمی بت پرستی اور تول کی خیانت مقلوب اور مغشوش درہم و دینار چلانے لوٹ مار رہزنی احتکار غلہ وغیرہ مین مبتلا تہے بجز سترہ آدمی کے ہدایت کو کسی نے نہ مانا آخر عذاب الٰہی زلزلہ وغیرہ مین مبتلا ہوے۔ اسی قوم میں ابوجاد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت نامی پادشاہ گذرے ہین۔ چنانچہ حضرت شعیبؑ کے زمانہ میں سلطنت کلمن کا تہا ریگستان مدین کا دفع ہوجانا اور ایک بنگلہ

تانبا ہوجانا۔ جبال کا آپ کے صعود کے وقت سر جہکانا آپ کے معجزات
مین سے ہے۔ ۵۷ سال دعوت اسلام فرماکر ہلاک قوم سے سات
برس بعد بعمر ۲۲۴ سال انتقال فرماکر حرم مکہ معظمہ کے اندر ما بین
مقام ابراہیم و حجراسود مدفون ہوے۔ حضرت موسیٰؑ سے آپ کی
ملاقات ثابت ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام (۱۵)

یہ فرزند عمران ابن نصیر ابن لاوی ابن یعقوبؑ ابن اسحاقؑ ابن ابراہیم علیہ السلام ہین
نام آپ کی والدہ کا کانوخائل تہا جسے توریت والے یوخابز لکہتے ہین
آپ کے ایک بہائی ہارون اور آپ سے بڑی بہن کلثم معروف بہ مریم
تہین آپ عہد ابراہیمؑ سے ۵۶۵ سال کے بعد ہوئے ہین۔
اُسوقت فرعون مصر یعنی بادشاہ ولید ابن مصعب ابن ریان کا فرمتد
عدوے بنی اسرائیل چارصد سالہ تہا۔ چونکہ اس کے چہرہ پر آگ کی سی
چمک تہی لہذا نصارا کے یہان قابوس سے ملقب ہوا اسکا وزیر ہامان تہا
اس کے عہد مین دو قوم کے آدمی تہے ایک عمالقہ جو عملیق بن لاذ بن
ارم بن سام بن نوحؑ کی اولاد تہی دوسری فراعنہ قبطا جنکی سنانؑ
ریان وقابوس نامی سردار تہے بوجہ عداوت بنی اسرائیل اسنے شریعت
یوسفی بکوشش تمام مٹائی چالیس برس تک بے کہٹکے اپنی پرستش
کرائی۔ ایک روز خواب مین دیکہا بیت المقدس سے ایک آگ اُٹہی جسنے
سوائے بنی اسرائیل تمام حوالی مصر کو جلا دیا۔ نجومیون نے خبر دی
اندنون ایسا لڑکا پیدا ہونے والا ہے جس سے بادشاہ وقت اپنے

ہمراہیون کے ساتہ غارت ہوگا۔ سلطنت مصر پر زوال آئیگا اور ادبار
قائم مقام اقبال۔ پس کوتوال کے انتظام سے حسب الحکم فرعون ہزار
دائیان مقرر ہوئین۔ چوبیس مہینے کے عرصہ مین بارہ ہزار لڑکے گرفتار
کرکے ہلاک کئے۔ نوّے ہزار عورتون نے قتل اولاد کے خوف سے اپنے
حمل گرا دیئے۔ شب قیام معبد وجود کلیم اللہ مردان شہر کو لیکر فرعون
موضع اسکندریہ مین چلا گیا تاکہ مردون عورتون مین جدائی رہے
تاہم انتظام فرعون کے خلاف موافق تقدیر کے واقع ہوا لیکن بخلاف
عادت معتاد آپ کی والدہ کو کوئی ثقل وگرانی محسوس نہوئی یہانتک
کہ بعد مدت مقررہ آپ متولد ہوے۔ اہل کوتوالی کو جب پتا معلوم
ہوا کہ عمران کے یہان وہ مولود موعود پیدا ہوا گہر پر پہونچے اُسوقت
آپ اپنی ہمشیر مریم کے آغوش مین تہے اُنہون نے پیادون کو آتے
دیکہکر بخوف عتاب فرعونی کلیم ربانی کو دفعتاً جلتے تنور مین ڈال دیا
وہ بد فرجام تلاش کرکے بے نیل مرام واپس گئے پر آپ کو آمین
صحیح و سالم پایا نکالا اور پرورش کی چالیس دن کے بعد والدہ نے
بہ الہام غیبی سالوم نجار سے ایک صندوقچہ پانچ بالشت مربع بنوایا
اور نہلا دُہلا خوشنما کپڑے پہنا عطر وخوشبو لگا آپ کو صندوقچہ مین
رکہکر دریائے نیل مین ڈال دیا وہ صندوق بہتا بہتا نہر مین باغ
عین الشمس کے جہان فرعون مع زن ودختر سیر کر رہا تہا پہونچا فرعون
نے اُسے اُٹہوایا اسکے اندر ایک بچہ کو انگوٹہا چوستے پایا فرعون
کی بیٹی بیمار تہی جسکی دوا اہل حکمت نے بتائی تہی فلان ساعت فلان
سنہ مین ایک بچہ رود نیل سے نہر باغ مین آئیگا اُسکا لعاب دہن

لگایا جائے تو اُسوقت یہ مرض جائیگا۔ پس اسنے لعاب دہن فوراً
لگایا اور صحت پائی۔ ہامان وزیر نے چاہا نکر کہا اقبال خداوندی سے
موعود واجب القتل آچکا اِسکو قتل کیجیے۔ اسوقت آسیہ بنت مزاحم
یعنی زوجہ فرعون نے کہا یہ بچہ یک سالہ ہے وہ فرزند موعود نہین
اِسکا قتل کرنا ناحق اپنی گردن پر خون لینا ہے اِسکو مجھے عطا فرمائیے
میرے اولاد نہین پرورش کرکے بجاے فرزند رکہون گی۔ تقدیر الہی
فرعون نے منظور کیا اور یہ بچہ آسیہ کو بخش دیا۔ آسیہ نے چونکہ درخت
اور پانی سے اِس فرزند کو پایا تہا لہذا موشی نام رکہا اِس لئے کہ
قبطی لغت مین مو پانی کو اور شے درخت کو کہتے ہین اور اصل لغت عبرانی
عربی مین شین سین سے بدل گئے اِسکے بعد بغرض رضاعت دائیون
کی تلاش ہوئی چنانچہ چار سو عورتین مصر کی فراہم ہوئین لیکن آپنے
کسیکا دودہ نہ پیا۔ جب مریم نے سنا کہ یہ واقعہ گزرا اور آٹھ روز کامل
ہوئے کہ حضرت موسیٰؑ نے کسیکا دودہ نہ پیا آپ ہامان کے روبرو گئین
اور کہا میرا اس بچہ سے کوئی تعلق نہین الا مین خیال کرتی ہون کہ فلان
دایہ بلائی جاوے تو غالباً اِس بچہ کی پرورش ہو اور سب نشان
والدہ کا بتایا۔ الغرض حسب الطلب والدہ ماجدہ محل پادشاہی مین
پہونچین۔ حضرت موسیٰؑ کو آغوش شفقت مین لیا اور چہرہ مبارک
پر بوسہ دیا تب فرزند سعید بہت خوش ہوئے اور مسکرائے اور
دودہ پیا فرعون نے بتعجب پوچھا یہ لڑکا کیونکر بخوشی و رغبت
تیرا دودہ پیتا ہے فرمایا میرا دودہ شیرین و پاک ہے جو طفل
شیرخوار میرے پاس آتا ہے بخوشی دودہ پی جاتا ہے ــــ

الغرض ایک اشرفی روزانہ دودہ پلائی مقرر ہوئی۔ آپ بخوشی ہر روز
وہان جاتین اور دودہ پلاتین۔ ایک روز فرعون نے آپ کو گود
مین لیا اور کچہہ کلام لغو کیا یہ سنتے ہی حضرت نے اُس روسیاہ
کے منہہ پر ایک طمانچہ مارا اور داڑہی پکڑ کر کہینچی اُسنے رنجیدہ
ہو کر قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت آسیہ نے بچایا اور سمجہایا کہ بچون کو
شعور کہان تو عجب بے شعور ہے کہ قتل معصوم کے درپے ہوتا ہے
عمر شریف جب آٹہہ سال کو پہونچی ایک باز نے بر سرِ دربارِ
فرعون آپکے روبرو شہادت معبودِ حقیقی کا اقرار کیا اور بعد
موت معجزۂ موسوی سے زندہ ہو کر اُڑ گیا۔ اسیطرح بعمر نو سالہ
روبروے فرعون آپ تشریف فرماتہے اُسکے کلماتِ جہالت سنکے
آپ نے ایک لات ماری کہ سرنگون گرا اور اُسکی ناک ٹوٹ گئی
اور آپ فوراً آسیہ کے پاس پہونچے اور اُنسے سب ماجرا کہدیا
فرعون نے دوبارہ قصدِ ہلاکت کیا۔ آسیہ نے اِن باتون کو حرکاتِ
طفلانہ پر محمول فرما کر اُسے پہر سمجہادیا اور نیز ثبوتِ مدعا کے لئے
امتحان بہی کرادیا۔ ایک روز دسترخوان پر روبروے پادشاہ
سالم بچہ گوسفند بریان رکہا تہا آپ نے قم باذن اللہ کہا وہ زندہ
ہو گیا فرعون کا تعجب بڑہ گیا مگر کچہہ تعرض نہ کیا۔ ہرگاہ عمر شریف ۳۰
سال کو پہونچی لبِ دریاے نیل ایک روز مشغول نماز تہے کہ ایک
مصاحبِ شاہی نے دیکہکر دریافت کیا یہ عبادت کس کے لئے کرتے
ہو فرمایا اپنے خداوند کے لئے بولا اپنے باپ فرعون کی عبادت
کیا کرو فرمایا خدا کی لعنت تجہپر اور فرعون پر بولا یہ باتین فرعون سے

کہدونگا یہ سنکر آپ نے زمین کو حکم دیا وہین تا بزانو وہ شخص زمین مین دہس گیا جب اخفاء راز کی قسم کہائی نجات پائی رفتہ رفتہ لوگون نے یہ خبر فرعون کو پہونچائی ۔ اِدہر سردارانِ بنی اسرائیل خدمت شریف سے سرفراز ہوکر عرض رسا ہوسے ۔ آپ انبیاء سابقین کے طریق پر رہین اور بے تکلف اُمورِ شریعت بجالائین ۔ ایذاء فرعون کا کچہہ خوف وخطر نہ فرمائین بے شک اللہ تعالےٰ اسکے شر سے آپ کو بچائیگا ۔ وہ آپ کے ساتہہ کچہہ بہی نہ کرنے پائیگا ۔ ایک روز آپ مدینۂ مصر کو بغرض ملاقاتِ والدہ تشریف لے گئے دوپہر کے وقت وہان ایک قبطی نان پز قلیشون نام اور بنی اسرائیل یلیخا نامی کو باہم لڑتے جہگڑتے دیکہا کہ قبطی بنی اسرائیل پر بار برداری کیلیئے زبردستی کررہا ہے ۔ آپ نے منع کیا اُسنے نہ مانا ونیز بنی اسرائیل نے آپ سے فریاد رسی کی اور مدد مانگی آپ نے قبطی کی پیشانی پر طپانچہ مارا ۔ اُسکی اجل آچکی تہی مرگیا بلکہ سیدہا جانبِ سقر چلدیا ۔ فرعون اس واقعہ کی خبر پاکر بارادۂ قصاص آپ کا متلاشی ہوا ۔ اس رازِ سربستہ سے ایک شخص حزقیل نامی نے جو آپ پر ایمان لے آیا تہا جلدی سے آپ کو مطلع کیا حضرتِ موسٰےؑ مدینہ مصر سے ہجرت فرماکر ساتوین روز مدین پہونچے کنارۂ شہر پر صفورا اور صفیرا دخترانِ حضرت شعیب کو دیکہا ایک کنوین کے پاس بکریون کا گلہ لیئے پانی پلانے کی منتظر کہڑی ہین ۔ اور کچہہ مرد اپنے جانورن کو پانی بہر کے پلا رہے ہین ۔ حسب مشیتِ ایزدی آپ نے وہان جاکر اُس ڈول سے جسے دس آدمی ملکر نکالتے تہے تن تنہا پانی بہرا اور اُنکی بکریون کو پلا کر ایک درخت کے زیر سایہ جا بیٹہے ۔ صفورا و صفیرا نے یہ واردات اُسی وقت اپنی والد سے جاکر بیان کی

اُنھون نے باشتیاق ملاقات موسیٰؑ صفورا سے کہا جاؤ اُس مردِ مسافر کو بلا
لاؤ وہ حضرتِ موسیٰؑ کے پاس آئین اور کہا جو احسان آپنے ہمارے ساتھہ
کیا ہے اُسکا بدلہ دینے کے لیئے ہمارے والد نے آپ کو بلایا ہے۔ آپ کو
خود ملاقاتِ شعیبؑ کا اشتیاق تہا ساتھہ ہوئے مکان پر پہونچے اُنسے
ملے دعوتی کہانا کہایا حضرت شعیب نے بعد استماع قصۂ فرعون فرمایا تم
مطمئن رہو یہان فرعون تمہارا کچہہ نہین کرسکتا۔ اور اپنی چھوٹی لڑکی صفورا
کا آپ سے عقد کیا۔ آٹھہ سال تک حسب قرار داد آپ گلہ بانی مین مصروف
رہے۔ حضرت شعیب نے متبرّ انبیا کے عصاؤن مین سے عصائے آدمؑ
دس گز طویل علیقہ نام جو انکے پاس امانتاً چلا آتا تہا آپ کو دیا نیز وصیت
کی کہ فلان جنگل مین ہرگز نہ جانا وہان ایک اژدہا رہتا ہے۔ اتفاقاً حضرت
موسیٰؑ اس سرزمین پر ایک روز پہنچ گئے اور عصا زمین مین نصب کرکے
سو رہے۔ ناگاہ وہی اژدہا گلہ دیکھہ کے آیا بکریان چلائین جب یہ قریب
پہنچا بقدرت خدا تعالےٰ عصا سانپ بنکر دفعتاً اُس اژدہے کو نگل گیا اور
پھر اپنی جگہ آ ٹھیرا۔ اِس تمام واقعات کو ایک بلند مقام سے آپ کی زوجہ
صفورا نے بھی دیکھہ لیا اور والد سے بیان کیا۔ انکو حضرت موسیٰؑ کی نبوت
اور معجزۂ عصا کا کامل یقین ہوا۔

مخفی نرہے کہ عصائے موسوی سے بہت کچھہ معجزے ظاہر ہوئے۔ چنانچہ
دریائے نیل کا پھٹ جانا۔ چشمون کا اُس سے جاری ہوجانا۔ شب دیجور مین
اُسکی دونون شاخون سے روشنی ہوجانا۔ بوقت طلب اُنسے دودہ و شہد کا
نکلنا۔ کو زمین مین چھوڑنے سے پانی بقدر کفایت آجانا۔ زمین پر مارنے سے
کہانا حسبِ مرضی موجود ہوجانا۔ زمین پر لگا دینے سے فوراً سرسبز ہوکر

باروَر ہونا علی الخصوص بادام کے پہل اُس مین آجانا۔ وقتِ مقابلۂ دشمن اژدہا بن کر اُنپر جا گرنا۔ دشوار گزار راستون مین اسکے اشارہ سے پہاڑ وغیرہ پہٹ جانا۔ بطور سواری کام دینا۔ بہولا ہوا راستہ بتا دینا۔ بوقت حاجت بوئے عطر اُس سے آجانا۔ خوفناک راستہ سے بچانا۔ خود بخود برگہاے درخت بکریون کے لئے توڑ لانا۔ موذی حشرات الارض سے حضرت موسیٰؑ کو آگاہ رکہنا۔ کچہہ اسباب اسپر لاد کر دوش پر رکہنے مین گران نہ معلوم ہونا۔ بوقتِ خواب حضرتِ موسیٰؑ اپنے آپ بکریون کی نگرانی و گلہ بانی کرنا۔ ہر پنجشنبہ کو غائب ہوکر طوافِ کعبہ کرنا۔ بعد ازان مدینۂ منورہ پہنچ کر مقام مرقد پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ٹہر کر درود پڑہنا۔ اور انکی اُمت کے لئے دعا مانگنا۔ جملہ منصوبہ ہاے فرعون سے حضرت موسیٰؑ کو آگاہ کردینا۔ مثلاً اِس قسم کے اُس سے ظاہر ہوتے اگرچہ محدثین نے انہین سے بعض کو روایت اسرائیلی پر محمول کیا ہے۔

المختصر حضرتِ موسیٰؑ مدت شبانی کے بعد دس برس مدین مین قیام پذیر رہے پہر مع زوجۂ مطہرہ و اسباب ضروری و دو خادم بقصد مصر راہی ہوے۔ پانچوین دن شب جمعہ اٹہارہ ذیقعدہ جبل طور کے پاس جا نکلے اُسوقت رات تیرہ و تار تہی سردی و برف باری شدت کی اتفاقاً زوجۂ مطہرہ کو آثار وضع حمل شروع ہوے روشنی و رفع سردی کے لئے آگ کی تلاش مین خدام کو وہین معین کرکے خود پہاڑ کی سیدہی طرف متوجہ ہوے جسپر کچہہ روشنی دکہائی دی ہرچند کہ وہ بارہ میل جگہ پر تہی مگر آپ کمال عجلت سے مسافت طے کرکے اُس روشنی کے پاس پہونچکر دیکہا کہ وہ آگ نہین قدرتِ الٰہی کا اعجوبہ ہے ایک عظیم الشان نور ہے

درخت عوسج کو محیط ہے اور ایسی چمک دمک ہے کہ آنکھین خیرہ ہوئی جاتی
ہین اُسکے گرداگرد تسبیح الٰہی کا شور ہے۔ آپ گہانس کا دستہ بنا آگ سے
مشتعل کرنے کو آگے بڑہے یکایک وہ چمک اُنکی طرف بڑہی یہ پیچہے ہٹے
وہ بجائے خود ٹہہر گئی چند مرتبہ یہی معاملہ گذرا اسی حال مین آپ متحیر کہڑے
دیکہہ رہے تہے کہ وہ نور زمین سے آسمان تک پہیل گیا جسکی روشنی نہایت
تیز تہی آپ نے اپنی آنکہوں پر ہاتہ رکہہ لیا اُس وقت اُسی درخت مین سے
ندا آئی یا موسےٰ اِنی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالوادی
المقدس طوےٰ یہ سنکر فرمایا اے پکارنے والے تیرا آواز سننے مین
آتا ہے مگر تو ہے کہان مین مکان کا پتا نہین پاتا ندا آئی انا فوقک
ومعک وانا اقرب الیک من نفسک اُسوقت سمجہے کہ یہ آواز
جسکو بدنکا رونگٹا رونگٹا سُن رہا ہے اور ہر طرف سے آتا ہے سوائے
خدائتعالےٰ کے اور کسیکا نہین۔ اسیوقت برہنہ پا ہو گئے اور کلام شروع
ہوا بعد اسکے معجزۂ عصا و ید بیضا وغیرہ آیات عنایت ہوئے۔
آپ انوار قرب سے مالامال ہمکلامی ذوالجلال سے خوشحال جانب زوجہ
واپس آئے اور مع ہمراہیان مصر کو تشریف لے چلے۔
وہانسے فرعون کے پاس آئے اور راہ راست کی ہدایت کی۔ دونون معجزے
بطور دلیل دعوی صدق نبوت دکہلائے چونکہ اُسوقت مین جادوگرونکی
بڑی کثرت تہی ایک ہزار شہر اور بارہ ہزار قریہ مین صرف جادوگر
آباد تہے بس جادوگرون مین سے جو شخص کہ دربار فرعون مین موجود تہے
اُنہون نے اِسکو یعنے معجزات کو جادو پر محمول کیا اور کہا کہ یہ شخص نبی نہین
جادوگر ہے فرعون سے مشہورہ کیا کہ ان سے کچہہ دنون بعد جب بڑے بڑے

جادوگر اطراف وجوانب سے بلالئے جائین مقابلہ کی ٹہیرائیے۔
اِس قرارداد پر شروع سال کی پہلی شنبہ کو جو فرعون کی سالگرہ کا دِن تہا
بقول بعض ستر ہزار جادوگر جمع ہوئے جنمین دو شخص شمعون اور صفر سردار تہے
اور فرعون کی طرف سے میدان مین صف بستہ کہڑے ہُوئے اور مقابل
مین حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارون۔ اولاً اہنون نے بذریعہ سحر اُس میدان
کو دومیل تک سانپون سے بہر دیا حضرت نے بجواب اُسکے اپنا عصا زمین
پر ڈالا فوراً اژدہا بنکر ایک سانپ کو نگل گیا بلکہ چہہ لاک آدمی بہی اُسکے
منہہ سے لقمۂ اجل ہو کر جہنم کے پیٹ مین پہنچے۔ آپ نے جب اُسے اُٹہا لیا
بحالت اصلی ہوگیا۔ ساحرون کے سردارون نے بخوبی سمجہہ لیا کہ یہ سحر
ہرگز نہین بلکہ معجزہ ہے اُسیوقت سچے دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
مُوسیٰ کَلِیمُ اللّٰہ کا نعرہ بلند کیا اُنکے ساتہی بہی یہ حال دیکہکر ایمان لائے
اُن لوگون مین سے اکثر کو فرعون نے غیظ و غضب مین بُری طرح سے
ہلاک کیا۔ تاہم ستر قبیلہ قبطیون کے معجزات صریحہ دیکہکر ایمان لائے۔
بعد اِس مقابلہ اور اظہار معجزہ کے چالیس سال تک بعہدۂ نبوت آپ مصر مین
قیام پذیر رہے۔ جب فرعون اور فرعونیون کے ایمان سے ناامید ہوئے
نوین ۹ محرم یکشنبہ کے دن مصر سے باہر تشریف لائے۔ لکہا ہے کہ حضرت
نے اپنی قوم کو بموجب حکمِ الٰہی جمع کیا تہا یہ خبر پاکر فرعون پریشان
ہوا بنی اسرائیل سے استفسار کیا سرداران بنی اسرائیل نے کہا کل
عاشورہ کا دن ولادت حضرت آدمؑ کا ہے ہم چاہتے ہین کہ شہر سے باہر
جمع ہوکر اپنے رسوم ادا کرین۔ الغرض اُسنے اجازت دی اور حضرت
موسیٰؑ اُسی رات اپنے ساتہیون کو لیکر چلدیئے مقام عین الشمس پر شمار

لشکر کیا چھہ لاکہ ستر ہزار آدمی تہے جسکے مقدمۃ الجیش حضرت ہارون
فوج میمنہ پر یہودا اور فوج میسرہ پر لاوی قلب مین یوشع ابن نون مع
بنیامین برادر حضرت یوسف؊ عقب مین حضرت موسیٰ تشریف لے چلے
القصہ صبح ہوتے دریا پر پہونچے آفتاب نکلتے ہی فرعون کو خبر پہونچی مع
فوج وحشم شہر سے چلا ستر ہزار ابلق گہوڑون کے سوار مقدمۃ الجیش تہے
ایک لاک تیر انداز اسیقدر گرز بردار و نیزہ باز ساتہ مین تہے۔
بعض نے لکہا ہے کہ چھہ لاک نوسو سوار مقدمہ لشکر اور چھہ چھہ لاک
میسرہ و میمنہ ساقہ مین تہے۔ آفتاب نکلتے لشکر موسیٰ؊ کے قریب پہنچا
ہامان مقدمہ لشکر مین تہا۔ مسلمانون نے اُسکو دیکہا اور گہبرائے۔
حضرت موسیٰ نے اطمینان دلایا اور متوجہ وحی الٰہی ہوے کہ آگے دریاے
زخار اور پیچہے فوج اشقیاے کفار اب کیا کیا جاے حکم ہوا کہ عصا دریا
مین مار راستہ خشک ہوجائیگا بے خوف خطر اُس مین سے عبور کرجا۔
لکہا ہے کہ بضرب عصا دریا مثل پہاڑ کے بارہ کلیان ہوگیا اور بیچ مین فوراً
زمین کو آفتاب نے خشک کردیا۔ حضرت یوشع ابن نون نے پہلے اپنا گہوڑا
ڈالا اُنکے عقب مین حضرت ہارون نے جب دونون پار ہوے۔ بارہ فرقہ
بنی اسرائیل کے اپنے اپنے راستہ سے دریا مین چلے۔ سب سے پیچہے
حضرت موسیٰ۔ جب سب پار ہوگئے اسوقت فرعون لب دریا پہونچا اور
کہا کہ میرا اقبال ہے کہ دریا دہشت سے خشک ہوگیا۔ اب زندہ پکڑلون گا
اگر غرق ہوتے تو بڑی خرابی تہی۔ تاہم فرعون ڈرا اور قصد کیا کہ واپس
جاؤن۔ اُسیوقت بامر الٰہی حضرت جبرئیل خوشنما لباس مین عمامہ سیاہ
زیب سر کئے ایک صبا رفتار گہوڑے پر سوار فرعون کے آگے سے ہوتے

ہوے دریا کی راہ مین چلے۔ گہوڑا فرعون کا مست تہا بے اختیار اُسکے پیچہے ہو لیا۔ اِسکے دیکہتے ہی تمام لشکر والے ساتہہ ہوئے۔ جب سب اندر پہنچ گئے دفعتاً دریا مِلگیا اور سب غرق ہوئے۔ بعد غرق فرعون و لشکر فرعون حضرت موسیٰؑ کو اطمینان ہوا۔

واضح ہو کہ یہ دریا نیل ہر جسکو بحر قلزم بہی کہتے ہین۔ قلزم اِسکے کنارہ پر ایک شہر ہے یہ دریا جسکو خلیج اخضر بہی کہتے ہین۔ بحر محیط کا نالہ جو بلاد حبش و عرب کے درمیان جاری ہے مصر سے جانب شرق و غرب تین روز کے فاصلہ پر واقع ہے فرعون جہان غرق ہوا تہا وہان اسکا عرض چار فرسخ ہے جب فرعون ڈوبا بنی اسرائیل دریا کے پار باطمینان تمام قیام پذیر ہوئے۔ منقول ہے کہ حقتعالے نے بطور عبرت نعش فرعون کو دکہا دیا۔ موج دریا نے ایک ٹیلہ پر ساحل کے گرا دیا۔ حضرتِ موسیٰ مع قوم وہان سے مصر ہوتے ہوے کنعان کو تشریف لیچلے۔ اثناے راہ مین مریرہ پر گذر ہوا بنی اسرائیل نے لشکر عمالقہ کو گائے اور بچہڑہ کی صورت پوجتے ہوئے دیکہکر حضرت موسیٰؑ سے اپنے لئے اسیطرح صورت بنانے کی درخواست کی آپ نے نصیحت فرمائی گمراہون کو اثر نہوا اِس کے بعد آپ نے مع قوم عبرت دلانے کی غرض سے ساحل دریا پر قیام فرمایا دس مہینے تک متواتر وعظ و نصیحت سے کام لیا جب قوم کتابِ آسمانی کی طالب ہوئی آپ ستر آدمی منتخب قوم ہمراہ لیکر جبل طور پر تشریف لے گئے۔ حضرت ہارون کو نگران قوم چہوڑا بموجب حکمِ الٰہی یکم ذیقعدہ سے دسوین ذیحجہ تک صائم رہے بعد چالیس دن کے خلعتِ کلیمی سے مشرف ہوے سات لوحین زمرد سبز کی بارہ بارہ گز طویل احکامِ الٰہی کی لکہی ہوئی عنایت ہوئین جنمین کل

ہزار سورتین تہین۔ ہر سورت مین ہزار آیتین۔ اس اثنا مین بلا واسطہ اور جو کچھہ حقتعالیٰ نے ارشاد فرمایا اُسکی مجموعی تعداد (چورانوے ۹۴ ہزار کلمہ) ہے
اِس مدت توقف مین موسیٰ ابن ظفر بنی اسرائیلی عرف سامری نے جو قبیلہ سامرہ سے صنعت زرگری مین استاد چالاک تھا خاک پاے جبرئیلؑ کو اُسنے اُٹھا رکہا تہا قبطیون کا زیور بنی اسرائیل سے لیکر ایک سونے کا بچھڑہ بنایا اور بطفیل اُس خاک کے ایک عجیب کرشمہ ہاتہہ آیا جسے دیکھکر بارہ ہزار بنی اسرائیل (جو پہلے سے دیکھتے خدا کی عبادت چاہتے تہے) گوسالہ پرست بن گئے۔ حضرت ہارونؑ نے اِس بلا سے بہت روکا مگر کون سنتا ہے ہر گاہ حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے نورٌ علیٰ نور واپس تشریف لائے قوم کے تہائی حصہ کو بلا مین مبتلا دیکہا بہائی پر خفا ہوے اور سامری کو لشکر سے نکال دیا اور گوسالہ کو آگ مین جلاکر اُسکی خاک کو دریا مین ڈال دیا قوم سے فرمایا تمنے خلاف وعدہ کیا سزاوار عذاب الٰہی ہو۔ چنانچہ تائب مورد رحم اور طاغی اور باغی مظہر عتاب و عذاب ہوئے اِسکے بعد حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضر سے مجمع البحرین پر ملاقات کی جسکی تفصیل بوجہ تطویل ترک کی گئی۔
لیکن اثناے بیان مین حضرت خضر کا کچھہ حال ظاہر کرنا ضرور گو مجمل سہی۔

حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنکا نام بلیا ہے اور کنیت ابو العباس اور خطاب خضر اور اِنکے باپ کا نام ملکان ہے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک آیۂ فَوَجَدُوا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا مین لفظ عبد سے مراد خضرؑ ہین۔ چونکہ آپ کی نماز پڑہنے کی جگہہ

سبز ہو جاتی ہے اسلیئے خضر خطاب ہو گیا ہے یہ بادشاہوں کی نسل مین تھے
فریدون بادشاہ کے وقت مین پیدا ہوئے اور مقدمۂ لشکر ذوالقرنین اکبر
مین بہی رہے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے انکو ایتاء رحمۃ اور علم لدنی دیئے جانے
کے ساتھ قرآن مین بیان کیا ہے۔ باوجود اختلاف علما انکی نبوت مرجح معلوم
ہوتی ہے۔ اور انکے حیات کے باب مین بہی متعدد اقوال ہین۔ لیکن اقرب یہی
ہے کہ عوارض بشریہ انسے سلب کرلیئے گئے ہین اور محض روحانی صفت سے
دنیا مین موجود ہین۔ کیونکہ ہر سال موسم حج مین حضرت الیاس کے ساتھ
انکی ملاقات اور حرم شریف مکۂ معظمہ اور حرم محترم مدینۂ منورہ
اور حرم بیت المقدس زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً مین روزانہ انکا نماز پڑہنا ہی اور
اولیائے وقت سے ملنا منقول ہے۔ اس سے زیادہ ذاتی احوال انکے ابتدائی
کوائف اور نام والدہ و بیان ازواج و اولاد وغیرہ کا نظر سے نہین گذرا۔

آمدیم باصل قصہ بعدہٗ حضرت یوشع بن نون مصر مین تشریف
لائے۔ قارون بن یصہر بن ثابت بن لاوی بن یعقوب ؑ کی ہدایت مین مصروف
ہوئے یہ آپکا چچازاد بہائی تہا۔ یہ شخص حالت کم مائیگی مین متواضع اور خلیق تہا
مالداری نے اسکے خیال کو بدل دیا اور متکبر کر دیا چنانچہ تمام آدمیون سے
اپنا لباس ایک بالشت زیادہ رکہتا تہا۔ کنجیان اسکے خزانہ کی ستر
آدمیون کے پاس رہتی تہین۔

ایک روز یہ باطل پرست جاہِ دنیوی پرمست بلباس سرخ آراستہ و پیراستہ
شتر سفید پر سوار نوّے ہزار سوارون سے مع ایکہزار خوبصورت عورتون
کے سیر کرتا ہوا قوم بنی اسرائیل کی طرف آیا طالبان دنیا کے مُنہہ مین
اسکی عظمت و شان دیکہکر پانی بہر آیا۔ آبروئے دینی کے طلبگارون نے

بجاے تعرض اعراض کیا۔ المختصر حضرت مُوسیٰؑ نے حکم جاری فرمایا کہ یہ مال جو تجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے اِسکا شکر نعمت بجالا۔ حسب فرمانِ ذوالجلال زکوٰۃ نکال۔ اُسنے سرکشی کی۔ آپ نے بددعا کی مع مال واسباب زمین مین دہس گیا۔ بعدازین **عمالقہ** سے جہاد کے لئے ملک شام کو تشریف لیچلے۔ راستہ مین کنعان کی منزل پر **عوج** بن **عوق** کو جانب اسلام بلایا جو سمجہانیکا حق تہا سمجہایا وہ راہِ ضلالت وحمق سے باز نہ آیا بمقتضاے کل طویل احمقؔ۔ بامر الٰہی آپنے اُسے قتل فرمایا۔ یہ بہت بڑا قدآور قوی ہیکل تہا۔ باپ اِسکا **عوق** مان مسماۃ **صنغورا** بنت سیّدِنا **ابوالبشر آدم** علیٰ نبینا وعلیہ السلام۔ تین ہزار چھہ سو سال کا معمر بقول صاحب اخبار الدول تیس ہزار تین سو گز کا تہا۔
پہر حضرت موسیٰؑ قوم کو صحراے تیہ مین جو **فلسطین** اور ایلہ کے درمیان ہے بہ نگرانی حضرت یوشع بن نون چہوڑکر آپ بہمراہی ہارونؑ شام کو تشریف لے گئے۔ وادی مذکور طول مین فرسخ عرض مین چھہ فرسخ تہا۔
حضرت موسیٰؑ نے بعد تبلیغ احکام یوشع بن نون کو خلیفہ فرماکر بعمر ایک سو بیس سال انتقال فرمایا۔ سرخ ٹیلہ پر بیت المقدس مین مدفون ہین۔
وقت وفات حضرت کلیمؑ سنہ ہبوطی تین ہزار اڑستہہ تھے۔

(۱۴) حضرت یوشع بن نون علیٰ نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہین بعد انتقال موسیٰ علیہ السلام سات سال تک بجاے اُنکے قوم بنی اسرائیل مین رہے ساتوین مہینے بعد وفات موسیٰؑ سے مع لشکر بنی اسرائیل سرکوبی عمالقہ کے واسطے تشریف لے چلے جب نہر اردن پر پہونچے کشتی عبور کو نہ ملی بامداد تابوت سکینہ گہاٹ خشک

ہوا پار اُترے - اس خرق عادت کے یادگار مین حسب الامر آپ کے اُس مقام
پر ایک منارِ بلند قائم ہوا - ہرگاہ قریب **اریحا** ملک ایلیا مین پہونچے بذریعۂ
جاسوسانِ لشکر وہان کی حالت سے آگاہ ہو کر فوراً یورش کی اِس شہر کو فتح
کیا یہ بہت بڑا شہر تہا اور قلعہ اسکا نہایت مستحکم تہا بعد فتحیابی یہان سے لشکر
ظفر پیکر کے ساتہ کوچ کیا اور دار السلطنت **بلقا** پر پہنچکر قلعہ کا محاصرہ کیا
وہان **عمالقہ** کا ایک سرکش بادشاہ تہا بآراستگی **صف** جنگ ہرچند
کہ ازبس مردانگی مقابلہ کیا مگر بنی اسرائیل کی شجاعت و کثرت سے پس پا ہو کر
قلعہ بند ہو گیا مردانِ اسلام نے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اصل دعائے
بلعم باعور سے جو عابدین شہر سے تہا اور عامل اسم اعظم جنگ طرفین مین
ظفریابی نہ ہوئی - حضرت یوشع ؑ نے خدا سے دعا کی پنجشنبہ کا دِن تہا کہ بہت
بڑا معرکۂ جنگ ہوا دوسرے دِن جمعہ کو قلعہ فتح کر لیا لشکر اسلام نے داخل
شہر ہو کر بادشاہ کو مار ڈالا شہر پر قبضہ کیا - اِن دو معرکون کے بعد آپنے
مظفر و منصور شہر **عالی** کے طرف عزیمت فرمائی - یہان کے حاکم و محکوم سب
بت پرست تہے - شہر مین جا کر بتون کو خاک مین ملا دیا - بارہ ہزار آدمی
مع حاکم شہر قتل کر ڈالے - متصل شہر دو پہاڑ **عماد** اور **جیعون** کے درمیان
بہت سی مخلوق رہتی تہی اُنکو مع باشندگان کوہ **سلم** اسلام مین داخل
کیا - اِن فتحیابیون کے بعد اقصائے مغرب مین بلاد **امانیان** کو تشریف
لے گئے - جس مین بڑے بڑے پانچ شہر تہے پانچون مین علیحدہ علیحدہ بادشاہ
حکمران تہے - سب نے باتفاق یکدگر جمع ہو کر مقابلہ کیا - مگر تاب مقاومت
بنی اسرائیل تابکی آخر رو بفرار لائے - ایک مغارۂ کوہ مین جا چھپے
لشکر جرار نے تعاقب کیا مفرورین محصورین کے لیئے درۂ کوہ پر آدمی

مقرر کئے۔ بقیۃ السیف کو شمشیر آبدار نے دارالبوار کو پہنچایا کچھ آسمانی گولون کی مار سے سرد ہو کر فے النار ہوئے اور پانچون شہر قبضۂ اسلام مین آئے اسکے بعد دیار شام کے اکیس بادشاہون سے ہم نبرد ہوئے سب کو گرفتار کر کے محبس قدیم مین پہونچایا قصہ مختصر بنی اسرائیل کو ہر جگہ غلبہ پایا تمام ملک شام قبضہ مین آیا عمال بنی اسرائیل ہر جگہ قایم ہو گئے پھر حضرت یوشع نابلس کو تشریف لیگئے۔ اور تابوت حضرت یوسف صدیق کو حسب وصیت مرقد خلیل اللہؑ کے پاس دفن فرمایا۔ جملہ واقعات شام سات سال مین انتظام پائے۔ تیس برس تہذیب قوم مین مصروف رہے کالب بن یوقنا کو وحی فرما کر بعمر ایک سو ستائیس سال انتقال فرمایا۔ جبل افرائیم پر مدفون ہوئے۔

(۱۸) حضرت ہارون برادر و وزیر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند عمران ہین عربی لغت مین سپید و سرخ کو ہارون کہتے ہین۔ چونکہ یہ ضخیم البدن کثیر الجثہ سپید و سرخ رنگت کے آدمی تھے اسواسطے انکا نام ہارون ہو گیا۔ فرعون نے بخیال ولادت باسعادت حضرت موسیٰؑ جبکہ حکم دیا ایک سال مین ایسا کیا جائے کہ بنی اسرائیل مین جسقدر لڑکے پیدا ہون بجبرد ولادت قتل کر دیئے جائین اور ایک سال قتل ہونے سے چھوڑ دیئے جائین پس جس سال کہ اُس مین حکم ... اولاد بنی اسرائیل قتل سے محفوظ رہی حضرت ہارون متولد ہوئے اور جس سال مین قتل فرزندان بنی اسرائیل کا حکم تھا اُس سال حضرت مُوسیٰ پیدا ہوئے اور مدین گئے وہان دختر حضرت شعیبؑ سے تزویج فرما کر ایک مدت کے بعد

جب فرمانِ الٰہی دعوتِ فرعون کے واسطے چلے زان بعد بریہ مین حضرت موسیٰؑ
اپنی جگہ حضرت ہارون کو بنی اسرائیل پر نائب کرکے کوہِ طور تشریف لے گئے
اور اشرار فتنہ پرداز بنی اسرائیل کو میدانِ تیہ مین چھوڑا۔ صحرائے تیہ فلسطین اور اُردن
مصر کے درمیان بارہ فرسخ وسیع تہاجس سے وہ ہرگز نکل نہ سکے۔ چالیس سال
قمری کی مدت مین سب مرگئے اُنکی اولاد اُنہین کی شمار کے موافق وہان سے
نکلی۔ الغرض بلیۂ تیہ کی تیسوین سال مین ہارون علیہ السلام صحرائے تیہ سے
بمعیت موسیٰ علیہ السلام کوہ شوبک کو جاتے ہوئے بعمر ایک سو بیس سال راہی
عالم بقا ہوے۔ کوہ ابریم وکوہ شعیر کے درمیان کوہ حور نامی مین مدفون
ہوئے۔ یہ حضرت موسیٰؑ سے عمر مین تین سال بڑے تہے۔ اِنکے دو فرزند
شبیر و شبر تہے۔

حضرت کالوب بن یوقنا علی نبینا وعلیہ السلام

یہ اولاد شمعون بن یعقوب علیہ السلام سے ہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
بہنوئی اور نبی مرسل ہین۔ ارباب تاریخ بحوالۂ مفسرین تحریر کرتے ہین کہ
آیۂ کریمہ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمَا سے یوشع اور
کالوبؑ مراد ہین۔ پس بقول اکثر علما اِنکا نبی مُرسل ہونا معلوم ہوتا ہے
وفات حضرت یوشع کے بعد حسب وصیت مہمات بنی اسرائیل کو انجام فرما
رہے۔ اور بعد چندے ملک بارق کا عزم کیا۔ وہان پہونچکر قریب اَسّی ہزار
متمردین اشرار سے فی النار کئے۔ اور بادشاہ بارق کو مع ستّر بادشاہ اُس
اطراف کے جنکو بارق نے گرفتار کر رکہا تہا مقید کرلیا۔ اور اِس فتح عظیم کے
بعد مصر کو تشریف لے گئے۔ بعد امتثال امرِ الٰہی اپنے فرزند نوشاقوس کو وصیت

فرما کر عازم آخرت ہوئے۔ اکثر تواریخین انکا حال اسیقدر مرقوم ہے

حضرت خرقیل علی نبینا وعلیہ السلام (۲۰)

یہ فرزند لوذی سبط یہودا ابن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہین لقب انکا ابن العجوز ہے بعد نوشاقوس خلیفہ د فرزند کالب بن یوقنا خلیفہ یوشع بن نون بنی اسرائیل کے نبی ہوکر داوران کی طرف مبعوث ہوئے جو واسط کے قریب ہے۔ اہل اسلام داوران نے جہاد مین کاہل کیا ہیبت ناک آوازِ غیبی اور بلائے وبا مین مبتلا ہوکر اسی ہزار آدمی مرگئے دفن نہ ہوسکے لوگون نے اطراف نعشون کے احاطہ کھینچ دیا دعائے خرقیلؑ سے بعد مدت وہ سب زندہ ہوئے اور سلسلہ انکا چلا۔

یہ معجزات خرقیلؑ سے مشہور معجزہ ہے۔ چنانچہ انکی اولاد مین جسم سے بوئے مُردہ آتی ہے۔ یہ نشانی برابر مشہور چلی جاتی ہے۔ ایک عرصہ تک آپ بنی اسرائیل مین رہے۔ پھر بابل کو مراجعت فرمائے دہین وفات پائی۔ سنہ وفات کا کوئی معتبر قول نظر مین نہین مدفن ما بین دجلہ وکوفہ

حضرت الیاسؑ علی نبینا وعلیہ السلام (۲۱)

یہ فرزند یاسین بن محاص بن عزار بن ہارون علیہ السلام بن عمران بن قصہر بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہین الیاسین بھی انہین کو کہتے ہین۔ آپ بعلبک پر مبعوث ہوئے۔ یہان کا بادشاہ داب نام بڑا شوقین بت پرست تہا۔ بیس گز طویل چار منھ کا ایک بت بناکر بعل کے نام سے مشہور کیا۔ جسکی مصاحبت مین چارسو آدمی مقرر تھے۔

زوجہ پادشاہ مذکور بڑی فاسقہ فاجرہ ظالمہ قتالہ تہی۔ پادشاہ سفر مین ہوتا توبجائے اُسکے کاروبار سلطنت خود کیا کرتی۔ قریب قلعہ ایک مرد صالح ومتقی مزدنام اپنے باغیچہ مین مقیم تہا اُس سے حسد رکہتی تہی۔ اُسپر جہوٹا مقدمہ قائم کرکے ہلاک کیا اور باغیچہ ضبط۔ حضرت الیاسؑ نے اُس بادشاہ کو دعوتِ اسلام کی نہ مانا برعکس دشمن ہوگیا۔ آپ ایک جبل مین سات سال تک تنہا اقامت پذیر ہوے۔ اُسوقت مین حضرت یونس ذوالنون پیدا ہوچکے تہے چہ مہینے زندہ رہکر انتقال فرمایا۔ اُنکی والدہ آپ کی مستجاب الدعواۃ ہونیکا حال سنکر حاضر خدمت ہوئین چنانچہ آپ کے معجزہ سے سات دن کے وفات پائے ہوئے حضرت یونسؑ زندہ ہوئے اُنہی دنون ملک پر سات سال کا قحط ہوا ایک جماعت آپ کے مقبول بندہ ہونے پر بعد معجزات دیکہنے کے ایمان لائی اپنے قصور کا اعتراف کیا رفع قحط کے لئے التجائے دعا کی۔ آپ کی دعا سے بارش ہوئی اِسکے بعد پہر نقض عہد کیا۔ آپ نے اُنکی اِس ہٹ دہرمی سے المناک ہوکر حق تعالےٰ سے اِستدعا کی کہ مجہکو اِس قومِ ناپاک سے علیحدہ کردے۔ ایک اسپ سرخ رنگ مثل آتش تابان ودرخشان میدان مین نمایان ہوا صالحین قوم سے حضرت الیسع کو خلافت قوم سپرد فرماکر اُسپر سوار ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے اُنکو قوم سے جدا کیا۔ ضروریات انسانیہ سے منزہ اور فارغ البال فرماکر چشم خلایق سے چہپادیا اب تک موجود ہین اور تاقیامت رہین گے۔ چنانچہ پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ودیگر صالحین اُمم سے اُنکی ملاقات ثابت لہذا سال وفات اور مدت عمر لکہنے سے مؤلف مجبور ہے۔

(۲۲) حضرت الیسعؑ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۸۰۰۰

یہ فرزند اخطوت سبط افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام
تھے۔ بنی اسرائیل کے پیغمبر ہوئے بموجب احکام توریت ہدایت فرمارہے
کچھ زمانہ بنی اسرائیل کو ہمیشہ سمجھایا کئے اقسام معجزات وقتاً فوقتاً دکھائے
گئے چنانچہ شہر اریحہ کے رہنے والون نے کھارے پانی کے واسطے شیرین
ہوجانے کی دعا چاہی آپ نے پانی مین نمک ڈالا اور دعا سے شیرین ہوا
ایک بیوہ عورت نے تنگ دستی کی شکایت کی آپ نے اُس سے فرمایا کوئی
چیز اپنے پاس سے لے آوہ گھی لائی۔ آپ نے دستِ حق پرست سے ایک
ظرف مین رکھہ دیا جسکی برکت سے اُس مین زیادتی ہوئی اُسکی تجارت سے
غنا حاصل کیا کسینے کھانے مین زہر ملایا اللہ تعالے نے اُسکا علم دیا۔
پادشاہِ دمشق عارضۂ برص مین مبتلا ہوا آپ کی طرف رجوع کیا فرمایا دریا
مین غسل کر اچھا ہوجاویگا ایسا ہی وقوع مین آیا اُسیدن پادشاہ نے
غسلِ صحت پایا۔ بطورِ شکریہ زرِ کثیر آپ کی خدمت مین روانہ کیا آپنے
واپس کیا سواے اِسکے اور بہت سے معجزے آپ کے صدق نبوت پر
شاہد عادل ہین ذوالکفل کو وصی فرماکر بعمر چار سو دو سال انتقال فرمایا
قریہ ستر مین مدفون ہوئے۔

(۲۴) حضرت ذوالکفل علی نبینا وعلیہ السلام

یہ الیسع علیہ السلام کے وصی اور بقول بعض بشیر حضرت ایوب ہونے کے
سبب سے بشیر نام رکھتے ہین۔ چونکہ درباب ترغیب وترہیب بنی اسرائیل
وصایائے الیسع ع کے متکفل تھے اِسواسطے مخاطب بہ ذوالکفل ہوئے۔
ثابت ہے کہ آپ ملوک عمالقہ سے کنعان نامی کی دعوت اسلام کو تشریف لیگئے تھے

تھے اُسنے کہا میری اخروی نجات کی بابت آپ کفالت نامہ تحریر فرما دین آپنے
بموجب حکم الٰہی ایسا ہی کیا اور کنعان مشرف بہ ایمان ہوا بعد انجام امر رشد و
ہدایت سالک مسلک متقدمین ہوئے ۔ مورخین نے انکا حال اسیقدر حوالۂ قلم کیا ہے

(۲۲ حضرت حنظلہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام

بعض ارباب تاریخ کا بیان ہے کہ الیسع علیہ السلام کے بعد سات سو سال تک
بنی اسرائیل کے لئے کوئی نبی مبعوث نہوا اور جب ہوئے اِس مدت گذر جانے کے
بعد حنظلہ علیہ السلام انکی بت پرستی چھڑانے کے واسطے بھیجے گئے ۔ آپ نے
عذاب خدا سے بخوبی ڈرایا جو حق سمجھانے کا تھا سمجھایا مگر وہ نہ ایمان لائے نہ
اپنی ضلالت سے باز آئے بلکہ اِن راہنما کے قتل پر آمادہ ہوئے ۔
پادشاہ شہر طیفور بن طعیانوس بڑا صاحب حشمت تھا ۔ اُسنے موت سے بچنے
کے لئے ایک بڑا بلند محل بنایا جس مین بارہ ہزار برج رکھے اور ہر ایک برج
مین ایک غلام زرہ پوش شمشیر برہنہ کھڑا کیا ۔ اور وسط محل مین آہنی کمرہ
بنایا اور بناز و نعم اسمین بند کرکے بیٹھا ۔ باوجود اِسکے موکل اجل نے ایک
دم مین اُس سفیہ اور اُسکے پہرے والون کا دم نکالکر داخل جہنم کیا ۔
بنی اسرائیل نے پھر حنظلہؑ سے سرکشی چاہی ۔ آپ بحکم الٰہی اُس شہر سے
باہر آگئے ایک اژدہا شہر پر مسلط ہوا اور لوگون کو بر سر ہلاک و فرار لایا

(۲ حضرت شموئیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند بلقا بن لیان بن علقمہ بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم
علیہ السلام ہین ۔ چالیس سال کی عمر مین نبوت سے سرفراز ہوئے ۔ یہ بھی

بنی اسرائیل کے نبی ہوئے۔ جبکہ اُنکی حالت دینی ابتر تھی اکثر بت پرست ہو چکے تھے۔ دعوائے نبوت سنکر درخواست کی۔ آپ اگر سچے نبی ہین تو ایک بادشاہ ہماری قوم مین کر دیجیئے جسکے زور پر مخالفین سے ہم لڑین آپ نے بادشاہ حقیقی سے التجا کی۔ قدرے روغن قدس اور ایک عصا عطا ہوا اور فرمان آیا کہ جو بیت نبوت مین حاضر ہو اور اُسکے آنے سے یہ روغن جوش زن ہو اور عصا اُسکے قد کے مساوی ہو وہی بادشاہ ہوگا اِس امتحان مین ایک شخص (عوام الناس آنے والون مین سے بارگاہ نبوت کے) **ساول** نام بن قیس بن ضرار بن انس بن عوف بن نبیامین بن یعقوب ع جسکو قد آوری کی وجہ سے **طالوت** خطاب کرتے تھے) پورا اُترا آپ نے فرمایا بادشاہی بنی اسرائیل کی تجھے مبارک۔ قوم کو اِس شخص کے بادشاہ ہونے کی خبر ملی معترض ہوئے۔ کہ یہ شخص اولاً حسب مین کمتر۔ ثانیاً نسب سے عاری۔ ثالثاً ان لوگون کی اولاد سے نہین جنکے سلسلہ مین سلطنت چلی آتی ہے۔ رابعاً صاحب مال نہین نہ اِسکے پاس فوج نہ اسباب جنگ۔ پس ہمپر یہ کیونکر بادشاہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا صفات بادشاہی جو ہر ضرور ہین اس مین پائی جاتے ہین۔ مثلاً دانائی جسکے بغیر سیاست نہین ہو سکتی و نیز علم حرب و ضرب سے واقف کار۔ فن سپاہگری و فہم معاملات مین یگانۂ روزگار۔ دوسرے جسامت وہ کہ جس سے اعدا کے دلپر عظمت ہوتی ہے۔ اور یہ اُسوقت مین بڑا زور آور بلند قد شجاع و پہلوان تھا۔ قطع نظر ازین احکم الحاکمین نے اسکو پسند فرمایا ہے اور وجہ ترجیح کی کیا چاہیئے۔ جب یہ ادلہ آپ نے بیان کئے۔ قوم نے کہا ہم جبتک کوئی علامت اِسکے بادشاہی کے ساتھ مخصوص ہونے کی دیکھ نہ لین تسکین

خاطر ممکن نہین آپنے جواب مین فرمایا تابوت سکینہ جو ہمیشہ تم لوگون مین انبیائے
سابقین کے عہد سے چلا آتا ہے اور اب عمالقہ کے پاس ہے اگر تمہارے
پاس آجائے تو جان لینا کہ بیشک یہ شخص بادشاہی کے ساتہ مخصوص ہے
تابوت سکینہ چوب شمشاد کا ایک صندوق تہا تین گز طویل دو گز عریض
جس مین چند تبرکات بعض انبیاؑ کے اور تصاویر جمیع پیغمبرون کی امانت
رکہی تہین کہ ہنگام کارزار اُسکی برکت سے فتوح عجیبہ نصیب وقت ہُوا
کرتین - بموجب آپ کے خبر دینے کے عمالقہ نے کچہہ دنون مین خود بخود وہ
صندوق واپس بہیجا تب بنی اسرائیل کو تسکین اور اطمینان حاصل ہوا -
طالوت بادشاہی کے واسطے مقرر ہوے اور جہاد پر مستعد ہو کر تمام بنی
اسرائیل سے اسّی ہزار مرد جرار کو منتخب کرکے جہاد کے لئے ساتہ لیا
گرمی کی اس روز نہایت شدت تہی اکثر حسب ہدایت طالوت کارگر نہوے
انکو واپس کیا کل تین سو تیرہ آدمی جنکے دِل صدق ایمان کے ساتہ مضبوط
اور ایفاے عہد و پیمان سے مربوط تہے ساتہ رہے مقابل دشمن کے جماعت
قلیل سے صف آرا ہوے - حریف جسکا نام جالوت تہا سو رطل کا خود سر پر
رکہے ہوے اسی شان کی جوشن و زرہ و عمود وغیرہ سے آراستہ نیزہ و شمشیر
سے پیراستہ آٹہہ لاکہ سوارون کی جمعیت سے میدان جنگ مین آکر قائم
ہوا باوجود قلت سپاہ و کثرت مخالفین گمراہ دعاے حضرت شموئیل نے اسکو
غلبہ دیا مگر جالوت اس مقابلہ مین قتل سے محفوظ رہا دوسری مرتبہ حضرت
داؤد کے ہاتہ سے راہی ملک فنا ہوا طالوت داؤد کی قوت ہمت و دلاوری
و جرأت سے نہایت خوش ہوا اور اپنی دختر کو انکے عقد مین دیا بعد ظفر یابی
کے اپنے کل ملک و مال سے جو قبضہ و تصرف مین اُسکے آچکا تہا نصف حصہ

داؤدؑ کو دیا انمین مادہ نبوت تہا روز بروز ترقی ہوئی۔ طالوت کے دل مین حسد کی آگ بہڑکی اِس عقل کے دشمن نے عقل کی ایک نہ مانی بمقتضائے حسد بیٹھے بٹھائے داؤدؑ سے دشمنی کی ٹہانی پشیمانی کے سوا لیتا گیا اپنے مطلب مین خاسر و مخذول و نیز آخر کو مقتول ہوا اور اللہ کا جو مقبول بندہ تہا وہ بحالت خود مقبول رہا و مقبول ہوا بقیہ تمام ملک پر قبضہ ہوگیا پہر حضرت شموئیلؑ نے داؤدؑ ہی کو اپنا خلیفہ کیا اعطائے خلافت سے تیس سال بعد بعمر نو دسال انتقال فرمایا اور بیت المقدس مین مدفون ہوے۔

حضرت داؤد علیٰ نبیّنا وعلیہ السّلام (۴۶)

یہ فرزند علمان بن عوربن سلیمان بن یحشون بن وعمی بن مادان بن حصروم بن قارض بن یہودا بن یعقوب علیہ السلام ہین۔ بعد شموئیل نبوت و سلطنت سے مشرف ہوے اور سلطنت بہی اُس شان و شوکت کی حاصل ہوئی کہ صرف پچیس ہزار آدمی در دولتِ سلطانی پر پہرہ دیا کرتے تہے حق تعالیٰ سے ایک زنجیر عطا ہوئی تہی جو دربار عام سے خلوت خانہ خاص تک نصب تہی تمام واقعات کی اُسی کے ذریعہ سے خبر ہوا کرتی تہی۔ مریضان شہر اُسکے مَس کرنے سے شفا پاتے حق و باطل کا اُس سے تمیز ہوتا آپ کے انتقال کے بعد چشم عالم سے مخفی ہوگئی۔ حق تعالے کی طرف سے آسمانی کتاب زبور پچاس صحیفون کی آپ پر نازل ہوئی جس کی زبان عبرانی تہی اس مین صرف نصیحتین قسم قسم کی درج تہین۔ لحن داؤدی عالم مین مشہور ہے۔ تمام بنی اسرائیل کے فریق آپ کے فرمانبردار جبال و طیور وغیرہ مطیع و خدمت گزار۔ لوہا آپ کے ہاتہ مین نرم ہوجاتا کسبِ ذاتی آپ کا زرہ سازی بلکہ اسکا موجد انہین کو سمجہنا چاہیئے

ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھہ ہزار درم کو فروخت ہوتی عندالانتقال خزانہ
مین ایک ہزار زرہ طیار موجود تہین۔
ایک دن فصل خصومات کے لئے مقرر تہا انتظام ملکی مین اسدن کے سوا دوسرے دن مصروف ہوتی
ایک دن مجالست نسا کے لئے۔ ایک دن صرف تسبیح آلہی کے واسطے۔
ایک دن تنہا مکان مین گریہ وزاری کے لئے جس مین چار ہزار محراب بنے تہے
اور خوف خدا سے رونیوالے اُس مین فراہم ہوتے بعد عفو ہزلات جو مصلحت
آلہی ابتداے زمانے مین آپ سے سرزد ہوئے تہے سریر سلطنت پر
جلوہ افروز ہوے شلوم باغی کو بواسطۂ وزیراعظم کے گرفتار کرایا۔
بنی اسرائیل نے حسب فرمان آپ کے بطورشکریہ نعماے آلہی بیت المقدس
مین احاطۂ مسجد قایم کیا آخر عمر مین ایک صندوق منجانب حق تعالے آپ کے
پاس آیا قوم کو جمع فرما کر استفسار کیا کہ اس صندوق مین کیا ہے جو کوئی
اسکا حال بتاے وہی میری سلطنت کی خلافت پاے۔ سب لوگ جواب
سے عاجز آئے۔ آپ کے اُنیس ۱۹ فرزندون مین سے حضرت سلیمان نے
جو بطن بطشا بنت حنا سے متولد ہوئے تہے بتائید ربانی اُسکو واضح فرمایا
کہ اس مین تین چیزین ہین ایک انگشتری دوسرا تازیانہ تیسرا مُہری خط
صندوق جب کہولا گیا جواب کو مطابق پایا خاتم و تازیانہ حضرت سلیمان
کو عطا فرمایا پہر روبرو سب فرزندون کے علماے قوم کو طلب کیا اور فرمایا
اس خط مین پانچ سوال مندرج ہین اسکا جواب دو ایمان۔ محبت عقل شرم
قوت۔ بدن کے اندر کس کس جگہ مقام رکہتی ہین۔ سب ساکت ہوے
مگر حضرت سلیمان نے جواب دیا دو چیزین یعنی ایمان ومحبت کا مقام دل ہے
اور عقل کا مقام سر۔ اور شرم کا مقام آنکہین۔

اور قوت کا مقام استخوان۔ بعد حصول جواب و امتحان کامل حضرت داؤد نے اپنے فرزند سلیمان کو تخت سلطنت پر بٹھایا۔
بعض کہتے ہین بارہ[۱۲] سوال اوستہے جنکا جواب صاحب سلیمان ع ہی نے دیا۔

جواب	سوال
درویشی۔	۱ تلخ۔
توانگری۔	۲ شیرین۔
مردم آزاری۔	۳ بدتر۔ عالم مین کیا شی ہے۔
سخن حق و وصف عدل۔	۴ سب سے فراخ زمین و آسمان مین کیا ہے۔
مرد قانع۔	۵ غنی دنیا مین کون ہے
دل کافر۔	۶ پتھر سے زیادہ سخت
نوامیدی۔	۷ آگ سے زیادہ گرم
ویرانی۔	۸ دنیا مین آبادی زیادہ ہے یا ویرانی۔
دروغ۔	۹ موت سے زیادہ خوفناک کیا ہے۔
شکم انسان۔	۱۰ انسانون پر غالب کون ہے۔
عورات۔	۱۱ دنیا مین عورتین زیادہ ہین یا مرد۔

مواہب علیا مین سوالات نامہ یون درج ہین

جواب	سوال
اقرب اشیا عالم آخرت۔ ابعد اشیا جاہِ دنیوی و حشمت۔	اقرب و ابعد اشیا بنی آدم سے کیا چیز ہے۔
مونس تر روح موحش تر مردہ	مونس اور موحش زیادہ کیا ہے۔
دو قایم زمین و آسمان۔	دو قایم۔ دو مختلف۔ دو دشمن کون ہین۔

دو مختلف دن رات —

دو دشمن موت وحیات —

وہ کیا چیز ہے جسکا آخر اچھا برا ہے — جس کام کا آخر اچھا وہ غصہ کے وقت تحمل جسکا نتیجہ برا وہ شدتِ غضب —

القصہ آپ کی فطانت وکرامت سب پر ظاہر ہوئی — بجای حضرت داؤد حکمران قرار پائے — حضرت داؤدؑ نے انکو اپنا جانشین فرما کر بعد ایک سو بیس ۱۲۰ سال انتقال فرمایا — مدفن قریب بیت المقدس — علما کہتے ہین کہ ولادت آپ کی سنہ ۴۳۳۴ ہبوطی مین ہوئی — وفات حضرت موسیٰؑ سے جبکہ چار سو ۴۰۰ پینسٹھ سال گذرے تھے — اور وفات حضرت داؤدؑ چار ہزار ۴ تین سو ۳ تینتیس ۳۳ ہبوطی مین ہوئی

لقمان حکیم حبشی بن باعور

چونکہ لقمان حکیم آپ کے ہمعصر تھے — مختصر حال انکا لکھا جاتا ہے —
ہرگاہ عہد نبوت حضرت داؤدؑ کو تین سال گذرے اُسوقت حق تعالیٰ کی جانب سے لقمان مشرف بحکمت گوناگون ہوے — یہ فرزند باعور بن تاخور بن تارخ تھے — اگرچہ نبوت انکی ثابت نہین مگر ولایت قطعی ویقینی ہے — ہزارون پیغمبران کی خدمت کی علم سیکھا اور سکھایا — غلام آزاد کردہ لقین ابن حسن کے تھے — بعض نے حضرت داؤدؑ کا وزیر بھی گردانا ہے — انکی کنیت ابوالانعم ہے — حضرت داؤدؑ سے دس برس عمر مین چھوٹے تھے — نبوت یونسؑ تک زندہ رہے — اکثر شبانی یا نجاری کرتے تھے — نصیحتین اِن کی جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہین تمام جہان مین مشہور ہین — مسکن انکا وسط بیت المقدس قریب رملہ — عمر انکی ہزار سال کی تھی — فلسطین مدفن — سوائے انکے بڑی عمر والا ایک لقمان بن عاد تھا — جس کی

تین ہزار پانسو برس کی عمر لکھی ہے۔ دنیا کے بہت بڑی عمر والون میں سے
عوج بن عوق بھی شمار کیا جاتا ہے۔

حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ السلام (۴۰)

یہ فرزند داؤد علیہ السلام ہین۔ وارث نبوت و سلطنت ہوئے انکی شریعت
شریعت موسیٰ تھی۔ علم قضا۔ علم کیمیا۔ منطق الطیر۔ علم دواب۔ و تسبیح جبال
اور ملک و اقبال آپ کو ملا۔ تسخیر ہوا و جنات ہین حضرت داؤد سے ممتاز تھے
مقدمات کے فیصلہ مین آپ کی راے نہایت صائب تھی۔
تین سو میل تک آپکا لشکر قیام کرتا۔ تخمیناً فرسخمین انسان تھے پچیس مین حیوان
بچاس مین جنات و طیور۔ آپکی تین سو بیویان اور سات سو کنیزین تھین
جن کے لیے جدا جدا ایک ہزار محل شیشہ کے طیار کیے گئے تھے۔ یہ سب محل ایک
تخت پر تھے۔ اس تخت کو حسب الحکم آپ کے ہوا جنات جہان فرمان ہوتا لیجاتے
تیس ہزار میل کے میدان مین لشکر سلیمان نزول فرماتا۔ فرودگاہ حضرت سلیمان
مین چھہ میل تک ریشمی فرش بچھایا جاتا وسط فرش پر تخت سلطنت اطراف مین
جملہ سرداران اکابر سلطنت طلائی و نقرئی کرسیان تین ہزار ہوتی تھین۔
طلائی پر نشست اولاد پیغمبران و علما و مشایخ دوران۔
اور نقرئی پر عام انسان اور جن و پری اوپر طیور اپنے پرون سے سایہ افگن ہوتے
صبح سے شام تک ایک مہینہ کا راستہ تخت مسطور طی کرتا۔
صاحب جواہر لکھتے ہین کہ جانب دست راست تخت کے دو لاک کرسیان اکابر
انس کی اور جانب دست چپ جنات اور ستر ہزار اسی مجمع مین علما و صلحا
انس و جن کے وعظ کے واسطے نصب ہوتے۔ محافظین تخت ایک ہزار دیو تھے

ہوا جسوقت تخت لیکر چلتی باوجود اسقدر قطع مسافت بعیدہ وشدت رفتار کے کسی
درخت کو حرکت نہ ہوتی نہ کسی کہیت کو نقصان نہ گرد وغبار کا نشان اس شوکت
وشان کا کیا ٹہکانا ہے۔ کلام طیور کا آپ کو عمدہ علم تہا۔ چنانچہ کبوتر کے آواز
دینے پر آپ نے فرمایا کہ یہ لدوا للموت وابنوا للخراب کہتا ہے۔ اور فاختہ
لیت ذا الخلق لم یخلقوا طاؤس کما تدین تدان ہدہد من لایرحم
لایرحم لشورہ استغفروا اللہ ایہا المذنبون طوطی کل حی میت کل جدید
فان آبابیل قدموا خیرا تجدوہ قمری کل شئ ھالک الا وجھہ۔
ہزار داستان سبحان اللہ الخالق والدایم لو امن سکت سلم باز سبحان
ربی العظیم وبحمدہ مینڈک نر سبحان ربی القدوس مینڈک مادہ سبحان
المذکور بکل لسان شتر الرحمن علی العرش استویٰ بولتے ہیں یہ اور کل
جانورں کے کلام کا من جملہ معجزات تہا۔ اہل تفسیر لکہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ
الصباح دمشق سے سوار ہوتے اور اصطخر میں جو ایک مہینے کی مسافت تہی قیلولہ فرما
وہان سے بابل بابل سے رے شام تک تمام جن وشیاطین جیسا کہ ہم اوپر لکہہ چکے
آپ کے فرمانبردار تہے۔ مس گداختہ کا چشمہ صنعا یمن کے مہینا بہر میں تین دن
تک جاری رہتا تہا جس سے برتن وغیرہ بنائے جاتے تہے۔ مورخین لکہتے
ہیں کہ یہ چشمہ ابتک جاری ہے اور بعض برتن پتہرا اور لکڑی کے بہی بنائے گئے
تہے۔ مکانات اسوقت کے بالکل سنگین تہے۔ چنانچہ قلعہ مرواح اور ہتدہ واد
عدان وغیرہ مشہور ہیں۔ لکہا ہے کہ دیگین آپ کے باورچیخانہ کی اسقدر
عمیق تہیں جس میں دس اونٹ اتر جاتے۔ روزانہ ہزار دیگ کی پخت تہی
تمام لشکر کو وہیں سے کہانا ملتا۔ اسی خروار نمک اور لاک مرغ روزانہ خرچ
ہوتے تہے لیکن حضرت انمیں سے کہاتے تہے۔ دن بہر روزہ رکہتے زنبیل

بنتے اُسکے داموں سے جنس خرید کر دو نانِ جوین پر قناعت فرماتے ۔
دعوتِ سلیمانؑ کا مشہور قصہ ہے ۔ وزیر آپکے آصف ابن برخیا تھے ۔
قصہ تختِ بلقیس والیۂ شہر سبا کے منگانے اور اُسکے ایمان لانے کا مع دیگر اُمورِ عجیبہ مشہور اور کتب تواریخ مین مفصل مسطور ہے ۔ سال چہارم جلوس مین حضرت نے تعمیر بیت المقدس شروع فرمائی ۔ سات برس مین کامل تعمیر سے اُسکی فارغ ہوئے ۔ بلندی اُسکی تیس گز ۔ اور طول مین ساٹھ گز ۔ عرض مین بیس گز ۔ باہر کی فصیل نو گز ۔ سنہ ۲۴ جلوس مین اپنا دار السلطنت بیت المقدس مین تعمیر فرمایا ۔ جسکی تکمیل تیرہ برس مین ہوئی ۔ بنائے شہر کے بعد وہ مسجد جو حضرت داؤدؑ کے عہد مین ناتمام رہی تھی آپ نے اُسے اتمام کو پہونچایا ۔ جسکا مفصل حال اتحاف الاخصا فی حال مسجد الاقصےٰ مین ہے ۔ مختصر یہ کہ مسجد مذکور سمت شرقی بیت المقدس مین واقع ہے جسکا طول سات سو چوراسی گز ۔ عرض چار سو پچپن گز ۔ چودہ سو چوراسی ستون اُس مین قایم کیے گئے تھے ۔ جسمین چار سو منبر تھے ۔ چار ہزار قندیلین آویزان ۔ سات سو خادم اُسپر معین کیے گئے ۔ پچاس خم زرین پانی کے واسطے رکھے گئے تھے ۔ ایک مصطبہ پانچ گز اونچا جس مین ایک قبہ بنوایا گیا جسکو قبہ صخرہ بھی کہتے ہین ۔ اِسمین قدم مبارکِ پیغمبر آخر الزمان صلّی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نشان بھی ہے ۔ قریب اِس قبہ کے محراب حضرت زکریا واقع ہے ۔ بقول بعض مفسرین تا ہنوز مسجد اقصیٰ کا اتمام نہوا تھا ایک سال کا کام باقی تھا جو حضرت سلیمانؑ اِس عالم فانی سے تشریف لے گئے ۔
تیرہ برس کی عمر مین تختِ سلطنت پر جلوس فرمایا ۔ بقول بعض اسّی سال کی عمر مین وفات پائی ۔ مدتِ خلافت بروایتِ صحیحہ چالیس سال ۔ اِنکے بعد آسا بن رحبعیم بن سلیمانؑ بادشاہ ہوئے ۔ انہین کی نسل مین سلطنت رہی ۔

فرزند آپ کے اٹھائیس تھے۔

(۲۸) حضرت اشعیا علیٰ نبینا وعلیہ السلام

یہ فرزند آصف ہین جو اشرف احفادِ سلیمان علیہ السلام سے تھے۔ بعد وفات حضرت سلیمانؑ ہر بادشاہ کے عہد مین حق تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول مبعوث ہوتا صدیقہ بادشاہ کے وقت مین حضرت اشعیا نبی ہوئے تو پیغمبر آخر الزمان صلّی اللہ علیہ وسلم کی بنی اسرائیل کو بشارت دی۔ کہتے ہین کہ صدیقہ اولاد داؤدؑ سے آخری بادشاہ تھا۔ کل سلطنت بنی داؤدؑ چار سو سال قایم رہی۔ بعد اسکے باہم قوم مین جنگ وجدال برپا ہوا۔ حضرت اشعیاؑ نے لوگون کو سمجھایا۔ جب آپ کی نصیحت کارگر نہ ہوئی آپ نے اُنسے علیحدگی اختیار کی۔ بعد حضرت اشعیاؑ کے حضرت ارمیاؑ نبی ہوئے جنکے عہد مین حضرت دانیال وحضرت یونس ذوالنون بھی تھے۔ بخت نصر بادشاہ بابل کا رہنے والا اسی عہد مین چھ لاک فوج کیساتھ تخریب بیت المقدس کے واسطے آیا بنی اسرائیل کو جو نافرمانی نبیِ وقت مین جا لاتے تھے ہلاک کیا۔ چالیس ہزار قاری وحافظ توریت کے اِس معرکہ مین قتل ہوئے ستر ہزار اولاد بنی اسرائیل کو گرفتار کیا۔ جنمین سات ہزار اہل بیت داؤدؑ اور گیارہ ہزار سبط یوسفؑ آٹھ ہزار احفاد یامین۔ چار ہزار اولاد یہودا تھے۔ لکھا ہے کہ بخت نصر ابھی ولایت شام مین تھا کہ حضرت اشعیاؑ داخل مصر ہوئے۔ بخت نصر نے بذریعہ خط کے فرعون مصر کو مطلع کیا اور خود باتاراج قاہرہ بجانب مصر روانہ ہوا۔ بادشاہ مصر غالب آیا۔ بنی اسرائیل کو مع حضرت اشعیاؑ گرفتار کر لیا اور بابل واپس گیا۔ پر حضرت اشعیاؑ کو رہا کیا۔ آپ نے بیت المقدس کو پھر آباد کیا۔ بعد انصرام امور ضروری انتقال فرمایا۔ عمر آپ کی تین سو برس

کی تہی

حضرت عزیر علی نبینا وعلیہ السلام (۲۹)

یہ نام عجمی ہے یہ فرزند ہین شرحیہ کے جو اولاد یعقوبؑ سے تہے۔ نسب انکا چودہ
واسطون سے حضرت ہارونؑ تک پہونچتا ہے۔ قید بابل سے بخت نصر کے
رہا ہوے تو اُسوقت عمر آپ کی چالیسؑ سال کی تہی۔ بیت المقدس تشریف
لائے قصہ انکے انتقال اور زندہ ہونیکا مشہور ہے۔ جب آپ ستر برس کے
ہوئے۔ بخت نصر نے بابل مین انتقال کیا۔ اُسکے بعد بیت المقدس کو بادشاہ
کورس ہمدانی نے آباد کیا۔ اِسوقت مین چار ہزار نو سو سینتیس ہبوطی تہے
ستر برس کے بعد بیت المقدس آباد ہوا۔ بیس سال تک برابر تعمیر جاری رہی
اتمام تعمیر پر عزیرؑ زندہ ہوئے۔ انکی آخر عمر مین سلطنت فارس یونانی اور
رومیون کی تہی۔ جب عمر شریف دو سو برس کی ہوئی انتقال فرمایا۔
جبل طور کی شرقی جانب مدفون ہوئے۔

حضرت یونس ذوالنون علی نبینا وعلیہ السلام (۳۰)

یہ فرزند ہین متی کے انکے مرکے زندہ ہونے کا قصہ بدعا حضرت الیاسؑ
اس سے پہلے لکھا گیا ہے۔ اولاد بنیامین سے تہے۔ اِسکے سوا نسب کا حال
معلوم نہین۔ انکے وقت مین بادشاہ خدقیا تہا۔ جب حضرت یونس مقام نینوے
مین تشریف لائے ملعب بن ارشاد سے ملاقات کی اور بنی اسرائیل کو قید سے رہا
کرنے کے واسطے اُسکو ہدایت کی اسنے نہ مانا قوم بت پرست تہی انکے ساتھ بہی جو
حق نصیحت تہا ادا کیا۔ عرصہ تیئیس برس مین دو آدمیون کے سوا کوئی ایمان نہ لایا
حضرتؑ نے اطلاع کی کہ عذاب الٰہی نازل ہوگا اور مصروف دعا ہوئے بادشاہ

ابرِ سیاہ ظاہر ہوا جسمین سے شرارۂ آتش ظاہر ہوئے۔ الغرض چالیسوین دن وقت عصر دسوین محرم پنجشنبہ کے دن وہ عذاب دفع ہوا حضرت یونس کو دفعیہ عذاب کی خبر ہوئی۔ جہاز مین سوار ہوکر راہی ہوئے۔ اتفاقاً راستہ مین دریا متموج ہوا اور دفعتہً جہاز چلنے سے باز رہا۔ ہرچند اہل جہاز نے تدبیر کی نہ چلا۔ ناخدا نے کہا میرا تجربہ ہے جب کبھی کوئی غلام اپنے آقا سے گریز کرکے کشتی مین بیٹھتا ہے اُسوقت ایسا واقعہ ہوا کرتا ہے پکار دو کہ اِس جہاز مین کون غلام ہے۔ منادی نے ندا کی۔ حضرت یونس نے فرمایا وہ غلام گریختہ مین ہی ہون کہ بے حکم آلٰہی جاتا ہون میرے ہاتھ پانون باندھ کے دریا مین ڈال دو تاکہ اہل کشتی نجات پائین۔ سب نے عرض کیا آپ کی نسبت ہمارا یہ گمان ہرگز نہین نہ یہ بات ہمسے ہوسکے بعد اصرار کے آپ نے قرعہ کی درخواست کی اور فرمایا جسکا نام نکل آئے وہی دریا مین ڈالا جائے۔ چنانچہ قرعہ آپ ہی کے نام نکلا۔ ناچار انکو باندھ کر دریا مین ڈالدیا فوراً جہاز چلدیا۔ ادہر ایک مچھلی منتظر بیٹھی تھی حضرت یونس کو بموجب حکم آلٰہی نہایت حفاظت کے ساتھ منھ مین لیکر دریائے روم سے دجلہ مین جاگری اور چالیس دن اس مین گذرے۔ اِس مدت مین چھ ہزار برس کا راستہ طی کیا۔ ایک روز اِس حالت مین حضرت یونس نے تسبیح جانوران دریائی کی آواز سنی اور فرمایا لاالہ الاانت سبحانك انی کنت من الظالمین۔ اور درگاہِ آلٰہی مین اپنی نجات کی التجا کی۔ اللہ تعالٰی نے منظور فرمایا۔ مچھلی کو حکم ہوا کہ اِس شخص کو کنارۂ شامی پر چھوڑ دے۔ آپ اس قید سے رہا ہوئے۔ نہایت ناطاقت وناتوان تھے۔ بعض تفسیرون مین ہے کہ اُس وقت ایک ہرنی کو حکم ہوا کہ آپ کو دودھ پلایا۔ جسم آپ کا درست ہوا قوت وتوانائی پائی۔ حضرت جبرئیل آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور اُمور

اِمتحانی سے مُستنبہ کیا۔ پہر عہدہ نبوت و رسالت آپ کو عطا ہوا۔ آپ وہان سے تشریف لے چلے۔ ایک قریہ مین دیکہا کوئی شخص ایک عورت کے ساتہ سو مثقال سونا لئے ہوئے بیٹہا ہے۔ حضرتؑ نے اُس عورت کو پہچانا استفسار فرمایا بعد اوراک کیفیت دو فرسخ وہان سے آگے ایک سوار اور ایک لڑکا بیٹہا ہوا پایا پوچہا تم کون ہو۔ آپ نے فرمایا یونس ابن مُتّی ہون بموجب ندائے غیبی اس لڑکے کی نگرانی کرتا ہون۔ حضرت یونس اُس لڑکے کو کہ اپنا فرزند تہا لیکر اپنے شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ اِس واقعۂ عجیب کی خبر بادشاہ کو پہونچی بتعظیم و تکریم لے گیا۔ بعد انتقال بادشاہ مذکور آپ ستر آدمیون کے ساتہ جو خدا پرست تہے جبل صیہون پر تشریف لاکر مصروف عبادت ہوئے۔ بعمر ساٹہہ سال وفات پاکر وہین مدفون ہوئے۔

(۴۱) حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام

زکریا بزبان عبری ہمیشہ یاد الٰہی مین مصروف رہنے والیکو کہتے ہین۔ یہ فرزند ہین آوان بن مسلم کے جو اولاد سلیمانؑ سے تہے نسب انکا چودہ واسطون سے حضرت داؤدؑ سے ملتا ہے۔ بخت نصر کے پنجۂ ظلم سے چہوٹ کر بنی اسرائیل جب بیت المقدس آئے اور گرفتار معاصی ہوئے اُسوقت زکریا مبعوث ہوئے انکو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور طرح طرح کی نصیحت کی اُسوقت مین امام اور خطیب یہان کا عمران بن ماوان تہا۔ جس کی عورت مسماۃ حنہ بنت فاقود تہی۔ یہ دونون نہایت عابد و زاہد تہین۔ حنہ کی بہن مسماۃ ایشاع سے حضرت زکریاؑ نے عقد کیا۔ مدت تک آپ وہان رہا کئے۔ آپ کو کوئی اولاد نہ تہی اور مسماۃ حنہ کو بہی کوئی لڑکی اور لڑکا نہ تہا۔ اُسنے اولاد ہونے کی حقتعالیٰ

سے التجا کی - قدرت الٰہی بطن حنہ سے عمران کے دختر تولد ہوئی اُسکا نام
مریمؑ رکھا جسکے معنی (عابدہ) ہین - اپنی نظر مانی ہوئی کے موافق باشارہ حاکم
قضا وقدر حنہ نے مریمؑ کو مسجد مین لیجاکر نبی وقت حضرت زکریاؑ کی کفالت اور
پرورش مین چھوڑا - زوجہ حضرت زکریاؑ نے جو حجرہ مسجد مین سکونت فرماتھین
اپنے پاس رکھا پھر ایک حجرہ بنوادیا - سِن شعور کے بعد دن رات نماز مین
مشغول رہکر مورد عنایت الٰہی ہوئین - یہ نعمائے غیبی دیکھکر زکریاؑ نے جنکی عمر ۹۲
بیانوے سال کی تھی اور عمر زوجہ اسی سال اپنے لئے خدا تعالے سے فرزند
کی التجا کی - حق تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے آپ کو فرزند عطا کیا - اور
یحییٰؑ نام کیا - ادھر حضرت مریمؑ کو پندرھوان سال شروع ہوا - ایک دن
غسل فرماکر لباس پہنکر بیٹھی تھین کہ جبرئیلؑ نے آکر انھین فرزند کی بشارت
دی آپ نے فرمایا میرے بطن سے فرزند ہونے کی کیا صورت ہے مین غیر شرع
سے معصوم ہون اور مشروع سے تاہنوز محروم - جبرئیلؑ نے عرض کیا
قدرت الٰہی کے آگے سب آسان ہے - یہ کہکر موجب فرمانِ خداوندی
گریبان مریمؑ مین دم پھونکا جس کے اثر سے حمل قرار پایا - قریب زمانہ وضع
حمل بعد استماع ندائے غیبی وادی بیت اللحم مین جو شہرِ ایلیا سے چھ
میل ہے تشریف لیگئین - زیر درختِ خرما حضرت عیسیٰؑ تولد ہوے -
مدتِ حمل بقول بعض معمولی تھی - غرض فرشتون نے اِس مبارک متولد
کو نہلایا اور حریر بہشتی پہنایا بقول بعض مریم کا خالہ زاد بھائی یوسف نجار تلاش کرتا
آیا انکو یہان پایا - مدت نفاس ایک غار مین رکھکر ہر طرح کی نگرانی بجالایا پھر گھر کو
لے آیا گھروالے بتقضائے ظاہر طاعن ہوے - مریم حسب امر الٰہی صوم سکوت مین
تھین کسیکی بات کا زبان سے جواب نہ دیا بلکہ اپنے فرزند دلبند کی طرف ہاتھ سے

اشارہ کیا ایک نے بطور طعن اُنسے پوچھا اے فرزند تیرا باپ کون اور تو کون ہے قدرت الٰہی نے روح اللہ کو تکلم عطا کیا دودھ چھوڑ کر آپ نے فوراً جواب دیا مین اللہ کا بندہ اور نبی ہون اُسوقت قوم یہود بھی آئی ہوئی تھی حضرت زکریاؑ مع اپنے فرزند یحییٰؑ کے جنکی عمر چھ مہینے کی تھی موجود تھے۔ زکریاؑ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی آغوش محبت مین اُٹھا لیا آٹھوین دن ختنا ہوا یسوع نام رکھا گیا۔ بیسوین سال نبوت پائی خدا نے کتاب آسمانی انجیل نازل فرمائی یہود نا بہبود نے باوجود مشاہدۂ قدرت معبود و تکلم اُس طفل شیر خوار کو ساحر ٹھیرایا مریم و یوسف نجار کو متہم بنایا بعد تحقیق یوسف نجار اُس سے بری ثابت ہوا۔ پھر زکریا کو تہمت لگائی اُنہون نے بخوف فساد مفسدین مریم و عیسیٰ کو ہمراہی یوسف نجار مصر کی طرف روانہ کیا یہود کا خیال فاسد ہوگیا ارادہ قتل زکریاؑ مین مصروف ہوئے بالآخر انکو یہود کے ہاتھ سے شہادت ملی عمر آپ کی سو سال کی تھی۔ مغارۃ الارواح بیت المقدس مین دفن ہوئے۔ رفع عیسیٰؑ کے بعد جب بادشاہ بنی اسرائیل اخب کا عہد تھا بادشاہ مذکور کو اپنی بیوی کی لڑکی ربیبہ سے تعشق ہوا حضرت یحییٰ سے قربت کا سوال کیا آپ نے فرمایا تجکو حرام ہے وہ چپ رہا لیکن ملکہ نے اپنی لڑکیکو لباس فاخرہ پہنا کر بادشاہ کے پاس بھیجا اسکے ہاتھون شراب پلوائی جب نشۂ شراب غالب ہوا وہ قربت کا طالب ہوا بموجب تعلیم ماں کے اُسنے بادشاہ سے کہا تا وقتیکہ قتل یحییٰ کا حکم نہ دے مین تجھ سے قربت نہین کر سکتی اُسنے غلبۂ خواہش نفسانی مین ملازم بارگاہ کو حکم قتل یحییٰ پہنچایا یحییٰؑ محراب داؤدی مین نماز پڑھ رہے تھے کہ سرہنگان حاکم پہنچے اور آپ کو شہید کیا۔ سر مبارک سے خون نے ایسا جوش مارا کہ کسیطرح نہ رکا کثرت غلیان سے تا شہر پناہ پہونچا

اوراجب مع تابعین ظالمین زمین مین سما گیا۔ اسکے بعد ارکیت خیر دوش بادشاہ بابل بیت المقدس مین آیا اور اندر آکر دیکہا کہ خون سر مبارک سے جاری ہے قسم کہائی بعد فتح بیت المقدس ایسا قتل عام کرونگا کہ خون آدمیون کا فرودگاہ لشکر تک بہجائے اور بیرون شہر فرودگاہ لشکر مین آیا اور جلادون کو حکم دیا کہ شہریون کو قتل کرو دروازہ ہاے شہر بند کرکے اسی ہزار آدمی کو ذبح کر ڈالا پہر سر مبارک کے پاس آکر عرض کیا خدا جانتا ہے جتنے آدمی مینے آپ کے قصاص مین قتل کیئے خون یحییٰ سے ندا آئی اب قتل موقوف کر۔ عمر آپ کی چالیس سال کی تہی۔ سر مبارک حضرت یحییٰ ایک غار مین متصل مسجد جامع دمشق مدفون ہے اور جسد فلسطین مین۔

(۴۲) جرجیس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام

یہ فلسطین مین پیدا ہوئے اُس ملک مین ایک بادشاہ دادیانہ تہا جو بتون کو زر و جواہر سے بنا سجا کر مشک و عنبر سے معطر کرکے عبادت کیا کرتا اور ہر شخص کو بتون کے سجدہ کا حکم کرتا جب جرجیس علیہ السلام نے اُسے نصیحت کی نہ مانا بلکہ بت کے سجدہ نکرنے پر اُن کو قتل و ایذا دینا واجب جانا متعدد قسم کی تکالیف شاقہ آپکو پہونچائین آپ بمشیت ایزدی اُسکے کید سے محفوظ رہے اِنکے معجزات دیکہکر زوجہ دادیانہ ایمان لائی دادیانہ اِس بات سے مطلع ہوکر اُس معصومہ کو دار پر کہینچا غرض سات سال کے عرصہ مین تیس ہزار آدمیونکے سوا کوئی ایمان نلایا اُسپر آپنے نزول عذاب کی درخواست آثار درو نار عذاب دیکہکر اُن ظالمون نے آپ کو درجۂ شہادت کو پہونچایا اور اُسیوقت خود بہی راہی دوزخ ہوئے۔

(۴۳) شمعون علی نبینا وعلیہ السلام

یہ بڑے دلاور اور صاحب قوت تھے۔ لب دریائے روم عموزیہ شہر کا بادشاہ قوطہ نام بڑا مغرور تھا اُس سے خوب معرکہ آرائیاں رہیں اُنکی زوجہ نے حسب درخواست بادشاہ طمع دنیوی مین آکر حضرت شمعونؑ کو کئی مرتبہ بحالت خواب رسیون اور آہنی زنجیرون سے باندھا مگر بمدد اپنی طاقت کے آپ اُس بند سے رہا ہوگئے آپ کے بدن پر بال بکثرت تھے اُن کی زوجہ نے اُن بالون کی ایک رسی بنائی اور اُس سے ایک شب موقع پاکر باندھا اور بادشاہ کے پاس لے گئی۔ اُس شقی ازلی نے آپ کے اطراف اعضا قطع کئے اور دریا مین ڈالدیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اصلی حالت پر کردیا دریا سے نکلکر پھر شہر مین آئے اور وہی دعوت اسلام کا مضمون سناتے رہے یہانتک کہ اس عالم سے رحلت فرمائی۔

(۳۴) حضرت ذوالقرنین اکبر علیٰ نبینا وعلیہ السلام

انکا ذکر کلام الٰہی مین بخطاب ذوالقرنین وارد ہے کلام اس مین ہے کہ مراد اس سے اسکندر رومی بن فیلسوف یونانی ہے یا وہ اسکندر کا جسکا وزیر ارسطاطالیس تھا۔ اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ اسکا نام کیا تھا اور یہ نبی تھا یا نہ تھا اور ذوالقرنین اسکا کیون خطاب رکھا گیا۔

امر اول ذوالقرنین سے وہی اسکندر مراد ہے جو حضرت عیسیٰؑ سے دو ہزار تین سو سال پہلے گذرا ہے اور دوسرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو سال پہلے پیدا ہوا تھا جسکا وزیر ارسطاطالیس تھا اور جسنے دارا سے لڑائی کی اور ملک فارس کو پامال کیا

امر دوم اسکندر اول کا نام بقول محمد بن اسحاق مرزبان بن مرزبہ یونانی ہے جو یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھا اور بعضے عبداللہ بن ضحاک اور بعضے مصعب بن عبداللہ اولاد سبا بن یعرب بن قحطان کو بتاتے ہین جسنے

زبان تازی نکالی ہے بعضے کہتے ہین فریدون اور بعضے کہتے ہین قباد بادشاہ ہی ہے جسنے ضحاک کو ہلاک کیا تہا۔ ابوریحان بیرونی کہتا ہے ذوالقرنین کی کنیت ابوکرب اولاد حمیر سے ہے جو تمام مشارق و مغارب کا بادشاہ ہوا۔

امام فخرالدین رازی قول ثانی یعنی اسکندر رومی بن فیلسوف یونانی ہونا ظہرہاتے ہین کہ اس شان کی بادشاہی اور ایسی قوت اسکندر یونانی کے سوا دوسرے کو نہین ہوئی۔ کتب تواریخ اسی کی شاہد معلوم ہوتی ہین اسنے باپ کے مرنے کے بعد روم کی بادشاہی حاصل کی پہر بادشاہان عرب کو مقہور کیا اور دریائے اخضر تک جاکر دیار مصر مین واپس آیا بلدہ اسکندریہ بنایا پہر شام مین آکر بنی اسرائیل کو اپنی حکومت مین لایا پہر ارمینیہ اور باب الابواب کو گیا اہل عراق و قبط و بربر اسکے فرمانبردار ہوئے دارا کو شکست دی فارس پر غلبہ پاکر ہندوستان آیا اُسے فتح کیا سراندیپ مین ایک شہر بنایا۔ پہر خراسان مین بہت شہر بنائے پہر عراق مین جاکر بیمار ہوا اور وہین شربت اجل کو نوش کیا اسکی عمر اکہتر چھہ سال کی ہوئی۔ اَمرِ سوم اسکے اسلام مین علما کا اتفاق اور نبوت مین اختلاف ہے جو اسکے نبی ہونے کے قائل ہین وہ آیہ اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ اور وَاٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا اور قُلْنَا یٰذَاالْقَرْنَیْنِ سے اِستدلال لاتے ہین اور ظاہر آیات بہی اسی کے مقتضی ہین۔ اَمرِ چہارم ذوالقرنین خطاب ہونے کے چند وجوہ مذکور ہین وہ مشرق و مغرب تک پہونچا تہا جو آفتاب کے دو قرن ہین ونیز اُسکے تاج مین کوئی ایسی چیز تہی جو دو قرن کے مشابہ تہی یا شجاعت کے سبب سے اُسے ذوالقرنین خطاب دیا گیا۔ اور اسکندر دوم عیص ابن اسحاقؑ ابن ابراہیمؑ کی اولاد مین تہا۔ بہرکیف اسکندر اول مؤمن و بادشاہ عادل تہا۔ قرآن مین اسی کا بیان ہے کہ اسنے مشرق و مغرب کا سفر کیا اور سد یاجوج ماجوج بنا

کی اور اسکندر دوم فلاسفہ کا ہمدم و ہمقوم اور کافر تھا۔ الحاصل قرآن کا ذوالقرنین وہی اسکندر ہے جسنے مشرق و مغرب تک فتوحات حاصل کین۔ پہلا سفر مغرب کی طرف ہوا جہان ایک قوم کو ظالم پاکر سزا دی۔ دوسرا سفر مشرق کی طرف ہوا جہان تپش آفتاب سے کوئی چیز لوگون کو بچانے والی نہ تھی۔

تیسرا سفر غالباً شمال کی جانب ہوا قوم سرکش یاجوج ماجوج کو پایا اور وہ گہاٹی بند کردی جس سے یہ قوم اس ملک مین اکثر مصروف قتل و غارت ہوتی تھی۔ ارباب تاریخ کا قول ہے سد یاجوج ماجوج کوہ یورال مین جسنے بنائی پر اور وہ ذوالقرنین جو قرآن مین مذکور ہے اُس سے حمیری بادشاہ مراد کر اسلئے کہ یمن کے سلاطین اکثر لفظ ذو سے ملقب ہوتے ہین جیسے ذو یزن اور ذو نواس ذو اعس وغیرہ۔ صاحب تاریخ ابو الفدا نے کہا یمن مین پہلے قحطان بن عامر بادشاہ ہوا پہر یشجب بن قحطان جسکو سبا بھی کہتے ہین۔ پہر حمیر بن یشجب پہر وائل بن حمیر پہر السکسک بن وائل پہر یعفر بن السکسک اسکے بعد خاندان حمیر سے ذو الراس عامر پہر نعمان بن بن یعفر پہر اشمح بن نعمان اس سلسلہ کے بعد شداد بن عاد بن الملطاط بن سبا پہر لقمان بن عاد پہر ذوسدد بن عاد پہر حارث الرائش بن ذوسدد پہر تبع اول پہر اسکا فرزند صعب بادشاہ ہوا یہی ذوالقرنین سے ملقب ہے جو قرآن مین مذکور ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا ذوالمنار ابرہہ پہر امرء القیس بن ذوالمنار ذوالاغار بن ذوالمنار پہر شرحبیل بن ذوالمنار پھر الہداد بن شرحبیل پہر ملکہ بلقیس بنت الہداد مختصر تحقیق احوال ذوالقرنین مناسب مقام بیان کی گئی واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال و علمہ اتم علی وجہ الکمال

(۳۵) حضرت عیسےٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام

آپ کا لقب عربی مین مسیح ہے۔ عبری مین مسیحا۔ سریانی مین ایشوع۔ آپ بغیر باپ کے
بطن مریم بنت عمران بن الباذر بن یہود۔ بن عزمین بن صادق بن عادر بن ہاشم
بن اسود بن زر و بابل اولاد سلیمان علیہ السلام سے ہین جیسا کہ سابقاً
گذرا تیس سال کے بعد بنی اسرائیل کے نبی ہوے۔ انجیل آپ پر نازل
ہوئی۔ ہدایت قدیم شروع کی۔ معجزات دکہائے۔ یہود کو جب معلوم ہوا
کہ ناسخ ہمارے دین کا یہی ہے۔ بمقتضائے حسد قدیم مستعد قتل ہوے
آپ بیت المقدس سے مصر تشریف لائے وہان کے لوگ آپ سے باخلاق
پیش آئے۔ بشہرت معجزہ احیائے موتی یہود آپ کی تلاش مین آپہونچے۔
آپ نے اُس بستی کو چہوڑا راستہ مین دریا پر مچہلیان شکار کرتے چند آدمی
آپ کو ملے اُنکو ساتہ لیا جو تعداد مین بارہ ہین۔ اِنہین کو حوارین بولتے ہین
پہر مع اصحاب **اندلس** پہونچے وہان قحط سالی تہی پروردگار سے آپ نے
آسمان سے خوانِ نعمت اُترنے کی واسطے دعا کی۔ دو پارہ ابر مین ایک سفرہ
سرخ رنگ اتوار کے دن نازل ہوا جسمین بقول بعض پاک صاف ایک ماہی
بریان بارہ کلچے پانچ انار چند خرمے تہے۔ تیرہ سو آدمیون نے اُس مین سے نوش
جان کیا اور پہر اُسیقدر رہ پڑا۔ پہر جانبِ آسمان اُٹہا لیا گیا۔ اور کئی دن
اِسیطرح آیا کیا۔ یہود نے باوجود مشاہدہ دلیلِ صدقِ نبوت اِسکو سحر پر
محمول کیا گرفتار عذاب ہوئے پانچہزار آدمی بصورت بوزنہ و خوک مسخ
ہو گئے اور تیسرے دن مر گئے۔ اطراف نصیبین سے ایک پادشاہ آپ سے
نہایت بغض رکہتا تہا بعد ارائت معجزات اُسکو مع کل قوم مشرف باسلام
فرمایا پہر بیت المقدس آئے جاسوسان یہود نے اپنے سردار یسوع کو
اُنکے آنے سے خبردار کیا آپ مع حوارین غار مین مخفی ہوئے سفرِ آسمانی

سے ساتھیون کو مطلع فرمایا اُنھون نے سؤال کیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی آئیگا
فرمایا ہان نبی عربی اُمی فارقلیط مجھ سے افضل قبیلۂ قریش کا بعد میرے
پیدا ہوگا اور تمام صفات و علامات اور حالات پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وسلم سے خبر دیکر شمعون کو خلیفہ کیا۔ یہودا منافق کی مخبری سے یسوع
بر سر غار آپہونچی محاصرہ کرلیا غار مین اول یہودا کو بھیجا۔ قدرت لم یزلی
نے حضرت عیسیٰؑ کو وہان سے آسمان چہارم پر پہنچا دیا تا قرب قیامت وہین
رہین گے۔ خروج دجال کے وقت زمین پر تشریف لاکر ذایقۂ موت کے بعد
ہم پہلوے مرقد پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہونگے۔

پھر یہودہ کو قدرت الٰہی نے بصورت حضرت عیسیٰؑ کردیا۔ عقب سے یہود
پہونچے اور یہودہ کو صورت عیسیٰؑ مین دیکھکر گرفتار کیا اور دار پر کھینچا حواریان
کو سخت صدمے پہونچا۔ سچ ہے چاہ کندہ را چاہ درپیش یہودہ منافق نے
جیسا کیا ویسا پایا صبح کو مصلوب ہوا پایا اُسوقت باہم یہود مین اس وجہ
منازعت قایم ہوئی کہ ستر ہزار آدمی آپسمین لڑکر مرگئے۔

حضرت عیسیٰ تیرہوین سال مین مشرف بہ نبوت ہوئے۔ اور تیس ۳۰ سال کے
تھے کہ آسمان پر اُٹھالئے گئے۔ مریم والدۂ حضرت عیسیٰ نے اس واقعہ
سے چھہ سال بعد وفات پائی۔ بہ ہدایت شمعون اکاسی ۸۱ سال تک دین عیسوی قائم
رہا اسکے بعد پولوس یہودی نے گمراہی کا رستہ نکالا اور لوگون کو بے دینی مین
ڈالا باقی حال تحریف و نسخ احکام توریت وغیرہ مطولات سے معلوم ہوسکتا ہے۔

یہانتک ہمنے ۳۵ انبیا کا بیان کیا قرآن مین انمین سے ۲۵ مذکور ہین آدم و ادریس و نوح و صالح و ابراہیم
و اسمعیل و اسحق و یعقوب و یوسف و لوط و موسیٰ و ہارون و شعیب و زکریا و یحییٰ و داؤد و سلیمان و الیاس
و الیسع و ذوالکفل و ایوب و یونس و عزیر و ذوالقرنین و عیسیٰ علیہم السلام اب کچھ بیان خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کیا جاتا ہے

ف ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا مین تین سو تیرہ رسول ہین لقمان و خضر نبی نہین ذوالقرنین کی نبوت مختلف فیہ ہے

حسن الختام

یعنی خاتمہ حصہ اوّل فہرست کیفیات اجمالی خاتم الانبیا پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

قوم	عرب بنی ہاشم فصل قبیلۂ قریش نجیب ترین کنانہ اشرف آل عدنان منتخب اولاد اسمٰعیل بازافرائی بنی آدم					
سلسلۂ نسب شریف نبی از ازواج نبی	سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	بن عبداللہ آمنہ بنت وہب	بن عبدالمطلب فاطمہ بنت عمرو	بن ہاشم سلمے	بن عبد مناف ×	بن قصی ×
	بن کلاب ×					
	بن مرہ ×	بن کعب ×	بن لوی ×	بن غالب ×	بن فہر ×	بن مالک ×
	بن النضر مشہور بہ قریش					
	بن کنانہ ریحان	بن خزیمہ برہ بنت اُد	بن مدرکہ قنزیمہ	بن الیاس محنّہ	بن مضر خریبہ	بن نزار علبیدہ
	بن معد ×					
	بن عدنان اہینہ	بن اُد ×	بن اُدد ×	بن ہمیسع ×	بن سلامان ×	بن نابت سعیدہ
	بن قیدار عاضرہ					
	بن سیدنا اسمٰعیل ہالہ بنت حارث	بن سیدنا ابراہیم ہاجرہ	بن تارخ ادفی بنت نمر	بن ناحور ×	بن شاروخ ×	بن ارغو ×
	بن فالغ ×					

بن متوشلخ ×	بن لامک قینوس	بن یا نوح عمدرہ	بن سام ×	بن ارفخشد مرجانہ	بن شالخ ×	بن یا ہود مشاط	ذی نسب
بن سیدنا آدم ۴۹ حواء	بن شیث یا سیدنا محوا یلہ	بن انوش ×	بن قینن ×	بن مہلیل ×	بن یارد ×	بن یا ادریس بروخا	

بیان تاریخ و سنہ و ماہ و یوم و وقت ولادت باسعادت صلعم	سنہ ۶۳۵۱ ہبوطی کے آٹھویں مہینے کے انیسویں دن۔ اور سنہ ۴۹۴۲ طوفان نوحی سنہ ۲۴۷ ابراہیمی سنہ ۱۸۰۸ موسوی سنہ ۸۰۱ داؤدی تاریخ ۲۰ نیسان سنہ ۸۸۲ رومی ۲۱ جولائی سنہ ۵۷۰ عیسوی تاریخ ۱۷ دی ماہ فارسی سنہ ۴۲ جلوس نوشیروانی یعنی عام الفیل سے ۵۵ روز بعد تاریخ ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ وقت طلوع صبح صادق۔
مقام و محلہ و شہر و اقلیم و ملک ولادت باسعادت صلعم	اقلیم دوم ملک عرب شہر مکہ معظمہ محلہ شعب بنی ہاشم سمت شرقی حرم کعبہ مکان موروثی جو اولاً عقیل بن ابی طالب کے پاس پھر اولاد عقیل پھر یوسف بن حجاج ثقفی پھر خلیفہ عبد الملک کے پاس رہا جسکو والدہ خلیفہ ہارون رشید فرمان روائے بغداد نے بطور مسجد کے بنادیا اور الحال مولد النبی سے نامزد ہے۔
نام والدہ و دایہ و رضاعہ	نام والدہ آمنہ زہریہ بنت وہب بن ہاشم نام مرضعہ ثوبیہ حلیمہ بنت ابی ذویب سعدیہ نام حاضنہ ام ایمن شیمہ بنت حلیمہ اخت رضاعی۔
اسماء آنحضرت صلعم در کتب سماوی	(صحف شیث) طالیثا (صحف ادریس) مشفح (صحف ابراہیمی) برقیطا (صحف موسوی) اخرایا۔ اولایا۔ قرمایا۔ ضحوک۔ مختار۔ روح الحق نشم۔ قتال (توریت موسوی) احید۔ ماذماذ۔ (صحف عزیر) عوذا (کتاب زکریا) زرمابال (کتب حیقوق) بہیائیل (زبور داؤدی) حمطایا۔ اکیلا۔ عاقب (انجیل عیسیٰ) فارقلیط جبطا۔ طاب طاب۔
نام و عرف	محمد صلعم بن عبد اللہ۔ الصادق الوعد الامین

اسمائے مبارک ۹۹ مع عدد

محمد	احمد	حامد	محمود	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	فتاح	[illegible]	طیب	طاہر	مطہر	خطیب	فصیح
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اسماء از قرآن مجید ذاتی و صفاتی

محمدؐ حامدؐ احمدؐ رسول اللہ نبی اللہ طٰہٰ یٰسین
بشیرؐ نذیرؐ حریصؐ رؤفؐ رحیمؐ رحمۃ للعالمین
عبدؐ منذرؐ یاایھا المزمل یاایھا المدثر یاایھا النبی
یاایھا الرسول رسول اللہ نبی اللہ خاتم النبیین۔

کنیت و خطاب و عہدہ

خطاب رسول اللہ کنیت ابوالقاسم عہدہ نبوت و رسالت منجانب خالق بکافۂ انام بنا بر دعوت اسلام۔

زمانہ نکاح اول

از زوجہ مطہرہ سیدۃ النساء خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد القرشی بعمر ۲۴ سال ۱۵ یوم۔ اور عمر خدیجہ رضہ اُسوقت چالیس سال تھی۔

[illegible]

نبوت سے سولہ سال قبل۔
فوق جبل النور اندرون غار حرا سے واقع سمت شرقی آبادی مکہ معظمہ

وحی اول جائے نزول	بفاصلہ تین۳ میل عمر شریف کے اکتالیسویں سال کے پہلے دن شب دوشنبہ تاریخ ۱۷ رمضان المبارک ۔
[illegible] نزول	بمقام بالا نزول وحی سے تیسرے دن ۔
[illegible]	چوبیس ہزار مرتبہ ۔
[illegible]	چونسٹھ ہزار ۔
معراج جسمانی	بعمر اکیاون سال یکماہ بتاریخ ۲۷ رجب روز دوشنبہ وقت شب بعد نماز عشا ہجرت سے اٹھارہ مہینے پہلے دولتخانۂ اُمّ ہانی سے ۔
شق صدر	مرتبۂ اول بعمر چار سالگی مرتبۂ دوم بعمر دہ سالگی مرتبہ سوم بعمر چہل سالگی مرتبۂ چہارم وقت معراج ۔
سال ہجرت از مکہ معظمہ بمدینہ منورہ	بعمر ۵۲ سال ۷ ماہ ۔ دو دن وقت اول شب وداع مکہ روز دوشنبہ ۲۷ صفر پیادہ پا برفاقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی قیام غار ثور تین دن ورود قریب مدینہ بمکان سعد بن خثیمہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاول بیرون مدینہ قبا میں چودہ دن قیام رہا اور رونق افروزی آبادی مدینہ و قیام بمکان ابو ایوب انصاری بتاریخ ۲۵ ربیع الاول دوشنبہ ۔
[illegible]	غار ثور سے یکم ربیع الاول روز پنجشنبہ اول صبح ایک ناقہ پر جناب سالار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم و صدیق اکبر رضی اور دوسرے ناقہ پر عبداللہ بن اریقط دلیل یعنی راہنما اور عامر بن فہیرہ غلام آزاد کردہ صدیق اکبر رضی
اسمائے مدینہ طیبہ	طابہ طیبہ طیّبہ طایب ارض اللہ ارض الہجرۃ اکالۃ البلاد اکالۃ القری ایمان بادہ برہ بیت رسول اللہ جابرہ جبارہ مجبورہ جزیرۃ العرب محبہ محبوبہ حبیبہ حرم حرم رسول اللہ حسنہ خیرہ خیرہ دارالابرار دارالاخیار دارالایمان دارالسنہ

دار الفتح دار الحرب وقبیۃ الاسلام دار السلامۃ شافیہ عاصمہ علیہ فاضحہ مومنہ مبارکہ مجبورہ محروسہ محفوظ محفوظہ مرحومہ مرزوقہ سکینہ مطیبہ مقدسہ جبار مقر یکینہ ناجیہ مسلمہ المدینہ ۔ جسکا قدیمی نام یثرب تہا ۔ اور تبع بادشاہ یمن کا اپنے عہد دولت مین سرزمین مدینہ پر گذر ہوا اور آثار ہجرتگاہ نبوت دیکہہ سنکر اور حضرت صلعم کے قیام کے لئے مکان بنا اور ایک خط لکہکر ایک شخص انصار کو وصیت کرگیا تہا کہ اپنی اولاد مین یہ خط جناب رسالت صلعم مین پہچانے کی وصیت کرتے رہنا ۔ پس ابوایوب انصاری جنکے یہان حضرت صلعم نے اولاً نزول اجلال فرمایا اُس انصاری کی اولاد سے تہے اور تبع کا خط بہی انہین کے پاس تہا جو جناب رسالت صلعم مین پیش کیا ۔	مدینہ منورہ کے اسما
تماوت انزعاج ۔ سعی ۔ رَمَل ۔ نسلان ۔ حوزی ۔ قہقری ۔ جمزہ ۔ بختر ۔ ہون ۔ یہی قسم رفتار مقبول رسول تہی صلی اللہ علیہ وسلم جسکی صفت قرآن مجید مین وارد ہے ۔	[illegible]
صغیرسنی مین جب زبان کہلی تو پہلا کلام آنحضرت صلعم کا یہ تہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا فسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ۔	[illegible]
آخری آن حیات عالم ظاہری مین قریب ارتحال اللّٰہم الرفیق الاعلیٰ	[illegible]
بقول سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبل ہجرت تین حج ادا فرمائے اور بعد ہجرت حج مفروضہ ایک اور چار عمرے ۔	[illegible]
۲۸ صفر سے ۱۲ ربیع الاول کل ۱۳ دن تک تپ شدید لاحق رہی آغاز عارضہ بیت میمونہ رضہ مین اور وفات بیت عائشہ رضہ مین اِس حالت	[illegible]

آنحضرت صلعم کی دوسرے کی اقتدا میں نماز

مرض مین آپنے چالیس غلام آزاد کئے۔

تمام عمر مین دو مرتبہ دو صاحبون کے پیچھے نماز ادا کی ایک دفعہ بحالت سفر عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے نماز قصر عصر کی ایک رکعت۔ دوسری دفعہ بحالت حضر مرض الموت مین ابوبکر صدیق رضؓ کے پیچھے نماز عشا کی چار رکعت بیٹھکر۔ آخر علالت مین کل سترہ نمازون کی جماعت متروک ہوئی۔

مسجد نبوی کے جس سال میں جس بادشاہ کی طرف سے تعمیر ہوئی

تعمیر	نام تعمیر کنندہ	سنہ
مقابل مکان مالک بن نجار کے سہل بن رافع سے زمین خریدی خشت خام سے تین گز پایہ قائم کرکے سات گز بلند طول مین ستر عرض مین ساٹھ ہاتھ بیت المقدس کی سمت مسجد تیار کی جس مین درخت خرما کے ستون اور اُسکی شاخون اور پتون کی چھت رکھی۔	ازجانب بارگاہ نبوت باہتمام صحابہ رضؓ	سنہ ۱ ہجری
جہت کعبہ قبلہ قرار پایا تو مسجد کی دوبارہ تعمیر اُس رخکو ہوئی اور طول وعرض سو سو ہاتھ کردیا گیا۔	ایضاً	سنہ ۲ ہجری
زیادہ وسیع کی گئی مگر حالت سقف مین تبدل واقع نہوا دروازے چھ رکھے گئے۔	سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم	سنہ ۱۳ ہجری
اُس سے زیادہ تغیر ہوا دیوارین اور ستون منقش پتھر اور گچ سے اور چھت چوب ساج سے بنائی گئی۔ طول ایک سو ساٹھ عرض ایکسو پچاس ہاتھ رکھا۔	سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم	سنہ ۲۹ ہجری
طول دو سو ہاتھ عرض ایکسو ساٹھ ہاتھ کیا گیا اور دیوار و نیز طلاکاری ہوئی محراب و منارہ قائم	ولید بن عبدالملک باہتمام عمر بن عبدالعزیز	سنہ ۹۱ ہجری

سنہ	نام تعمیر کنندہ	تفسیر
	ابوجعفر منصور حاکم دارالخلافہ بغداد	قائم ہوئے صحن اور زیادہ وسیع کیا گیا عمارات مدرسہ کتب خانہ و رباط تعمیر ہوئے۔
سنہ ۱۶۱ ہجری	ابو عبد اللہ مہدی	مسجد کو وسیع کیا اور سقف مسجد پچیس ہاتھ بڑھا کر عمدہ مضبوط بنائی۔
سنہ ۶۵۵ ہجری	معتصم باللہ	از سر نو تعمیر کی اس کے بعد ملک منصور حاکم مصر و ملک مظفر شمس الدین والی یمن نے باب السلام کی عمدہ چھت بنائی
سنہ ۶۵۸ ہجری	ملک ظاہر رکن الدین حاکم مصر۔	صناعان مصر کو بھیجکر لاکھوں دینار خرچ کرکے باب الرحمۃ سے باب النسا تک سقف پختہ سنگین بنائی۔
سنہ ۷۰۵ ہجری	ملک ناصر الدین قلاوون صالحی	مسجد کی مشرقی و مغربی جانب چھت کی تجدید کی۔
سنہ ۷۰۹ ہجری	ایضاً	قبلہ رویہ سقف میں دو رواق اضافہ کئے۔
سنہ ۸۳۱ ہجری	ملک اشرف	سقف شامی وغیرہ کی مرمت کی۔
سنہ ۸۵۳ ہجری	ملک ظاہر جقمق	بہت کچھ تغیر و تبدل کیا۔
سنہ ۸۸۱ ہجری	ایضاً	حجرہ شریف کی از سر نو ترمیم کی اور مسجد کی دیواریں نئی بنوائیں
سنہ ۸۸۸ ہجری	ملک اشرف سلطان	لاکھوں ریال صرف کرکے سقف مسجد کی تعمیر کی اور چاروں طرف میں عمارت بنوائی۔
	سلطان سلیمان شاہ روم	روضہ منورہ فرش سنگ مرمر کا بنایا اور اسکے بعد ایک پختہ دیوار اندر کھینچی گئی تاکہ زیادت عثمانی جو سمت قبلہ تھی وہ اصل مسجد سے ممتاز رہی۔
سنہ ۱۲۷۶ ہجری	سلطان عبد المجید خان فرمانروائے دولت عثمانیہ	تیرہ سال میں تین کرور دینار تعمیر مسجد میں صرف کئے ساتوں رخ میں گیارہ درجہ گنبد نما لداؤ کے پختہ بنوائے ہر ہر ستون

			پانچ گز ورا ز بشت پہل ایک ڈال پتھر کا رکھا اُس پر گنبد قائم کئے گنبدون مین آیات قرآنی لکھوا مین اور ستونون کے حلقہائے پائین و بالا پر آٹھ آٹھ گرہ سونا چڑھایا پچھیت کی پوری دیوار پر اندر کی طرف دو گز عریض مینا کاری کی اور سرخ و سبز و سپید بیل بوٹے بنائے اور اُس مین بحروف طلائی آیات قرآنی اور اسما سرور عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلم نہایت خوشنما وضع سے لکھوائے بقلم جلی عربی خط مین اور چار دروازہ مسجد باب السلام باب الرحمن غربی باب جبرئیل باب النسا شرقی کے سوا پانچوان دروازہ مقابل روضۂ منورہ بنام باب مجیدیہ اضافہ کیا ۔
	الحال	شہنشاہ روم حضرت سلطان معظم وارث ملکت عثمانی مولانا عبد الحمید خان ثانی خلد اللّٰہ ملکہ	تمام مصارف روضۂ منورہ و مسجد نبوی صلعم و ماہوارات ائمہ و خطبا و مؤذنین و مکبرین و خدام و غلاف روضۂ منورہ و فرش و روشنی وغیرہ کے متکفل ہو کر شرف اندوز سعادت ابدی و سرمدی ہین ۔
مدت قیام مدینہ منورہ	دس سال دو مہینے بیس دن		
کل مدت رسالت و ہدایت خلق اللہ	۲۳ تیئیس سال		
عمر شریف سنین شمسی	باسٹھ ٦٢ سال - ۱۱ ماہ - ۲۲ دن		
ارتحال از دار فانی	مقام مدینہ منورہ ملک عرب ارض حجاز مرقد اندرون آبادی بحجرۂ عایشہ صدیقہ رض واقع گوشہ شرقی مسجد النبی ص روز ارتحال یوم دوشنبہ وقت چاشت غسل روز سہ شنبہ بتکفل علی رض و عباس رض و فضل رض		

۱۱ | و قثمؓ پسران عباسؓ و اوس بن خولی انصاریؓ و اسامہ بن زیدؓ و شقرانؓ بیر اریس کے پانی سے تین مرتبہ مع لباس و تکفین بسہ پارچہ یمانی و سپید و نماز جنازہ بلا جماعت تاریخ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری دفن روز سوم چہار شنبہ آخر شب

تفصیل ازواج مطہرات بتشریح نام و عہد نکاح و تعداد زر مہر بحساب سکہ مروجہ حال ملک ہند و وفات و عمر و مدفن

شمار	نام ازواج	عہد نکاح	زر مہر	وفات	عمر	مدفن
۱	ام الہند خدیجہؓ بنت خویلد عربیہ قریشیہ	سال بست و چہارم عمر نبوی ﷺ	[illegible] ۵ ر ۳ پائی	سال دہم بعثت ۱۰ رمضان	۶۵ سال	مکہ معظمہ مقبرہ حجون جنۃ المعلے
۲	ام الاسود سودہؓ بنت زمعہ عربیہ قریشیہ	سال دہم نبوت ماہ شوال	۱۴۶ ... ۲ ر	شوال سنہ ۵۴ ہجری	×	مدینہ منورہ جنۃ البقیع
۳	عائشہ صدیقہؓ بنت سیدنا صدیق اکبرؓ عربی قریشیہ	ماہ شوال سال دہم نبوت	ایضاً	۱۷ رمضان سنہ ۵۸ ہجری	۶۳ سال	ایضاً
۴	حفصہؓ بنت سیدنا عمر فاروقؓ عربی قریشی	سنہ ۳ ہجری	ایضاً	شعبان سنہ ۴۵ ہجری	۶۰ سال	ایضاً
۵	ام سلمہ ہندؓ بنت سہیل عربیہ قریشی	شوال سنہ ۴ ہجری	دس درہم ۱۰	۳ ربیع الثانی سنہ ۵۹ ہجری	۸۴ سال	ایضاً
۶	ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان عربی قریشی	سنہ ۶ ہجری	۱۰۶۶ ... ۱۰ ر	سنہ ۴۴ ہجری	۷۴ سال	ایضاً
۷	ام المساکینؓ بنت خزیمہ عربی قریشیہ	رمضان سنہ ۳ ہجری	۱۴۶ ... ۲ ر	ربیع الثانی سنہ ۴ ہجری	×	ایضاً
۸	ام الحکم زینبؓ بنت جحش اسدی عربیہ غیر قریشیہ	ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری	ایضاً	سنہ ۲۰ ہجری	۵۳ سال	ایضاً
۹	جویریہ بنت حارث عربی غیر قریشیہ	شعبان سنہ ۵ ہجری	ایضاً	ربیع الاول سنہ ۵۶ ہجری	×	ایضاً

۱۰	میمونہ بنت حارث حلالے	ذیقعدہ سنہ ۷ ہجری	۶ ۲ سو	سنہ ۵۱ ہجری	×	سرف جو مکہ سے دس میل واقع ہے
۱۱	صفیہ بنت حیی بن اخطب اولاد ہارون پیغمبر قوم بنی اسرائیل	رمضان سنہ ۷ ہجری	آزادی	رمضان سنہ ۵۲ ہجری	۶۰ سال	مدینہ جنت البقیع

سراری	ماریہ قبطیہ بنت شمعون ہدیہ مقوقس ریحانہ بنت زید ام ایمن کنیز زینب جمیلہ برصوی
فرزندان آنحضرت صلعم	قاسم ملقب بہ طیب اوّل اولاد عبداللہ ملقب بہ طاہر ابراہیم بن ماریہ قبطیہ آخر اولاد
دختران آنحضرت صلعم	زینب منکوحہ ابوالعاص ام کلثوم منکوحہ ثانیہ عثمان رضی اللہ عنہ فاطمہ زہرا منکوحہ علی رضی اللہ عنہ رقیہ منکوحہ اول عثمان رضی اللہ عنہ
خلفائے راشدین	امیرالمومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیرالمومنین سیدنا ابوحفص عمر فاروق رضی اللہ عنہ امیرالمومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ امیرالمومنین سیدنا ابوتراب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
مفتیان عہد نبوت	سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن مسعود فقیہ صحابہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری سیدنا ابوزید سیدنا ابوسعید زید بن ثابت انصاری فقیہ صحابہ کاتب وحی خوشنویس لاثانی واقف زبان سریانی —
منشیان عہد نبوت	۱ عامر بن فہیرہ ۲ عبداللہ بن ارقم ۳ ابی بن کعب ۴ ثابت بن قیس ۵ خالد بن سعید ۶ ابان بن سعید ۷ زبیر بن عوام ۸ حنظلہ بن ابی عامر ۹ زید بن ثابت ۱۰ معاویہ بن ابی سفیان ۱۱ شرحبیل بن حسنہ ۱۲ عبداللہ بن عبید ۱۳ معیقیب ۱۴ مغیرہ بن شعبہ ۱۵ خالد بن عبدالولید ۱۶ علاء الحضرمی ۱۷ عمرو بن العاص ۱۸ جہیم بن الصلت ۱۹ عبداللہ بن رواحہ ۲۰ عبداللہ بن سعد ۲۱ محمد بن مسلمہ —
عاملان عہد نبوت	۱ عبدالرحمن بن عوف عامل بن الکلب ۲ عدی بن حاتم طائی عامل بنی طی و بنی اسد ۳ عیینہ بن حصین ۴ بشیر بن سفیان عامل بنی کعب ۵ ایاس بن قیس عامل بنی اسد ۶ ولید بن عقبہ عامل بنی المصطلق ۷ حارث بن عوف عامل بنی مرہ ۸ مسعود بن رجیل

	اشجعی عامل اشجع ۔ اجمع بن سفیان عامل غدرہ ۔ عباس بن مرداس عامل بنی سلیم ۔ لبید بن ابی جبیب عامل دارم ۔ عامر بن مالک عامل بنی عامر ضحاک بن سفیان عامل بنی جعفر ۔ علا حضرمی عامل بحرین ۔ اسعد بن مالک عوف بن مالک عاملان بنی کلاب ۔ سعد بن مالک عامل غدری ۔ عوف بن ابی بکر عامل ہوازن ۔
غلامان حضرتؐ از جماعت رجال	زید بن حارثہ ۔ اسامہ بن زید ۔ ثوبان ۔ ابو کبشہ ۔ شقران ۔ ریاح نوبی کیسار ۔ ابو رافع قبطی ۔ ابو موہیبہ ۔ فضالہ ۔ رافع ۔ مدعم ۔ ہوزہ بن علی یمامی ۔ زید جد ہلال ۔ عبیدہ بن عبد الغفار ۔ طہمان ۔ یا بور قبطی ۔ واقد ہشام ۔ ابو ضمیر ۔ ابو عسیب احمر ۔ ابو احمد ۔ مہران ۔ ابو ہند ۔ انجشہ انسہ حبشی ۔ ابو لبابہ ۔ ردیفع ۔ حنین ۔ ابو واقد ۔
غلامان آنحضرتؐ از جماعت نسوان	سلمیٰ ۔ ماریہ قبطیہ ۔ شیرین ۔ اخت ماریہ ۔ امیمہ ۔ رضوی ۔ ام ضمیر ۔ ام رافع ۔ حضرقہ ۔ میمونہ بنت سعد ۔ خویلہ ۔ ریحانہ بنت عمر القرظی ذبیحہ ۔ سیابیہ ۔
خدام احرار از رجال مومنین	انس بن مالک انصاری ۔ عبد اللہ بن غافل ہندی نعلین سواک متکا وعصا بردار ۔ ایمن بن ام ایمن ۔ مطہرہ بردار ۔ ربیعہ بن کعب منتظم آب وضو ۔ عقبہ بن عامر شتربان ۔ سعد ۔ اسلع بن شریک ۔ ابو ذر غفاری جندب بن جنادہ غفاری ۔
پاسبانان حضرت نبوی	سید الانصار اسعد بن معاذ ۔ ذکوان بن قیس ۔ محمد بن سلمہ انصاری ابو ایوب انصاری ۔ عباد بن بشیر ۔ سعد بن ابی وقاص ۔ بلال بن رباح
مؤذنین	بلال بن رباح حبشی ۔ عبد اللہ بن مکتوم ۔ سعد قرظی ۔ ابو محذورہ
شعرائے نبوی	حسن بن ثابت ۔ کعب بن مالک ۔ عبد اللہ بن رواحہ ۔ نابغہ

عہد نبوت کے مخضرمین ۲۹۹ از انجملہ بارہ مشہور	ولید بن ربیعہ - ابو سفیان - عباس بن مرواس - عدی بن حاتم طائی حمید بن ثور ہلالی - ابو الطفیل کتابی - ایمن بن حذیفہ - اعشی بن مازن لبید - علقمہ - اسود بن سریع السعدی بصری شیخ حسن بصری - کعب بن زہیر -
ایلچیان بارگاہ نبوت ۲۰	عمر بن امیہ عمرو بن العاص وحیہ کلبی - عبد اللہ بن حذافہ - حاطب بن ابی ملتعبہ - سلیط بن عمرو - سجابن وہب - علاء بن الحضرمی ابو موسی اشعری - معاذ بن جبل - مہاجر بن حبیب - مہاجر بن قنفذ مہاجر بن ابی امیہ مخدومی - مہاجر بن مسعود - ہلال بن حارث -
تعداد صحابہ [illegible]	بقول صاحب شمائل محمدیہ کل ایک لاکھ چوبیس ہزار -

بارگاہ نبوت سے جن سلاطین کو نامجات و پیام ارسال ہوئے انکی تفصیل

نمبر	نام بادشاہ	مقام	سنہ	قاصد کا نام	نتیجہ
۱	ہرقل قیصر روم	قسطنطنیہ	سنہ ۶ ہجری	وحیہ بن خلیفہ کلبی	مطیع الاسلام
۲	پرویز بن ہرمز بن نوشیروان کسری فارس	مداین	سنہ ۶ ہجری	عبد اللہ بن حذافہ سہمی بن عمر بطنی -	کافر
۳	اصحمہ بن الحر نجاشی	حبشی	سنہ ۶ ہجری	عمر بن امیہ ضمیری	اسلام
۴	مقوقس بادشاہ سکندریہ و مصر	مصر	سنہ ۶ ہجری	حاطب بن ابی بلتعہ لخمی یمنی	مطیع الاسلام
۵	حارث بن ابی سمر عیانی بادشاہ	دمشق	سنہ ۶ ہجری	شجاع بن وہب اسدی	کافر

۶	ہوذہ بن علی حاکم	یمامہ	سنہ ۶ ھ	سلیط بن عمرو عامری	مطیع الاسلام
۷	جبلہ بن ایہم غسانی بادشاہ	عمان	سنہ ۷ ھ	عمرو بن العاص	اسلام
۸	مروہ بن عمر جذامی عامل قیصر	حدود عرب	سنہ ۸ ھ	عمر بن امیہ ضمیری	اسلام
۹	منذر بن ساوی حاکم	بحرین	سنہ ۸ ھ	علار بن الحضرمی	•
۱۰	اکیدر حاکم	دومۃ الجندل	سنہ ۹ ھ	بواسطہ خالد بن ولید سیف اللہ	•
۱۱	پانچ نامہ مسیلمہ کذاب یمامی	یمامہ	سنہ ۱۰ ھ	عمرو بن امیہ	کافر
۱۲	حاکم نجران	یمن	سنہ ۱۰ ھ	ابو ضحاک عمرو بن حزم انصاری	اسلام
۱۳	جماعۃ نصاریٰ	نجران	سنہ ۱۰ ھ	ایضاً	کافر
۱۴	ذی الکلاع بن کور بن جیب رئیس	طائف	سنہ ۱۰ ھ	جریر بن عبداللہ بجلی	اسلام

چچا	آنحضرت صلعم	سیدنا حمزہ رض سیدنا عباس رض ابو طالب رض حارث رض غیداق رض ضرار رض زبیر رض مقوم رض قثوم رض عبدالکعبہ حجل ابولہب
پھوپیاں	آنحضرت صلعم	ام حلیمہ رض – صفیہ – برہ – عاتکہ – اروی – امیہ –
چچازاد بھائی	آنحضرت صلعم	حضرت علی رض جعفر طیار عقیل طالب فرزندان ابو طالب ابوسفیان فرزندان حارث عتبہ عتیبہ فرزندان ابولہب

مشہور وفود کے نام

وفد اسد بن خذیمہ وفد فزارہ وفد بنی مرہ وفد بنی البکا وفد کنانہ

وفد بنی ہلال وفد عامر وفد عبدالقیس وفد بلی وفد تحیب وفد وام
وفد ہوازن وفد ثقیف وفد کندہ یمنی وفد اشعریین وفد ہمدان
وفد ہمدان وفد مزینہ وفد دین وفد بہرار وفد عذرا وفد محارب
ملک شام وفد صدا یمنی وفد غسان وفد بنی عیش وفد ازو یمنے۔
وفد بنی المتفق وفد النخع وفد طی وفد بنی طی وفد زہا دالبین وفد غامد
وفد بجیلہ وفد بنی حنیفہ وفد فیروز دیلمی ہمشیرہ زادہ بادشاہ حبش۔

آنحضرت صلعم کے خاص آلات حرب

(تلواریں ۱۱) ماثور اثر عضب مخذم رسوب قلعی قضیب
ذوالفقار قبیعہ سیف حارث ۔

(زرہیں ۵) سعدیہ فضہ حریف ذات الفضول ذات الحواشی

(مغفر ۲) موشح ذوالبوع ۔

(خود ۱) یک ۔

(سپر ۴) زلوق فتق وفر سپر عقاب ۔

(نیزہائے آبدار ۴) نیزہ بنی قیقاع نیزہ بنی قیقاع نیزہ بنی قیقاع مثنوی

(چوبدستی ۵) بلغہ حربہ بیضہ عنزہ عزۃ القراز ۔

(کمان ۶) روحا ۔ بیضا ۔ صفرا ۔ سداد ۔ جبعہ ۔ کتوم ۔

(فرسہای سواری) ابلق ۔ ذوالعقال ۔ ذواللم ۔ مرتجل ۔ مراوح
سرحان ۔ یعسوب ۔ یعبوب ۔ یجب ۔ ادہم ۔ اسجا
بحاد ۔ طرف ۔ مندوب ۔ سکب ۔ لزاز ۔ لحیف
ورد ۔ ضریس ۔ ظرو ۔ بلاح ۔ بحر ۔ سبحہ ۔

(ناقہائے تیز رفتار ۴) قصویٰ - جدعی - مخضر - غضبا -
(خچر ۳ دراز گوش ۲) دلدل ۱ فضہ ۲ ایلیہ ۳ عفیر ۱ یعفور ۲

حلیہ مبارک

مِیانہ قد سرِ مبارک میانہ گہونگروالے بال دراز تا نرمۂ گوش گاہے تا دوش گاہے مابین نرمہ گوش و دوش گیسوئے معنبر خوشبودار چہرۂ نورانی تابان رخسارِ مبارک پُر اور درخشان رنگ سفید مائل بسرخی صاف و مجلی آئینۂ خدا نما جبین نورآگین کشادہ حاجبین باریک - چشمان سرگین مین سرخی کے ڈورے خوشنما نمودار پلکین دراز گوش مبارک کی سماعت بحالتِ خواب و بیداری مین یکسان بینی مبارک بلند و خوبصورت - دہن مبارک بدرجۂ تناسب دندان نورافشان کشادہ وقت تکلم جنسے ایک نور چمکتا تہا آواز نہایت لطیف و شیرین گردن خوشنما شانے اونچے پُرگوشت پشتِ مبارک سفید - درمیان دونو شانون کے چند باریک خال جنمین سیاہ بال بصورت حروف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ط اسہی کو مُہرِ نبوت کہتے ہین یہ شکل منور دوَر مین مقدار بیضۂ کبوتر بغل مبارک ابیض خوشبودار بخوشبوے مشک مثل تمام عرق بدن سینہ خزینۂ اسرار الٰہی عریض اور کچہہ اُبہرا ہوا شکم ہموار جسپر قدرتی باریک خط تا بناف کشیدہ کمر مبارک قوی - ہاتہ دراز ہتیلیان پُرگوشت نرم و نازک کلائیان چوڑی انگلیان نرم و دراز و ہموار و خوبصورت سبابہ انگشت پا

	قدرے دراز ساق مبارک لطیف وباریک رفتار نہایت خوشنما با وقار وشوکت ۔

سالہائے ہجرت کے مشہور واقعات کا اشارہ

	ہجرت سے ایک سال دو مہینے پانچ دن پہلے ۲۷ رجب کو لیلۃ المعراج مین دو رکعت صبح دو رکعت ظہر دو عصر مین مغرب دو عشا فرض ہوئین اور معراج سے پہلے صرف دو صبح دو شام فرض تہین ؎
سنہ ۱ ھ	اہل اسلام کی پہلی مسجد بیرون آبادی مدینہ منورہ مسجد قبا تعمیر ہوئی مدینہ منورہ مین مسجد النبی اسمین محراب سمت بیت المقدس جسمین ہین سترہ مہینے تک بہ سمت مذکور نماز پڑہی گئی ۔ تیاری ممبر چوبی تین درجہ کا دو گز طویل ایک گز عریض ہر درجہ بالشت بہر بلند طیار ہوا بعہد خلافت حضرت معاویہ مین جسکے تین درجہ اور اضافہ ہوے ۔ سلطان مراد کی سلطنت مین واقع سنہ ۹۹۸ ہجری جو سنگین کردیا گیا ۔ اسلام سلمان فارسی عقد مواخات بعد اقامت جمعہ و اقامت صیغہ اذان اطلاع صلوۃ کے واسطے مقرر ہونا بالفاظ معدودہ معینہ ۔ ربیع الآخر مین عصر عشا کی بجاے دو دو رکعت کے چار چار رکعتیں فرض کردی گئین ۔ پس معلوم ہوا کہ فرضیت صلوۃ تین وقت مین وارد ہوئی اولاً فقط صبح شام دو دو رکعت ثانیاً پنجگانہ اوقات مین دو دو اور تین فرض ہوئین ثالثاً تعداد آخری جو آجکے دن تک قائم ہین ۔
سنہ ۲ ھ	فرضیت جہاد ۔ آراستگی لشکر اسلام ۔ تعلیم قواعد جہاد و لشکر کشی

	قتل شعیبہ و عتبہ و ولید و ابوجہل سردار اشرار - فرضیت صیام ماہ رمضان المبارک -
	تحویل قبلہ از بیت المقدس بسمت کعبۂ مکرمہ اُس حالت مین کہ پیغمبر آخرالزمان مسجد نبی صلعم کے اندر دوسری رکعت کے رکوع مین تہے آیۂ قد نری تقلب الخ نازل ہوئی -
	تین سال بحالت قیام مکہ - ایک سال پانچ مہینے مدینۂ منورہ مین آپ نے بیت المقدس کی طرف نماز پڑہی ہے -
	اِسیہی سال مین مسجد النبی سمت جنوبی بنائے مسجد سابق جانب قبلۂ ہذا تعمیر ہوئی اور مسجد سابق جسکو اب صفہ کہتے ہین چہوڑ دیگئی ہے - لیکن حرم مسجد مین اب بہی داخل ہے -
سنہ ۳ ہجری	نکاح حضرت حفصہ و ولادت امام حسن رض - قتل طلحہ - شہادت امیر حمزہ رض قتل ابی بن خلف - حرمت شراب -
سنہ ۴	ولادت امام حسین رض - فرضیت حجاب عورتوںکا نامحرم مردون سے -
سنہ ۵	حرمت لحم حمر - قصہ افک عایشہ رض -
سنہ ۶	اسلام خالد بن ولید - اسلام عمرو بن عاص رض - اسلام عثمان بن طلحہ بیعۃ الرضوان -
سنہ ۷	فتح مکہ معظمہ - اسلام ابوہریرہ - معجزہ رد الشمس -
سنہ ۸	اسلام عکرمہ بن ابی جہل و یسار بن اسود و صفوان و کعب بن زہیر شاعر
سنہ ۹	وفات نجاشی بادشاہ حبش فرضیت زکوۃ و حج بقول بعض مثل علامہ ابن الاثیر -
سنہ ۱۰	گرفتاری دختر حاتم - آمد و خود حجت الوداع -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے غزوات کی فہرست

نمبر	نام غزوہ	مقام غزوہ	سنہ	تعداد مجاہدین لشکر	سبب واقعہ	نتیجہ
١	ابواء	یہ قریہ مدینہ سے ۳۰ میل ہے	صفر سنہ ۲ ہجری	چند	استیصال قبیلہ بنی ضمرہ	صلح
۲	بواط	ناحیہ رضوی میں مدینہ سے تین منزل	ربیع سنہ ۲	دو سو صحابہ	قتل امیہ بن خلف	مقابل فرار ہوا
۳	عشیرہ	مدینہ سے اٹھارہ فرسخ ہے	سنہ ۲	دو سو صحابہ	مقابلہ قافلہ ابوسفیان	ایضاً
۴	صفوان	جو بدر کے متصل ہے	سنہ ۲	چند	تنبیہ کرز بن جابر	ایضاً
۵	بدر	مدینہ سے ... میل پر ہے	۱۷ رمضان سنہ ۲	نو سو پانچ صحابہ	بمقابلہ ابوجہل و ہمراہیان ابوجہل	لشکر اسلام کے ۱۴ شخص شہید ہوئے اور کفار کے ۷۰ شخص مع ابوجہل فی النار ہوئے اور ۷۰ گرفتار ہوئے
٦	قینقاع	یہ ایک قلعہ مستحکم تھا قریب مدینہ	سنہ ۲	چند	رفع شرارت منافقین	بعض سکنائے قلعہ کو جلا وطن کیا اور بعض کو گرفتار کر لائے
۷	عریض	یہ مدینہ سے تین میل ہے	سنہ ۲	دو سو صحابہ	دفع تمرد ابوسفیان	خبر سنتے ہی فوراً گریز کر گیا پانسو اونٹ اسکے غنیمت میں آئے
۸	ذی امر	قریب کوہ نگار	سنہ ۲ھ	چند	دفع فساد بنی ثعلبہ	بنی ثعلبہ کے دونوں سردار دعثور و ثعلبہ اسلام لائے
۹	نجران	.	ربیع الاول سنہ ۳	چند	مقابل بعض کفار اشرار	گریز کر گئے
١٠	احد	یہ پہاڑ مدینہ سے ۳ میل ہے	۱۵ شوال سنہ ۳ ہجری	سات سو صحابہ	مقابل تین ہزار گرفتار جنکا ایک سرگروہ ابی بن خلف تھا	اسمیں دندان مبارک آنحضرت شہید ہوئے اور حضرت حمزہ ... جہاد کر کے راہی آخرت ہوئے اور لشکر مخالفین ابی مقتول ہوا
١١	حمراء الاسد	مدینہ سے آٹھ میل ہے	سنہ ۳ ہجری	چند	ہمرکوبی صفوان	سب بھاگ گئے دو کو گرفتار کر کے قتل کیا
١٢	بنی نضیر	یہ قلعہ مدینہ کے قریب تھا	سنہ ۳ھ	چند	محاصرہ قلعہ	مقابل طالب امان ہوکر جلا وطن ہوئے بہت مال غنیمت ملا

نشان	نام غزوہ	مقام غزوہ	سنہ	تعداد لشکر	سبب روانگی	نتیجہ
۱۳	بدر	مشہور و کبیر	سنہ ۳ ہجری	صحابہ پندرہ سو	مقابلہ ابوسفیان اسکے وعدہ کرنیکے موافق	مقابل نے خلف وعدہ کیا
۱۴	وادی ذی امر	.	سنہ ۳ھ	سات سو صحابہ	دفع سرکشی بنی ثعلبہ و محارب	مقابل رو بفرار لایا
۱۵	دومۃ الجندل	مدینہ سے ۱۵ ادن کی مسافت پر	سنہ ۵ھ	ہزار صحابہ	دفع طغیان قطاع الطریق	نوبت مقابلہ نہ آئی
۱۶	موضع قدید	.	سنہ ۵ھ	.	استیصال حارث بن ضرار رئیس الکفار	حارث حلقہ بگوش اسلام ہوا
۱۷	خندق	کنارہ مدینہ منورہ	۲۴ ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری	تین ہزار صحابہ رض	بوقت قصد حملہ مدینہ منورہ از ابوسفیان و بنی غطفان دس ہزار آدمی سے	روز اول عمر بن عبد الود پہلوان حضرت علی رض کی شمشیر آبدار سے دار البوار پہنچا دوسرے دن مقابل نے ہزیمت پائی اور رو بفرار لایا
۱۸	منازل بنی قریظہ	.	۲۶ ذیقعدہ سنہ ۵ ہجری	تین ہزار صحابہ	دفع شرارت	محاصرہ قلعہ کے بعد بنی قریظہ کو گرفتار کرکے بچوں عورتوں بوڑھوں کے سوا سب کو قتل کر ڈالا جنکی تعداد نو سو تھی۔
۱۹	بنی لحیان	.	سنہ ۶ھ ربیع الثانی	معدودے قلیل	انتقام قتل حافظان قرآن	مقابل رو بفرار لایا

شمار	نام غزوہ	مقام غزوہ	سنہ	تعداد مجاہدین لشکر	سبب روانگی	نتیجہ
۲۰	وادی غابہ	.	سنہ ۶ ہجری	۵۰۰ پانسو سوار	انتقام سرقہ ناقہ اہل اسلام	عیینہ بن حصین مع تابعین بھاگ گیا
۲۱	منزل حدیبیہ	.	ذیقعدہ سنہ ۶ھ	چودہ سو صحابہ	.	منجانب اسلام صلحنامہ لکھا گیا
۲۲	[illegible] خیبر	[illegible]	محرم سنہ ۷ھ [illegible]	[illegible] صحابہ	[illegible]	فتح اسلام ہوئی حاکم قلعہ گرفتار ہوا ترانوے کفار قتل پندرہ مجاہدین شہید ہوئے علاوہ اور اموال کے ستر ہزار دینار ایک قلعہ میں سے ملا
۲۳	منزل وادی القریٰ	.	محرم سنہ ۷ھ	بقیہ خیبر	سرکشی یہود	اہل اسلام فتحیاب ہوئے
۲۴	فتح الفتح	مکہ معظمہ	۲۰ رمضان سنہ ۸ھ	بارہ ہزار	بسبب غلبۂ اسلام	اہل اسلام فتحیاب ہوئے کعبہ معبد اسلام ہوا بت توڑے گئے
۲۵	[illegible] حنین	طائف اور مکہ کے درمیان	۱۰ شوال سنہ ۸ھ	[illegible] صحابہ [illegible]	سرکشی [illegible] ثقیف	اہل اسلام فتحیاب ہوئے چھ آدمی شہید ہوئے مال غنیمت میں صرف چار ہزار اوقیہ نقرہ چھ ہزار گلہ گوسفند آیا۔
۲۶	طائف	.	سنہ ۸ھ	ہزار صحابہ	مقابلہ کفار	بغیر فتح قلعہ واپسی ہوئی بعد کو یہ قلعہ فتح ہوا
۲۷	تبوک	مدینہ منورہ سے سو منزل ہے	رجب سنہ ۹ ہجری	ستر ہزار صحابہ	مقابلہ کفار	بلا محاربہ واپسی

فہرست سرایا یعنے جو لشکر طیار کرکے بسر گروہی صحابی کسی مقام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے روانہ فرمایا اور خود بدولت انمین شریک نہین ہوئے

نشان	نام سریہ	مقام سریہ	سنہ	سردار سریہ	تعداد ہمراہیان	سبب روانگی سریہ	نتیجہ
۱	سریہ	قروہ	جمادی الاولے سنہ ۱ ہجری	عبیدہ بن الحارث	چند	جنگ قریش جسکا سردار مکرز بن حفص تہا	سعد بن وقاص کے پہلے تیر پر تاب مقاومت نہ لاکر کفار رو بفرار لائے۔
۲	سریہ	قریب سیف البحر جہینہ	سنہ ۲ھ	حمزہ بن عبد المطلب	۳۰	جنگ قریش جسکا سردار ابوجہل تہا بجمعیت ۳۰۰ سوار	ہیبت جلالت شعار اسلام سے خواہاں صلح کرکے جان بچائی
۳	سریہ	کاروان موضع خرار قریب جحفہ	ذیقعدہ سنہ ۲ھ	سعد بن ابی وقاص	۲۰	جنگ قریش	لشکر اسلام کے بر سر منزل پہنچنے سے قبل کوچ کر گئے
۴	سریہ	بطن نخلہ	سنہ ۲ھ	عبد اللہ بن جحش اسدی ملقب بہ امیر المومنین	۱۲	گرفتاری کفار	کفار گرفتار کر لئے گئے۔
۵	سریہ غالب	غطفان	سنہ ۲ھ	غالب بن عبد اللہ اللیثی	چند	جنگ	تین آدمی شہید ہوئے۔
۶	سریہ زید بن حارثہ	کاروان براہ عراق شام مقام قردہ	جمادی الاخری سنہ ۲ھ	زید بن حارثہ	سو سوار	جنگ صفوان بن امیہ	گرفتاری سرداران قافلہ علاوہ تقسیم مجاہدین خمس بیس ہزار درہم ہاتہ آئے۔
۷	سریہ محمد بن مسلمہ	قبیلہ بنی ہلال	محرم سنہ ۲ھ	محمد بن مسلمہ انصاری	۳	قتل کعب بن اشرف	عمدہ تدبیر سے تنہا جاکر اسکو مکان کے اندر بعد ملاقات مجمع مین قتل کیا اور سر لائے

۸	سریہ عبد اللہ بن عتیک	خیبر	سنہ ۲ ہجری	عبد اللہ بن عتیک انصاری	۵	قتل ابو رافع تاجر مغرور سرکش	خوابگاہ مین مکان کے دروازے کہولکر پہنچے اور قتل کیا
۹	سریہ رجیع	نام جا درمیان عسفان و مکہ معظمہ	سنہ ۳	عاصم بن ثابت	۹	مقابلہ سفیان بن لحیان جو دو سو آدمی سے تہا	موضع ہذیل مین خود چہہ آدمیون کے ساتہ شہید ہوئے
۱۰	سریہ بیر معونہ	.	سنہ ۴	منذر بن عمر	۷۰	ابو براء بن مالک	خود مع اڑسٹھ ۶۸ آدمیون کے شہید ہوئے
۱۱	سریہ ابو سلمہ	موضع قطن	سنہ ۴	ابو سلمہ	۱۵۰	بنابر قلع وقمع باغیان بنی اسد	بنی اسد بہاگ گئے گیارہ سو گیارہ شتر و گوسفند وغیرہ غنیمت ملا
۱۲	سریہ ابو بکر رض	موضع عمیم	سنہ ۶	سیدنا ابو بکر صدیق رض	دس آ	پامالی سرکشان قریش	بہاگ گئے
۱۳	سریہ محمد بن مسلمہ	موضع ضریہ جو مدینہ منورہ سے ۳۰ میل ہے	سنہ ۶	محمد بن مسلمہ	۳۰ سوار	محاربہ	چہہ کافر مقتول ہوئے ڈیڑہ سو شتر و ہزار گوسفند غنیمت ملا
۱۴	سریہ عکاشہ	بنی اسد	سنہ ۶	عکاشہ	چند	انتقام واخذ مویشی مسروقہ	مویشی چہین لائے
۱۵	سریہ محمد بن مسلمہ	بنی ثعلبہ	سنہ ۶	محمد بن مسلمہ	چند	.	خود مجروح ہوئے اور دس مسلمان شہید ہوئے
۱۶	سریہ عبیدہ	بنی ثعلب	سنہ ۶ ہجری	عبیدہ بن الجراح	۴۰	بانتقام قتل مردمان سریہ سابق	بہاگ گئے

١٧	سریہ زید بن حارثہ	موضع جموم متصل بطن نخل	سنہ ٦ ہجری	زید بن حارثہ	چند	•	بعض مشرکین گرفتار کر لئے گئے ۔
١٨	سریہ زید	موضع عیص جو مدینہ منورہ سے چار میل ہے	سنہ ٦	ایضًا	چند شتر سوار	•	مشرکین قریش گرفتار کرلئے گئے ۔
١٩	سریہ عبدالرحمن	موضع دومۃ الجندل	سنہ ٦	عبدالرحمن بن عوف	چند	دعوت اسلام بنی الکلب	سردار قوم اصبع بن عمر کلبی اسلام لایا
٢٠	سریہ زید	بنی خدام	سنہ ٦	زید بن حارثہ	پانسو سوار	انتقام لبعض عہد بنی خدام	سردار بنی خدام ہنید مع فرزند مقتول ہوا سو عورتیں گرفتار ہزار گوسفند غنیمت ۔
٢١	سریہ زید	بنی ثعلبہ	سنہ ٦	ایضًا	چند	•	نوبت مقابلہ نہ آئی ۔
٢٢	سریہ علی مرتضےٰ رض	اہل فدک	سنہ ٦	سیدنا علی مرتضےٰ رض	١٠٠	باستماع قصد تاراج شہر مدینہ منورہ	بھاگ گئے پانسو شتر سوار دو ہزار گوسفند مال غنیمت ملا
٢٣	سریہ ابن حارثہ	وادی القریٰ	سنہ ٦	ابن حارثہ	چند	انتقام سرکشی بنی بدر	بھاگ گئے ۔ وطن ترک کیا ۔ ایک گھر سے پچاس شمشیر اور مال غنیمت ملا ۔
٢٤	سریہ کرز	جماعۃ عکل و عرینہ کہ مدینہ سے ١٢ میل ہے	سنہ ٦	کرز بن جابر فہری	چند	بانتقام قتل و ایذاء شبان و مسلمانان و دست برداشتن از اہل اسلام	سبکو گرفتار کرلائے اور مدینہ منورہ میں حسب الحکم پیغمبر آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم انکے دست و پا کٹوا دئے ۔
٢٥	سریہ عبداللہ	خیبر	سنہ ٦ ہجری	عبداللہ بن رواحہ	٣٠	خبر بغاوت و عداوت اسیر بن رزام حاکم	حاکم خیبر کو قتل کیا ۔
٢٦	سریہ عمر رض	ہوازن	سنہ ٧	عمر فاروق رض	چند	•	خبر سنکر بھاگ گئے ۔
٢٧	سریہ ابوبکر رض	نواحی نجد	سنہ ٧	ابوبکر صدیق رض	چند	قتل بنی کلاب	قتل و گرفتار کیے گئے ۔

۲۸	سریہ بشیر	قریب فدک	سنہ ۷ ہجری	بشیر بن سعد انصاری	چند	جنگ	خود مجروح ہوے اور لشکری اکثر شہید۔
۲۹	سریہ بشیر	یمن	سنہ ۷ھ	بشیر بن اسعد	۳۰۰	جنگ	دو گرفتار ہو کر مدینہ منورہ آئے اور اسلام لائے اور باقی فرار۔
۳۰	سریۂ ابن ابی العوجا	بنی سلیم	سنہ ۷ھ	ابن ابی العوجا	چند	جنگ	مقابلہ ہوا خود مجروح ہوئے۔
۳۱	سریہ غالب	بسنے العوال	سنہ ۷ھ	غالب بن عبد اللہ لیثی	۲۳۰	جنگ	کفار مقتول ہوئے۔
۳۲	سریہ غالب	فدک	سنہ ۸ھ	ایضاً	۳۰۰	انتقام قتل سریہ بشیر بن سعد	مقابلہ ہوا خوب مقاتلہ ہوا مال غنیمت اتنا ملا کہ فی ۱۵ شتر آئے۔
۳۳	سریہ کعب	ذات اطلاع	سنہ ۸ھ	کعب بن عمرو عنقازی	۱۵	جنگ	محاربہ عظیم ہوا سردار خود مجروح ہوئے۔
۳۴	سریہ موتہ	قریہ موتہ جو شہر بلقا کے متعلقات سے ہے	سنہ ۸ھ	زید بن حارثہ	تین ہزار ۳۰۰۰	جنگ شرجیل بن عمرو غسانی جو لاکھ آدمی سے قلعہ کی پناہ میں تھا سردار مع جعفر طیار شہید ہوئے۔	بشجاعت وہمت خالد بن ولید فتح اسلام ہوئی۔
۳۵	سریۂ عمرو بن عاص	قریب یمن	سنہ ۸ھ	عمرو بن العاص	۳۰۰	استیصال بنی قضاعہ	فتح اسلام
۳۶	سریہ سیف البحر	قریہ	سنہ ۸ھ	ابو عبیدہ بن الجراح	۳۰	جنگ جہینہ مقیم ساحل دریا	نوبت مقابلہ نہ آئی۔
۳۷	سریہ خالد	بنی شیبان	سنہ ۸ھ	خالد بن ولید	چند	تخریب بتکدۂ عزیٰ	بلا محاربہ بتکدہ کی اصل و بنیاد اڑا دی۔
۳۸	سریہ عمرو	حانہ نہرمل	سنہ ۸ھ	عمرو بن العاص	چند	تخریب بتخانہ و شکست بت سواع نامی	بلا محاربہ بت کو توڑا بت خانہ کا نشان نہ چھوڑا۔

۳۹	سریہ سعد	بتخانہ مناۃ موضع مشلل	سنہ ۸ ہجری	سعد بن زید اشہلی	چند	تخریب بتخانہ مناۃ قوم اوس و خزرج و غسان	بلا محاربہ بت و بتخانہ منہدم و مسمار کیا گیا۔
۴۰	سریہ خالد	اطراف یلملم	سنہ ۸	خالد بن ولید	۳۰۰	دعوت اسلام بنی کنانہ	مقبول کرلائے۔
۴۱	سریہ اوطاس	قریہ	سنہ ۸	ابوعامر اشعری	۰	بنابر قتل فراریان جنگ حنین	چھ سو کفار مقتول ہوئے مع سردار کفار۔ فتح اسلام
۴۲	سریہ طفیل	قریہ	سنہ ۸	طفیل بن عمرو	چند	تخریب بتخانہ ذوالکفین	بلا محاربہ بتخانہ مسمار کردیا۔
۴۳	سریہ بشیر	زلۃ الاسقاط	سنہ ۹	بشیر بن سفیان عامل زکوۃ	چند	اخذ زکوۃ	مقابلہ واقع ہوا۔
۴۴	سریہ عیینہ	زلۃ الاسقاط	سنہ ۹	عیینہ بن حصن	۵۰ سوار	امداد بشیر بن سفیان	باون کافر گرفتار کرلائے۔
۴۵	سریہ خالد	بنی المصطلق	سنہ ۹	خالد بن ولید	چند	باستماع خبر ارتداد	پابند اسلام پاکر بلا محاربہ واپس آئے۔
۴۶	سریہ عباد بن بشیر	قبیلہ مزینہ	سنہ ۹	عباد بن بشیر	چند	تعلیم احکام اسلام قبیلہ مزینہ	۔
۴۷	سریہ قطبہ	قبیلہ خثعم	سنہ ۹	قطبہ بن عامر	۲۰	سزا دینے سرکشی	مقابلہ ہوا کفار مقتول ہوئے۔
۴۸	سریہ علقمہ	نواح جدہ	سنہ ۹	علقمہ	۳۰۰	باستماع تاخت و تاراج سکناے حبش	کفار اشرار بھاگ گئے۔
۴۹	سریہ ضحاک	بنی کلاب	سنہ ۹	ضحاک بن سفیان	چند	ہدایت	۔

۵۰	سریہ بشیر	بنے کعب	سنہ ۹ ہجری	بشیر بن سفیان	چند	۔	۔
۵۱	سریہ عبد اللہ	ایبان	سنہ ۹ھ	عبد اللہ بن اللتمیہ	چند	۔	۔
۵۲	سریہ علی مرتضیٰ رض	تبخانہ فلس	سنہ ۹ھ	علی مرتضیٰ رض	چند	تخریب تبخانہ بنی طے۔	بلا محاربہ تبخانہ کو آگ لگادی دختر حاتم گرفتار
۵۳	سریہ مالک	بیرون مدینہ منورہ	سنہ ۹ھ	مالک	چند	انہدام مسجد ضرار تعمیر منافقین	مسجد کو منہدم کیا۔
۵۴	سریہ ابو سفیان	طائف	سنہ ۹ھ	ابو سفیان	چند	تخریب و شکست طاغیہ دلات نسال قوم	دونوں بتوں کو توڑ ڈالا۔
۵۵	سریہ خالد	بنے حارث	سنہ ۱۰ ہجری	خالد بن ولید	چند	دعوت اسلام	اسلام قبول کیا۔
۵۶	سریہ علی مرتضیٰ رض	نجران	سنہ ۱۰ھ	علی مرتضیٰ مع خالد رض	چند	دعوت اسلام	اسلام قبول کیا۔
۵۷	سریہ جریر	یمن	سنہ ۱۰ھ	جریر بن عبد اللہ بجلی	۱۵۰	انہدام ذی الخلصہ بت مشہور	بت نیست و نابود کیا قوم اسلام لائی
۵۸	سریہ جریر	نواح طائف	سنہ ۱۰ھ	جریر بن عبد اللہ	چند	دعوت اسلام ذی الکلاع سردار	۔
۵۹	سریہ علی مرتضیٰ رض	یمن	سنہ ۱۰ھ	علی مرتضیٰ رض	چند	دعوت اسلام	اسلام لائے۔
۶۰	سریہ معاذ	یمن و حضرموت	سنہ ۱۰ ہجری	معاذ بن جبل	چند	دعوت اسلام	۔

حقتعالی کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جو کتاب معجز نازل ہوئی اُسکا بیان

مقدس آسمانی کتاب	قرآن مجید کلام الٰہی جسکو ایک جگہ لکھوا لینے کے بعد خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بنام مصحف موسوم کیا۔
قرآن کے اسماء صفاتی	۱ کتاب مبین ۲ کریم ۳ نور ۴ ھدی ۵ ہادی ۶ رحمۃ ۷ بیان ۸ فرقان ۹ شفاء ۱۰ موعظۃ ۱۱ تذکرہ ۱۲ ذکر ۱۳ مبارک ۱۴ علی ۱۵ حکمۃ ۱۶ بالغۃ ۱۷ مہیمن ۱۸ حبل ۱۹ صراط مستقیم ۲۰ نبأ عظیم ۲۱ قیم ۲۲ حکیم ۲۳ قول فصل ۲۴ احسن الحدیث ۲۵ مثانی ۲۶ متشابہ ۲۷ تنزیل ۲۸ روح ۲۹ وحی ۳۰ عربی ۳۱ بصائر ۳۲ حق ۳۳ علم ۳۴ عجب ۳۵ صدق ۳۶ عدل ۳۷ امر ۳۸ منادی ۳۹ عروۃ الوثقی ۴۰ بشری ۴۱ زبور ۴۲ عزیز ۴۳ بلاغ ۴۴ قصص ۴۵ صحف مکرمۃ ۴۶ مرفوعۃ ۴۷ مطہرۃ ۴۸ بشیر ۴۹ نذیر۔
قرآن جن لغتوں کو شامل ہے انکی تعداد	(۴۲) بیالیس
منازل قرآن	ہفت (۷) سات
قرآن شریف کے حصوں کے نام جو عموماً مشہور ہیں ۳۰	۱ الم ۲ سیقول ۳ تلک الرسل ۴ لن تنالوا ۵ والمحصنات ۶ لایحب اللہ ۷ واذا سمعوا ۸ ولو اننا ۹ قال الملاء ۱۰ واعلموا ۱۱ یعتذرون ۱۲ ومامن دابہ ۱۳ وما ابرئ ۱۴ ربما ۱۵ سبحٰن الذی ۱۶ قال الم اقل ۱۷ اقترب ۱۸ قد افلح ۱۹ وقال الذین ۲۰ امن خلق ۲۱ اتل ما اوحی ۲۲ ومن یقنت ۲۳ ومالی ۲۴ فمن اظلم ۲۵ الیہ یرد ۲۶ حم ۲۷ قال فما خطبکم ۲۸ قد سمع اللہ ۲۹ تبارک الذی ۳۰ عم

قرآن کے ایک سو چودہ سورتوں کے نام جن میں سے ہر ایک کے اول بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے باستثناء سورہ توبہ	۱ الفاتحہ ۲ البقرہ ۳ آل عمران ۴ النسأ ۵ المائدہ ۶ انعام ۷ اعراف ۸ انفال ۹ توبہ یعنی برائۃ ۱۰ یونس ۱۱ ہود ۱۲ یوسف ۱۳ رعد ۱۴ ابراہیم ۱۵ حجر ۱۶ النحل ۱۷ بنی اسرائیل ۱۸ کہف ۱۹ مریم ۲۰ طہ ۲۱ انبیا ۲۲ حج ۲۳ مومنون ۲۴ نور ۲۵ فرقان ۲۶ شعراء ۲۷ نمل ۲۸ قصص ۲۹ عنکبوت ۳۰ روم ۳۱ لقمان ۳۲ الم سجدہ ۳۳ احزاب ۳۴ سبا ۳۵ فاطر ۳۶ یسین ۳۷ والصافات ۳۸ ص ۳۹ زمر ۴۰ مومن ۴۱ حم سجدہ ۴۲ شوری ۴۳ زخرف ۴۴ دخان ۴۵ جاثیہ ۴۶ احقاف ۴۷ محمد صلعم ۴۸ فتح ۴۹ حجرات ۵۰ ق ۵۱ والذاریات ۵۲ والطور ۵۳ والنجم ۵۴ والقمر ۵۵ الرحمن ۵۶ الواقعہ ۵۷ الحدید ۵۸ مجادلہ ۵۹ حشر ۶۰ ممتحنہ ۶۱ الصف ۶۲ جمعہ ۶۳ منافقون ۶۴ تغابن ۶۵ طلاق ۶۶ تحریم ۶۷ ملک ۶۸ ن ۶۹ الحاقہ ۷۰ المعارج ۷۱ نوح ۷۲ جن ۷۳ المزمل ۷۴ المدثر ۷۵ القیامہ ۷۶ دہر ۷۷ والمرسلات ۷۸ نباء ۷۹ والنازعات ۸۰ عبس ۸۱ تکویر ۸۲ انفطار ۸۳ تطفیف ۸۴ انشقاق ۸۵ البروج ۸۶ الطارق ۸۷ اعلی ۸۸ غاشیہ ۸۹ والفجر ۹۰ بلد ۹۱ والشمس ۹۲ والیل ۹۳ والضحی ۹۴ انشراح ۹۵ والتین ۹۶ العلق ۹۷ القدر ۹۸ بینہ ۹۹ زلزال ۱۰۰ والعادیات ۱۰۱ القارعہ ۱۰۲ تکاثر ۱۰۳ والعصر ۱۰۴ ہمزہ ۱۰۵ الفیل ۱۰۶ قریش ۱۰۷ ماعون ۱۰۸ کوثر ۱۰۹ کافرون ۱۱۰ النصر ۱۱۱ لہب ۱۱۲ اخلاص ۱۱۳ فلق ۱۱۴ الناس

قرآن کے اُن حصص کے نام اور اُنکی تعداد جو منقول و نقلی کر عہدین مقرر کئے گئے	وِرْدْ ۳۶۰ تین سو ساٹھ
ہر پارہ قرآن کے حصوں کے نام	الربع - النصف - الثلثۃ - یعنے آدھا - پاؤ - تین پاؤ

قرآن کے عربی خط اور زبر زیر پیش کی موجودہ طریقہ نیز موجودہ علامات کے بانی	اول حضرت اسمعیل علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے خط نسخ ایجاد کیا جس مین ایکدوسرے سے ملے ہوئے اور بلا نقطہ و اعراب حروف لکھے جاتے تھے — قیدار بن اسمعیل نے حروف کو الگ الگ لکھنا ایجاد کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کے عہد تک یہی رواج رہا — پھر بجائے اعراب کے پہلے ابوالاسود دئلی نے بحکم عبدالملک بن مروان قرآن مین زیر زبر پیش کی جگہ نقطے رکھے باین طور کہ حرف سے پہلے نقطہ ہو تو زبر اور حرف کے آخر نقطہ ہو تو پیش — اور حرف کے پہلے ذرا نیچے کو نقطہ ہو تو زیر سمجھا جاتا تہا — بعدہ علامت زیر زبر پیش موجودہ اور تشدید و ہمزہ روم و اشمام کو خلیل نے ایجاد کیا —
چوتھائی حصہ قرآن	باعتبار شمار حروف بغیر بسم اللہ سورۂ انعام کی آیہ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ کے کاف پر —
نصف حصہ قرآن	باعتبار حروف بغیر بسم اللہ سورۂ کہف کی آیہ مَعِیَ صَبْرًا کے دال پر —
تین ربع قرآن	آخر سورۂ والصافات کے آمنوا نون پر —
ایک ثلث قرآن	سورۂ توبہ کے ہمزہ آمنوا معکم پر —
دو ثلث قرآن	سورۂ عنکبوت کے ہمزہ الکتاب پر —
کل رکوعہائے قرآن کی تعداد	پانسو چالیس ۵۴۰ —
کل آیات قرآن کی تعداد	چھہ ہزار چھہ سو چھیاسٹھ ۶۶۶۶ —
کل آیات کی تقسیم	آیات وعدہ (۱۰۰۰) آیات وعید (۱۰۰۰) آیات تسبیح (۱۰۰)

آیات مثل (۱۰۰۰) آیات قصص (۱۰۰۰) آیات حل (۲۵۰)
آیات حرمت (۲۵۰) آمر (۱۰۰۰) نہی (۱۰۰۰) منسوخ (۶۶)

تمام کلمات قرآن کی تعداد	ستتر ہزار چار سو انتالیس ۷۷۴۳۹ —
مجموعہ حروف قرآن کی شمار	تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو چودہ ۳۲۲۶۱۴

قرآن کے ہر ہر حرف کی جدا جدا مجموعی تعداد					
	الف ۴۸۸۷۲	ب ۱۱۴۲۸	ت ۱۰۱۹۹	ث ۱۲۷۶	ج ۳۲۷۳
	ح ۳۹۷۳	خ ۲۴۱۶	د ۵۶۴۲	ذ ۴۶۹۷	ر ۱۱۷۹۳
	ز ۱۵۹۰	س ۵۸۹۱	ش ۲۳۵۱	ص ۲۰۱۳	ض ۱۶۰۷
	ط ۱۲۷۴	ظ ۸۴۲	ع ۹۲۲۰	غ ۲۲۰۸	ف ۸۴۹۹
	ق ۶۸۱۳	ک ۹۵۲۲	ل ۳۳۴۳۲	م ۲۶۵۳۵	ن ۲۶۵۶۰
	و ۲۵۵۳۶	ہ ۱۹۰۷۰	لا ۴۷۲۰	ء ۴۱۱۵	ی ۲۵۹۱۹

کل نقاط حروف قرآن کی تعداد	۱۰۵۶۱۸ ایک لاکھ پانچ ہزار چھ سو اٹھارہ —

حرکات وسکنات قرآن کی تعداد	ضمات	فتحات	کسرات	تشدیدات	مدات	جزم
	۸۸۰۴	۵۳۲۴۳	۲۹۵۸۲	۱۲۵۳	۱۷۷۱	۲۱۹۸۱۴

قرآن کے سجدوں کی تعداد	چودہ ۱۴
تمام قرآن میں لفظ اللہ جتنی مرتبہ آیا اسکی تعداد	دو ہزار پانسو چوراسی ۲۵۸۴

<table dir="rtl">
<tr><td rowspan="4">فہرست رموز اوقاف قرآن مع تعداد</td><td>م
رمز وقف لازم
۹۹</td><td>ط
رمز وقف مطلق
۳۵۱۰</td><td>ج
رمز وقف جائز
۱۵۰۸</td><td colspan="2">ز
رمز وقف مجوز
۱۹۱</td></tr>
<tr><td>ص
رمز وقف مرخص
۸۳</td><td>قف یا قفہ
رمز وقف
۹۹</td><td>ق
رمز قیل علیہ الوقف
۹۹</td><td colspan="2">صلے
رمز وصل اولے
۸۱</td></tr>
<tr><td>لا
رمز اس بات کا کہ یہان وقف نہین
۱۱۵۵</td><td>سکتہ
رمز اسبات کا کہ چپ رہے
۸</td><td>مع
رمز معانقہ جسکے معنی ہین دو وقف ہونا
۷۹</td><td colspan="2">معانقہ متقدمین
۶۱</td></tr>
<tr><td>معانقہ متاخرین
۱۸</td><td>وقف منزل یا وقف جبریل علیہ السلام
۱۲</td><td>وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۷</td><td colspan="2">وقف غفران
۱۲</td></tr>
<tr><td rowspan="4">بقیہ علامات رموز قرآن</td><td>صل
ملاکر پڑھ</td><td>قل
بعضے کہتے ہین یہان وقف نہین</td><td>قلی
یہان وقف اولی ہے</td><td colspan="2">سم
سجاوندی کے ایجاد سے یہان وقف سننا ہے</td></tr>
<tr><td>لاسم
سجاوندی نے ابتدا سے یہان وقف نہین</td><td>ك
کذلک کا مخفف ہے</td><td>۵ ۵ ۵
وقف لازم کی علامتین</td><td colspan="2">ھ
کوفیون کے پانچ آیات کی علامت</td></tr>
<tr><td>ی
کوفیون کے دس آیات کی علامت</td><td>خب
بصریون کے پانچ آیات کی علامت</td><td>عب
بصریون کے دس آیات کی علامت</td><td colspan="2">تب
بصریون کے ایک آیت کی علامت</td></tr>
<tr><td>لب
بصریون کے نزدیک آیت نہین کی علامت</td><td>یت
عاصم و حمزہ و کسائی کے آیت ہونیکی علامت</td><td>تلت
اہل مدینہ کی آیات ہونے کی علامت</td><td>شا
شامیون کے آیت ہونیکی علامت</td><td>تلک
مکیون کے آیت ہونے کی علامت</td></tr>
<tr><td>آیات مکی</td><td colspan="5">وہ ہین جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئین خواہ مکہ مین نازل ہوئین یا اور جگہ اطراف وجوانب مین۔</td></tr>
<tr><td>آیات مدنی</td><td colspan="5">وہ ہین جو ہجرت کے بعد نازل ہوئین عام اس سے کہ مدینہ مین نازل ہوئین یا دوسری جگہ</td></tr>
</table>

قرآن کی کتابت بعہد پیغمبر [illegible]	بعہد پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳ سال تک بقلم ابی بن کعب و زید بن ثابت وغیرہم رضی اللہ عنہم۔
قرآن کا ایک مصحف میں جمع ہونا اور ترتیب کا تقرر	بعہد خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واقع سنہ ۱۱ ہجری بقلم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
قرآن کا ایک قرأت پر جمع ہونا اور ترتیب سورۃ	بعہد خلافت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ واقع سنہ ۲۵ ہجری باجتماع زید بن ثابت۔ و عبداللہ بن زبیر۔ و سعید بن العاص۔ و عبدالرحمن بن حارث قرشی۔ و ابی بن کعب۔ و مالک بن ابی عامر۔ و کثیر ابن افلح۔ و انس بن مالک۔ و عبداللہ بن عباس۔
عہد خلافت عثمان [illegible]	مکہ معظمہ ایک۔ ملک شام ایک۔ یمن ایک۔ بحرین ایک۔ بصرہ ایک۔ کوفہ ایک۔ مدینہ منورہ میں رکھا گیا ایک۔ خاص اپنے واسطے رکھا جو اس وقت تک روضہ اقدس مدینہ منورہ میں موجود ہے مسمے بمصحف امام۔ ایک
قرآن کے حروف مقطعات	الٓمٓ المٓصٓ الٓرٰ المٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓمٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ۔

[illegible] قاری جن کی قرأت [illegible]

نمبر شمار	نام قاری	کنیت و نسب	مقام	سنہ ولادت	سنہ وفات	ہر قاری کے دو دو راوی
۱	نافع	عبدالرحمن	مدینہ منورہ	سنہ	سنہ ۱۶۹	قالون ورش
۲	عبداللہ	بن کثیر	مکہ مکرمہ	سنہ ۴۵	سنہ ۱۲۰	بزی قنبل
۳	زبان	ابوعمرو	بصرہ	سنہ ۶۸	سنہ ۱۵۴	دوری سوسی

مع سنہ وفات و وطن اور انکے دو دو راویوں کے نام	۴	عبداللہ	ابن عامر	شام	سنہ ۲۱ھ	سنہ ۱۱۸ھ	ہشام بن ذکوان
	۵	عاصم	ابوبکر	کوفہ	۰	سنہ ۱۲۷ھ	شعبہ حفص
	۶	حمزہ	بن حبیب	کوفہ	سنہ ۸۰ھ	سنہ ۱۵۶ھ	خلف خلاد
	۷	کسائی	ابوالحسن	کوفہ	۰	سنہ ۱۸۹ھ	لیث دوری

غیر مشہور قاری جو دس ہیں جو دو کتابوں میں آگئے ہیں انکے نام مع تصریح رواۃ	۱	ابوجعفر	عیسیٰ — ابن جماز
	۲	ابن محیصن	بزی — ابن شنبوذ
	۳	یعقوب	ادریس — ابوالحسن
	۴	سلیمان اعمش	مطوعی — شنبوذی
	۵	خلف بزاز	اسحاق وراق ادریس
	۶	حسن بصری	دوری عیسیٰ ثقفی
	۷	یحییٰ یزیدی	ابوایوب ابن فرح

جن انبیاء کے نام قرآن میں قصص کی ذیل میں آگئے اور ان کی نبوت متفق علیہ ہے ان کی تعداد	۱ حضرت آدمؑ	۲ حضرت ادریسؑ	۳ حضرت نوحؑ	۴ حضرت صالحؑ
	۵ حضرت ابراہیمؑ	۶ حضرت اسمٰعیلؑ	۷ حضرت اسحاقؑ	۸ حضرت یعقوبؑ
	۹ حضرت یوسفؑ	۱۰ حضرت لوطؑ	۱۱ حضرت موسیٰؑ	۱۲ حضرت ہارونؑ
	۱۳ حضرت شعیبؑ	۱۴ حضرت زکریاؑ	۱۵ حضرت یحییٰؑ	۱۶ حضرت داؤدؑ
	۱۷ حضرت سلیمانؑ	۱۸ حضرت الیاسؑ	۱۹ حضرت الیسعؑ	۲۰ حضرت ذوالکفلؑ
	۲۱ حضرت ایوبؑ	۲۲ حضرت یونسؑ	۲۳ حضرت عیسیٰ علیہم السّلام۔	

جن انبیاء کے نام قرآن میں لئے گئے اور انکی نبوت مختلف فیہ ہے	ذوالقرنین	عزیر	لقمان	تبع

قرآن میں سے سب سے پہلے جو آیات نازل ہوئی	اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم
قرآن میں سب سے پچھلی جو آیت نازل ہوئی	بقول اکثر واتقوا یوماً ترجعون فیہ الی اللہ ع
قرآن میں سے دو مرتبہ جو سورۃ نازل ہوئی	سورہ فاتحہ ۔

تعداد تفاسیر قرآن مجید

(۱) تفسیر حبر المفسرین عبد اللہ بن عباس رض (۲) تفسیر ابن عامل (۳) تفسیر ابن عبد السلام
(۴) تفسیر ابن العربی ساٹھ جلد (۵) تفسیر ابن عرفہ مالکی (۶) تفسیر ابن عطیہ دمشقی
(۷) تفسیر ابن عطیہ ابو محمد عبد الحق (۸) تفسیر ابن عقیل (۹) تفسیر ابن عیینہ (۱۰) تفسیر
محمد ابن فورک (۱۱) تفسیر قسم الرحمن ابن قرقماس (۱۲) تفسیر ابن کثیر دس جلد (۱۳) تفسیر
ابن کمال پاشاہ (۱۴) تفسیر ابن ماجہ (۱۵) تفسیر ابن مردویہ (۱۶) تفسیر ابن مقاتل
(۱۷) تفسیر ابن المنذر (۱۸) تفسیر ابن منیر دس جلد (۱۹) تفسیر ابن نقاش (۲۰) تفسیر
التحریر والتحبیر ابن نقیب پچاس جلد (۲۱) تفسیر ابن وہب (۲۲) تفسیر ابو بکر عتیق بن
فارسی (۲۳) تفسیر ابو بکر بن عبدوس (۲۴) تفسیر ابو البقا عکبری (۲۵) تفسیر امام
ابو الحسن اشعری (۲۶) تفسیر ابو الحسن نصار مالکی (۲۷) تفسیر ابو حیان (۲۸) تفسیر
ابو ذر مالکی (۲۹) تفسیر ابو مسعود رومی (۳۰) تفسیر ابو الشیخ عبد اللہ (۳۱) تفسیر
ابو طالب کریانی (۳۲) تفسیر ابو العالیہ (۳۳) تفسیر بستان ابو عمرو عراقی (۳۴)
تفسیر ابو العباس قاضی رمی تیرہ جلد (۳۵) تفسیر ابو اللیث سمرقندی حنفی
(۳۶) تفسیر احمد بن محمد حنفی زبان ترکی (۳۷) تفسیر ابو القاسم ابن حبیب بارہ جلد
(۳۸) تفسیر ابو القاسم عبد اللہ لمجی حنفی (۳۹) تفسیر ابو مخلد (۴۰) تفسیر ابو معشر

عبدالکریم بن عبدالصمد (۴۱) تفسیر ابو منصور بغدادی (۴۲) تفسیر استیفا ابو علی نحوی
(۴۳) تفسیر فی علوم القرآن ایکسو بیس ۱۲۰ جلد (۴۴) تفسیر آدم عسقلانی (۴۵) تفسیر
تعلق آلائی (۴۶) تفسیر ابراہیم نسفی (۴۷) تفسیر ابن ابی حاتم (۴۸) تفسیر ابن ابی
(۴۹) تفسیر ابن ابی شیبہ (۵۰) تفسیر ابن ابی مریم (۵۱) تفسیر ابن اثیر (۵۲) تفسیر
ابن برجان (۵۳) تفسیر ابن جریج (۵۴) تفسیر ابن جریر (۵۵) تفسیر ابن جماعۃ قاضی
برہان الدین دس جلد (۵۶) تفسیر زاد المسیر ابن جوزی (۵۷) تفسیر شمس الدین حنفی
قراغلی ستائیس جلد (۵۸) تفسیر ابن حبان (۵۹) تفسیر ابن حکیم (۶۰) تفسیر ابن ابی
چار جلد (۶۱) تفسیر ابن رزین (۶۲) تفسیر نہایۃ التامل ابن زملکانی (۶۳) تفسیر ابن
زہرہ (۶۴) تفسیر ابن سید الکل (۶۵) تفسیر ابن شہبہ (۶۶) تفسیر ابن ضیائی حنفی
(۶۷) تفسیر ابن ظفر (۶۸) تفسیر ادیلی (۶۹) تفسیر تقریب ازہری (۷۰) تفسیر اسحاق
بن راہویہ (۷۱) تفسیر اسکندری نحوی دس جلد (۷۲) تفسیر اسفرائنی (۷۳) تفسیر
اسمٰعیل بن احمد (۷۴) التفسیر الاشلح (۷۵) تفسیر الاصفہانی معتزلی (۷۶) تفسیر الاصفہانی
ابو القاسم (۷۷) تفسیر ایضاح (۷۸) کتاب التفسیر زبان اصفہانی (۷۹) تفسیر الاصفہانی
علامہ ابو اشنانی (۸۰) تفسیر الاصم (۸۱) تفسیر اکمل الدین بابرتی حنفی (۸۲) تفسیر
امام الحرمین ابو المعالی جوینی (۸۳) تفسیر اناطی نیشاپوری (۸۴) تفسیر آیۃ الکرسی محمد
(۸۵) تفسیر ابانہ فی تفسیر الامانہ (۸۶) اتقان فی علوم القرآن (۸۷) تفسیر ابن الخصص
فی احسن القصص (۸۸) تفسیر احکام القرآن (۸۹) تفسیر ارشاد العقل السلیم (۹۰)
تفسیر ارشاد ابن برجان (۹۱) تفسیر اسباب النزول (۹۲) تفسیر اعراب القرآن۔
(۹۳) تفسیر اسولۃ القرآن (۹۴) تفسیر اعجاز القرآن (۹۵) تفسیر اعانۃ اللہف فی
سورۃ الکہف (۹۶) تفسیر اقالیم التعالیم (۹۷) تفسیر اقسام القرآن (۹۸) تفسیر اقناع
(۹۹) تفسیر انتصار علامہ زمخشری (۱۰۰) تفسیر انتصاف (۱۰۱) تفسیر انوار التنزیل

قاضی بیضاوی (۱۰۲) تفسیر انوار ابن نقیم (۱۰۳) تفسیر ایجاز البیان (۱۰۴) تفسیر
ایجاز فی الناسخ والمنسوخ (۱۰۵) تفسیر ایضاح (۱۰۶) تفسیر بحار القرآن (۱۰۷) تفسیر
البخاری (۱۰۸) تفسیر بدر الدین محمود (۱۰۹) تفسیر بحر الحقائق (۱۱۰) تفسیر بحر الدرر
(۱۱۱) تفسیر بحر مواج (۱۱۲) تفسیر بحر العلوم (۱۱۳) تفسیر بحر المحیط (۱۱۴) تفسیر البرہان
علوم القرآن (۱۱۵) تفسیر البرہان فی تفسیر القرآن دس جلد (۱۱۶) تفسیر برہان
فی تناسب السور (۱۱۷) بحر البحور فی تفسیر المسطور (۱۱۸) برہان فی اعجاز القرآن
(۱۱۹) تفسیر بسیط واحدی (۱۲۰) تفسیر وسیط واحدی (۱۲۱) تفسیر وجیز
واحدی (۱۲۲) تفسیر بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز دو جلد (۱۲۳)
تفسیر بصائر فارسی (۱۲۴) تفسیر البیان فی اعجاز القرآن (۱۲۵) تفسیر البیان فی
تاویلات القرآن (۱۲۶) تفسیر البیان فی مبہمات القرآن (۱۲۷) تفسیر البیان فی
علوم القرآن (۱۲۸) تفسیر البیان فی شواہد القرآن (۱۲۹) تفسیر تاج المعانی فی تفسیر
السبع المثانی (۱۳۰) تفسیر تاج التراجم (۱۳۱) تفسیر تاویلات القرآن (۱۳۲)
تفسیر تبصرہ (۱۳۳) تفسیر تبصیر الرحمن (۱۳۴) تفسیر تاویلات القرآن (۱۳۵) تفسیر
تبیان فی اعراب القرآن (۱۳۶) تفسیر تبیان فی تفسیر القرآن (۱۳۷) تفسیر تبیان
فی اقسام القرآن (۱۳۸) تفسیر تبیان فی مسائل القرآن (۱۳۹) تفسیر تبیان
فی تشابہ القرآن (۱۴۰) تفسیر تبیین القرآن (۱۴۱) تفسیر تحفۃ الانام (۱۴۲)
تفسیر تحقیق البیان (۱۴۳) تفسیر تحبیر فی علوم التفسیر (۱۴۴) تفسیر ترجمان
القرآن (۱۴۵) تفسیر ترجمان القرآن (۱۴۶) تفسیر تعداد الآئی (۱۴۷) تفسیر
التعظیم (۱۴۸) تفسیر لبستی (۱۴۹) تفسیر بدر الدین محمود (۱۵۰) تفسیر برہان الدین
بن ناصر حنفی (۱۵۱) تفسیر معالم التنزیل (۱۵۲) تفسیر نظم الدرر بقاعی —
(۱۵۳) تفسیر بقی (۱۵۴) تفسیر کبا ذاری (۱۵۵) تفسیر بعینی —

(۱۵۷) تفسیر ثواب القرآن (۱۵۷) تفسیر تفسیر البیان (۱۵۸) تفسیر بیہقی مسعود بن علی (۱۵۹) تفسیر اثمان ابوحمزہ (۱۶۰) تفسیر سفیان ثوری (۱۶۱) تفسیر جامی نورالدین عبدالرحمن (۱۶۲) تفسیر جبرئیل (۱۶۳) تفسیر جلالین محلی و سیوطی (۱۶۴) تفسیر جمال خلیفہ (۱۶۵) تفسیر جمان فی تشبیہات القرآن عبدالباقی بن محمد (۱۶۶) تفسیر جمایل الزہر فی فضائل السور (۱۶۷) تفسیر جامع ابوالقاسم تیس جلد (۱۶۸) تفسیر جوینی (۱۶۹) تفسیر حجۃ الافاضل علی بن محمد خوارزمی (۱۷۰) تفسیر حسن بصری (۱۷۱) تفسیر حکیم شاہ محمد (۱۷۲) تفسیر کشف التنزیل فی تحقیق التاویل ابوبکر بن علی حنفی (۱۷۳) تفسیر جرانی ابوالحسن نحوی (۱۷۴) تفسیر کشاف (۱۷۵) تفسیر حسین بن علی فارسی (۱۷۶) تفسیر حلوانی۔ (۱۷۷) تفسیر خرقی عمر بن حسین حنبلی (۱۷۸) تفسیر خطیب تبریزی (۱۷۹) تفسیر خلف بن احمد بادشاہ سجستان سو جلد (۱۸۰) تفسیر خواجہ محمد پارسا (۱۸۱) تفسیر خوارزمی علی بن عراق (۱۸۲) تفسیر دمیاطی (۱۸۳) تفسیر دیرینی عبدالعزیز بن احمد حنفی (۱۸۴) تفسیر دینوری ابوحنیفہ احمد بن داود نحوی (۱۸۵) تفسیر راغب حسین بن محمد اصفہانی (۱۸۶) تفسیر رشیدی خواجہ رشیدالدین ہمدانی (۱۸۷) تفسیر روح البیان (۱۸۸) تفسیر رمانی علی بن عیسیٰ نحوی (۱۸۹) تفسیر التہذیب محسن بن کرانہ (۱۹۰) تفسیر عبدالملک ہروی (۱۹۱) تفسیر روح بن عبادہ (۱۹۲) تفسیر زو (۱۹۳) تفسیر زنجانی (۱۹۴) تفسیر زرکشی بدرالدین موصلی (۱۹۵) تلخیص المتشابہ حکیم ابوالفضل (۱۹۶) تفسیر سبط بن الجوزی تیس جلد (۱۹۷) تفسیر السبع الطوال محمد بن احمد ہروی (۱۹۸) تفسیر سخاوی علی بن محمد مصری (۱۹۹) تفسیر سندی سراج الدین عمر بن اسحاق ہندی حنفی (۲۰۰) تفسیر سعید بن منصور سمرقندی (۲۰۱) تفسیر سمنانی احمد قاضی ری تیرہ جلد (۲۰۲) تفسیر عقیق بن محمد زبان

فارسی (۲۰۳) تفسیر علی بن محسن (۲۰۴) تفسیر سعید بن مبارک نحوی (۲۰۵) تفسیر
سورۃ الانسان غیاث الدین شیرازی (۲۰۶) تفسیر بستان (۲۰۷) تفسیر فاتحہ
و بقر (۲۰۸) تفسیر تکاثر صفر شاہ (۲۰۹) تفسیر سورۂ دخان احمد بن ابراہیم
(۲۱۰) تفسیر سورہ طہ (۲۱۱) تفسیر فتح امیر شاہ بخاری (۲۱۲) تفسیر قصہ
عبدالرحمن بن سعید (۲۱۳) تفسیر سورۂ کافرون علامہ جلال الدین دوانی —
(۲۱۴) تفسیر سورۂ کوثر (۲۱۵) تفسیر سورۂ معوذتین (۲۱۶) تفسیر سورۂ ملک
احمد بن سلیمان (۲۱۷) تفسیر ذخیرۃ القصر فی سورۃ العصر (۲۱۸) تفسیر سورۂ
یوسف بہاء الدین بن یوسف (۲۱۹) تفسیر سورۂ یوسف احمد بن ... الفارکی
(۲۲۰) تفسیر سورہ یوسف شیخ سروری (۲۲۱) تفسیر سہروردی عمر بن عبداللہ
(۲۲۲) تفسیر شبلی بن عباد مکی (۲۲۳) تفسیر شعبہ بن حجاج بصری (۲۲۴)
تفسیر شرف الدین بونی (۲۲۵) تفسیر شیرازی عبدالوہاب بن محمد دمشقی
چھہ لاکھہ شعر شنواہ کے ہین (۲۲۶) تفسیر صالح بن محمد اس مین چار ہزار شعر سہ ہزار بیت
ہین (۲۲۷) تفسیر جوامع التبیان محمد قاسم صفوی (۲۲۸) تفسیر سعد
بن فرحسم (۲۲۹) تفسیر ضحاک (۲۳۰) تفسیر طوالع الانوار امام حجۃ الاسلام
غزالی (۲۳۱) تفسیر یاقوت التاویل امام غزالی (۲۳۲) تفسیر طبری ابن
جریر (۲۳۳) تفسیر طوسی محمد بن حسن فقیہ شیعہ (۲۳۴) تفسیر عبداللہ بن
حامد (۲۳۵) تفسیر عبدالحق بن ابوبکر (۲۳۶) تفسیر عبدالرزاق بن ہمام
(۲۳۷) تفسیر عبدالحمید (۲۳۸) تفسیر عبدالرزاق بن رزق اللہ حنبلی
(۲۳۹) تفسیر عبدالصمد بن محمود حنفی تین جلد (۲۴۰) تفسیر عبد بن حمید
(۲۴۱) تفسیر عبدالمعطی سخاوی (۲۴۲) تفسیر عجائب غرائب (۲۴۳) تفسیر عتابی
احمد بن محمود حنفی (۲۴۴) تفسیر عراقی عبدالکریم بن علی (۲۴۵) تفسیر عنایہ

عبدالعزیز (۲۴۶) تفسیر عبداللطیف بن عبدالعزیز (۲۴۷) تفسیر عسکری حسن بن
عبداللہ (۲۴۸) تفسیر عطا بن ابی رباح (۲۴۹) تفسیر عطا بن ابی مسلم خراسانی
(۲۵۰) تفسیر عطا بن دینار (۲۵۱) تفسیر عکرمہ (۲۵۲) تفسیر علاء الدین
علی بن محمد بغدادی (۲۵۳) تفسیر علاء الدین ترکمانی (۲۵۴) حاشیہ
تفسیر ہذا از ابراہیم کرکی حنفی (۲۵۵) تفسیر ملا علی قاری حنفی چار جلد
(۲۵۶) تفسیر علائی علاء الدین بن عبدالرحمن (۲۵۷) تفسیر علی بن سلمان مرسی
(۲۵۸) تفسیر مجید (۲۵۹) تفسیر عیشی تفسیر غرناطی محمد بن علی (۲۶۰) تفسیر غزی
بدرالدین بن رضی الدین نظم ایک لاکھ اسی ہزار اشعار کی (۲۶۱) تفسیر
فاتحۃ الکتاب عبدالقاہر جرجانی (۲۶۲) تفسیر اعجاز البیان (۲۶۳) تفسیر
مفاتیح العلوم سورۂ فاتحہ فخرالدین بن عمر رازی دو جلد (۲۶۴) تفسیر فاتحہ
محمد بن علی (۲۶۵) تفسیر فاتحہ محمد بن حمزہ حناری (۲۶۶) تفسیر فاتحہ مجدالدین
فیروز آبادی صاحب قاموس (۲۶۷) تفسیر فاتحہ شیخ یعقوب بن عثمان چرخی
نقشبندی حنفی فارسی (۲۶۸) تفسیر فاتحہ محمد بن مصطفیٰ (۲۶۹) تفسیر فاتحہ
محمد بن کاتب (۲۷۰) تفسیر فاتحہ بایزید (۲۷۱) تفسیر فاتحہ ابن قیم (۲۷۲)
تفسیر فاتحہ علی بن یعقوب بن جبرئیل (۲۷۳) تفسیر ازہار الفاتحہ سیوطی۔
(۲۷۴) تفسیر سورہ فاتحہ ابراہیم بن احمد حنبلی (۲۷۵) تفسیر فاتحہ ابوسعید
دہستانی (۲۷۶) تفسیر فاتحہ ابن نورالدین رومی (۲۷۷) تفسیر فریابی۔
(۲۷۸) تفسیر فقیہ ابو عامر (۲۷۹) تفسیر فقیہ بن احمد شیعی (۲۸۰) تفسیر
قتادہ بن اعامہ (۲۸۱) تفسیر قرامانی (۲۸۲) تفسیر قرطی محمد بن کعب
(۲۸۳) تفسیر قزوینی شیخ ابو یوسف تین سو جلد (۲۸۴) تفسیر قفطی ہبۃ اللہ
بن عبداللہ (۲۸۵) تفسیر قلاقل جلال الدین دوانی (۲۸۶) تفسیر کلبی محمد

بن سائب (۲۸۷) تفسیر کواشی احمد بن یوسف شیبانی (۲۸۸) تفسیر دورقی
علی بن حبیب (۲۸۹) تفسیر محمد بن علی (۲۹۰) تفسیر مجاہد (۲۹۱) تفسیر مجبر وابو
شجاع (۲۹۲) تفسیر محمد بن ایوب (۲۹۳) تفسیر محمد بن عبد اللہ علائی مزرا
جزکی (۲۹۴) تفسیر مرسی محمد بن عبد اللہ شرف الدین بیس جلد (۲۹۵) ایضاً دس جلد
(۲۹۶) ایضاً تین جلد (۲۹۷) مدارک التنزیل حافظ الدین حنفی (۲۹۸) تفسیر مسلم
رازی (۲۹۹) تفسیر مسعودی محمد بن احمد مروزی (۳۰۰) تفسیر مسیب (۳۰۱) تفسیر
محمدیہ مصنفک علی بن محمد بستانی فارسی (۳۰۲) تفسیر مقاتل (۳۰۳) تفسیر مقدسی
احمد بن محمد حنبلی (۳۰۴) تفسیر مکی بن ابی طالب پندرہ جلد (۳۰۵) تفسیر منشی
از محمد بن بدر الدین (۳۰۶) تفسیر مہدوی (۳۰۷) تفسیر مفاتیح الغیب امام فخر الدین
رازی (۳۰۸) تفسیر موضح ۳ جلد (۳۰۹) تفسیر معتمد دس جلد (۳۱۰) تفسیر
ناصر بن منصور آٹھ جلد اس میں امام ابو حنیفہ کے ہر مسئلہ اجتہادی پر دلیل
لایا ہے (۳۱۱) تفسیر البنی محمد بن قاسم (۳۱۲) تفسیر شیخ نجم الدین کبریٰ بارہ جلد
(۳۱۳) تفسیر نجم الدین تبریزی (۳۱۴) تفسیر نحاس احمد بن محمد نحوی (۳۱۵)
تفسیر النعمانی ظہیر الدین حسن بن محمد (۳۱۶) تفسیر نعمت اللہ (۳۱۷) تفسیر
نور الدین زادہ (۳۱۸) تفسیر الہدیٰ (۳۱۹) تفسیر نیشاپوری (۳۲۰) تفسیر واقدی
محمد بن عمر (۳۲۱) تفسیر علی بن ابی طلحہ (۳۲۲) تفسیر وکیع ابو سفیان
وکیع بن جرہ کوفی حنفی (۳۲۳) تفسیر ہشیم بن شہیر (۳۲۴) تفسیر وہب
(۳۲۵) تفسیر دہرانی علی بن عبد اللہ (۳۲۶) تفسیر سواطع الالہام فیضی
ہندی غیر منقوطہ (۳۲۷) تفسیر یمین ہارون سلمی تابعی (۳۲۸) تفسیر
یعقوب غزنوی (۳۲۹) تفسیر تقریب المامول (۳۳۰) تقریب التفسیر
(۳۳۱) تقریب مختصر کشاف (۳۳۲) تفسیر التفسیر (۳۳۳) تلخیص البیان

(۳۳۴) تلخیص ملل القرآن (۳۳۵) تنزیہ القرآن (۳۳۶) تنویر الضحیٰ
محمد بن محمود معلوی (۳۳۷) تفسیر تیسیر فی علم التفسیر دیرینی (۳۳۸)
تیسیر فی تفسیر (۳۳۹) تبیر (۳۴۰) تیسیر (۳۴۱) تفسیر جامع
الاسرار (۳۴۲) تفسیر جامع الانوار (۳۴۳) جامع التاویل لحکم التنزیل
(۳۴۴) تفسیر جامع البیان (۳۴۵) تفسیر جامع التفاسیر (۳۴۶) تفسیر
جامع الکبیر (۳۴۷) تفسیر الروحانیہ بقراطیس (۳۴۸) تفسیر التفصیل الجامع
احمد بن عمار تمیمی (۳۴۹) الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن عبد الرحمن بن محمد ثعلبی
(۳۵۰) جواہر الاصداف ترکی (۳۵۱) جوامع الجامع (۳۵۲) تطبیق
المکررات فی الآیات (۳۵۳) النہر الماد (۳۵۴) الدر اللقیط مختصر المحیط
شیخ تاج الدین (۳۵۵) ابرقۃ الربانیہ فی الاسرار القرانیہ (۳۵۶) تحفۃ
الاقران (۳۵۷) عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی حاشیہ بیضاوی شہاب الدین
خفاجی (۳۵۸) ابرق اللامع والغیث الہامع محمد بن احمد غسانی (۳۵۹)
تاویلات الکاشانی (۳۶۰) ترجمان القران پانچ جلد (۳۶۱) فتح البیان
صدیق بن حسن ۶ جلد (۳۶۲) عرائس البیان (۳۶۳) تفسیر احمدی ملا احمد
استاد اورنگ زیب عالمگیر غازی تفسیر فتح العزیز شاہ عبد العزیز محدث دہلوی
فارسی (۳۶۴) تفسیر اسرار الحمد ملا معین صاحب معارج النبوۃ فارسی
(۳۶۵) تفسیر سورہ یوسف فارسی (۳۶۶) تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ
پانی پتی (۳۶۷) تفسیر حسینی فارسی (۳۶۸) تفسیر عبد اللہ انصاری
(۳۶۹) تفسیر مواہب الرحمن مولوی حسن علی اسلمی فارسی (۳۷۰) فتح العزیز
مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (۳۷۱) تفسیر سورہ یوسف نثر اردو
(۳۷۲) تفسیر سورہ یوسف نظم اردو (۳۷۳) تفسیر عزیزی کامل اردو

(۳۷۴) ترجمہ تفسیر عزیزی جزو آخر اردو مولوی محمد حسن رامپوری (۳۷۵)
تفسیر قادری اردو (۳۷۶) تفسیر موضح القرآن شاہ عبد القادر محدث دہلوی
(۳۷۷) تفسیر مجددی شاہ رؤف احمد نقشبندی اردو (۳۷۸) تفسیر فیض کریم
قاضی الملک بدر الدولہ مولوی صبغۃ اللہ محدث مدراسی اردو (۳۷۹) تفسیر فتح
المنان مولوی ابو محمد عبد الحق دہلوی اردو چہ جلد (۳۸۰) اعظم التفاسیر
تیس جلد اردو (۳۸۱) تفسیر ابو المنصور دہلوی اردو —

یہاں تک نے فقط چند تفاسیر کے اسما ناظرین کے ہدیہ نظر کئے۔
اس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ یہ کلام کس شان کا ہے۔
اور جس کی خاطر منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوا وہ کیا کچھ رفعت مکان رکھتا
ہے فالحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالی وبارک علیہ
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم
الراحمین

الہی خاتمہ بالخیر گردان لمؤلفہ وکاتبہ وقاریہ بیست ونہم صیام المبارک
سنہ ۱۳۱۱ ہجری نبوی مقدسہ ساعت چار شام
مقام حیدرآباد دکن
بقلم محمد عین الدین

اطلاع

ناچیز تالیفات ہیچمدان کے اشتہارات وقتاً فوقتاً شایع ہوتے رہتے ہین۔
بعض رسائل مطبوعہ جو اسوقت موجود ہین۔ اور درخواست پر ارسال ہوسکتے ہین
اُنکی فہرست بنابر نفع عام درج ذیل ہے۔

جمیل البیان نظم اُردو جس مین نماز کے غالباً تمام مسائل فراہم ہین۔

خیر الرفیق نثر اُردو جس مین جمیع نسک حج جمع ہین۔

واجب العرض مناجات حالی کی حسبۃً تضمین ہے۔

واجب الحفظ بخاری و مسلم کی متفق علیہ سر بسر نصیحت چالیس احادیث بترتیب
حروف تہجی مع ترجمہ تحریر ہین

احسن الدلائل جسمین فریق شیعہ کے بعض دریدہ دہنی کا مسکت و الزامی جواب ہے

الراقم

نعمانی مؤلف سلطان التواریخ

از حیدرآباد دکن دولتسری محمد سعید خان بہادر مفتی و جج ہائیکورٹ نظام